ہیں چکوڑی شریف کے شاہِ ولایت بالیقین ☆ ہر عزت ہر شرف ہے شایانِ نور الدین

۷۸۶
۹۲
۳۱۳

ذکرِ نور

حسب الارشاد

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت صاحبزادہ الحاج خواجہ

پیر محمد یوسف صاحب فاروقی چشتی سیالوی

زیب سجادہ آستانہ عالیہ چشتیہ امینیہ
چکوڑی شریف

تالیف لطیف

صاحبزادہ فخر الامین فاروقی المعروف پیر خان صاحب

چکوڑی شریف تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

میاں صاحب ہے لقب جنہاندا عاشق ذات الٰہی
خاص چکوڑی اندر حضرت کان علم دی آہی!

۷۸۷
۹۲
۳۱۳

استاذ العلماء، برہان الاصفیاء، سند العاشقین، دلیل العارفین
حضرت مولانا علامہ حافظ محمد نُورالدین صاحب فاروقی نقشبندیؒ
آف چکوڑی شریف کے حالاتِ زندگی کا جامع تذکرہ

(الموسوم به)

ذکرِ نُور

حسبِ الارشاد

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت صاحبزادہ الحاج خواجہ

پیر محمد یوسف صاحب فاروقی چشتی سیالوی

زیبِ سجادہ آستانہ عالیہ چشتیہ امینیہ چکوڑی شریف

تالیف لطیف

صاحبزادہ فخر الامین فاروقی المعروف پیر خان صاحب
چکوڑی شریف تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں)

نام کتاب : ذکرِ نور

مؤلف : فخر الامین فاروقی

نظر ثانی : صاحبزادہ فیض الامین صاحب فاروقی ایم۔اے چشتی سیالوی

آستانہ عالیہ مونیاں شریف

پروف ریڈنگ : حضرت مولانا علامہ محمد عبد الغفور صاحب قادری مظہری

ناظم اعلیٰ جامعہ غوثیہ مظہر الاسلام فتح پور تحصیل و ضلع گجرات

اشاعت اوّل

تعداد : 1000

ہدیہ : 100

کمپوزنگ : احسان اللہ (کلیئر پرنٹنگ پریس گجرات 0300-6240775)

الناشر : فخر الامین فاروقی

تعاون خصوصی : چوہدری محمد افضل صاحب آف چکوڑی بھلووال (حال مقیم سپین)

چوہدری محمد اعجاز صاحب آف چکوڑی بھلووال (حال مقیم اٹلی)

کتاب ملنے کے پتے

۱۔ دربار عالیہ چشتیہ امینیہ بمقام وڈاکخانہ خاص چکوڑی بھلووال شریف ضلع گجرات

۲۔ صاحبزادہ فرید الامین فاروقی بمقام مونیاں ٹھیکریاں شریف ضلع گجرات

۳۔ محمد عنایت حسین چشتی بمقام وڈاکخانہ خاص مونگ تحصیل و ضلع منڈی بہاؤالدین

برائے رابطہ: دربار عالیہ امینیہ چکوڑی شریف فون: 0300-9627286

marfat.com

فہرستِ مضامین ذکرِ نور

نمبر شمار	نام مضامین	صفحہ نمبر
1	نام کتاب: ذکرِ نور	1
2	جملہ حقوق	2
3	انتساب	9
4	اظہار تشکر	10
5	تقریظ۔۔۔ بر کتابِ ہذا	11
6	قطعہ تاریخ اشاعت ''ذکر نور''	14
7	عرض مؤلف	15
8	مناجات بجناب مجیب الدعوات	18
9	نعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	19
10	در مدح عارفانِ کاملاں رحمۃ اللہ علیہم اجمعین (اشعار)	20
11	بدرگاہِ خواجگانِ نقشبند رحمۃ اللہ علیہم اجمعین (اشعار)	21
12	قارئین محترم!	22
13	قصیدہ شفاعیہ	23
14	بیاد چکوڑی شریف (منقبت)	28

marfat.com

15	چکوڑی شریف	29
16	منقبت نظرعقیدت	38
17	ذکراسلاف خاندانِ نوریہ امینیہ	39
18	ذکرحضرت شاہ بھیکھ رحمۃ اللہ علیہ	40
19	موضع ککہ	41
20	حضرت شاہ بھیکھ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات	43
21	حضرت شاہ بھیکھ رحمۃ اللہ علیہ کی اولادِ پاک	48
22	شجرہ نسب (حضرت مولانا علامہ حافظ محمد نورالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ)	52
23	شجرہ نسب پنجابی (اشعار)	55
24	(اشعار) درمدح حضرت خواجہ حافظ محمد نورالدین صاحب فاروقی نقشبندیؒ	64
25	حضرت خواجہ حافظ محمد نورالدین صاحبؒ کے حالات زندگی	65
26	ولادت باسعادت	65
27	تعلیم وتربیت	66
28	سلسلہ ارادت	67
29	سلسلہ نقشبندیہ وقادریہ کا بیان	69
30	چکوڑی شریف میں آمد	70
31	معمولاتِ تدریس	71
32	لباس	71

marfat.com

72	عادات واخلاق	33
73	قناعت اور توکل	34
74	آپ کے سر مبارک پر نور کا موجود رہنا	35
78	انگریز کی ملازمت سے انکار	36
79	انگریز کی ناپاک سازش کا جواب	37
80	حکومت کی شرعی جج مقرر کرنا	38
83	تصنیف وتالیف	39
85	مستقبل کا حال جاننا	40
85	آپ کی کرامات	41
85	دل کی بات جان لینا	42
87	آپ کا روحانی کرشمہ	43
88	جنوں کا گندم پیسنے والی چکیاں چلانا	44
90	جنات کا ذکر	45
91	وہ عادات جن پر عمل کی وجہ سے آدمی نیک ہو جاتا ہے	46
93	قلمی کتب میں سے کچھ آپ کے ارشادات	47
94	درود پاک کے بارے میں	48
95	چوتھے کلمے کا ذکر اور اس کے پڑھنے کا ثواب	49
96	مشہور تلامذہ	50

marfat.com

51	شمس العلماء مولانا علامہ عبدالحکیم صاحب کلانوریؒ	96
52	حضرت مولانا علامہ شیخ محمد عبداللہ صاحبؒ آف چک عمر	97
53	آپ کی ولائیت کے متعلق ایک شخص کا سوال کرنا	98
54	انتقال پر ملال	99
55	آپ کی قبر مبارک	101
56	آپ کا فیضِ جاوداں	102
57	اولادِ پاک	102
58	عرس مبارک	103
59	تاریخ وفات	104
60	تاریخ وفات (حضرت مولانا علامہ حافظ محمد نورالدین صاحبؒ)	105
61	تاریخ وفات	108
62	چکوڑی شریف میں آپ کے عقیدت مند	110
63	جناب میاں محمد انور صاحبؒ	111
64	جناب حافظ نور احمد صاحبؒ	113
65	جناب حافظ سلطان محمود صاحبؒ	115
66	جناب چوہدری ملکھو مہر صاحبؒ	117
67	(اشعار) بدرگاہِ مجیب الدعوات	120
68	بدرگاہِ سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم (اشعار)	121

marfat.com

69	درمدح خواجگان نقشبند رحمۃ اللہ علیہم اجمعین (اشعار)	122
70	اشعار	122
71	مونیاں شریف	123
72	نذرِ اہل کرم (منقبت)	127
73	حضرت مولانا علامہ حافظ علم دین صاحب فاروقیؒ کے حالاتِ زندگی	128
74	مونیاں شریف میں آمد اور سلسلہ درس و تدریس	129
75	اولادِ پاک	132
76	تاریخ وفات (حضرت مولانا علامہ حافظ محمد علم دین صاحبؒ)	133
77	حضرت مولانا علامہ حافظ عبدالرشید صاحب فاروقیؒ	134
78	شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و طریقت کے بارے میں	136
79	سلسلہ نقشبندیہ کے بارے میں	139
80	ہوش در دم	140
81	نظر بر قدم	141
82	خلوت در انجمن	143
83	سفر در وطن	146
84	ظاہر کا سفر	146
85	باطن کا سفر	147
86	یاد کرو	148

marfat.com

87	بازگشت	153
88	نگاہداشت	154
89	یاداشت	155
90	وقوف زمانی	156
91	وقوف عددی	156
92	وقوف قلبی	157
93	بارہ کلموں کے فائدے	158
94	ذکرِ دوامی	161
95	کلمہ طیبہ کے چند فضائل	162
96	استغفار	164
97	قرض سے نجات	164
98	اپنے گناہوں کو یاد کرنا اور بے حساب جنت میں جانا	165
99	حرفِ آخر	166
100	اس کتاب کی تیاری میں کون سی کتب سے مدد لی گئی؟	167

marfat.com

انتساب

بندہ ناچیز اپنی اس تالیف حنیف کو

سلسلہ نقشبندیہ کے مشہور و معروف روحانی پیشوا

حضرت خواجہ **پیر سید غلام محی الدین شاہ صاحب**

دائم الحضوریؒ آف قصور شریف کے سجادہ نشین

حضرت صاحبزادہ ابوالفیض **پیر سید منیر احمد شاہ** صاحب بخاری

کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے

جو کہ آج بھی اپنے بزرگوں کی مسند ارشاد پر بیٹھ کر خلق خدا کو

روحانی فیض دے رہے ہیں اور مجھ جیسے کئی حقیر

ان کی زیارت سے مشرف ہو کر فیض یاب ہو رہے ہیں!

گر قبول افتد زہے عز و شرف

[illegible]

marfat.com

اظہار تشکر

حضرت مولانا علامہ صاحبزادہ فیض الامین صاحب فاروقی چشتی سیالوی زیبِ سجادہ آستانہ عالیہ مونیاں شریف کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس کتاب ''ذکرِ نور'' کو خوب سے خوب تر بنانے پر بھرپور توجہ صرف فرمائی اور قدم قدم پر میری راہنمائی کی اور اپنے مفید مشوروں سے بھی نوازا اس کے علاوہ میں اپنے عم محترم پیر سیال کے منظور نظر شیخ الحدیث والتفسیر حضرت قبلہ پیر سید مراتب علی شاہ صاحب زیب سجادہ آستانہ عالیہ حسینیہ سلہو کے شریف کا بھی مشکور ہوں کہ آپ نے اس کتاب کے مسودہ کا بھرپور مطالعہ کیا اسے قدر کی نگاہ سے دیکھا اور اپنے گراں قدر تأثرات سے نوازا۔ میری حوصلہ افزائی فرمائی میں ان کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت ان حضرات کے علم وعمل اور عمر میں برکت عطا فرمائیں۔

آمین ثم آمین۔

دعا گو: احقر العباد فخر الامین فاروقی

marfat.com

تقریظ بر کتابِ ھذا

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم ٥ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

کتاب مستطاب ''ذکرِ نور'' کا مطالعہ کیا ہے جو کہ حضرت مولانا صاحبزادہ فخر الامین فاروقی دامت برکاتہم العالیہ نے تالیف فرمائی ہے۔ جس میں اسلاف خاندان نوریہ امینیہ کا ذکر کرتے ہوئے موصوف مؤلف نے اپنا سلسلہ حضور بابا فرید الدین گنج شکرؒ تک پہنچایا ہے، اور شاہ بھیکھو فنافی اللہ کا ذکر فرمایا ہے۔

بالخصوص حضرت علامہ حافظ محمد نور الدین فاروقی نقشبندیؒ کا تذکرہ فرمایا ہے اور خاص طور پر ان کے اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی عملیات کی کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے بھی لکھا ہے۔

جناب حافظ محمد نور الدین نور اللہ بنور الیقین و شرف اللہ صدرہٗ بمتابعت سید المرسلین ﷺ کی چکوڑی شریف آمد کا مفصل تذکرہ لکھا ہے۔

کتب درس نظامی کی تدریس آپ کا مشغلہ تھا۔ تشنگانِ علم دور دور سے چلے آتے علم سے مالا مال ہو کر جاتے۔

علاوہ ازیں آپ کی کرامتوں کا ذکر کیا ہے جو کہ قابل مطالعہ ہیں۔ ہمیشہ آپ نے انگریز کی نوکری سے اعراض فرمایا۔

آپ کی تصانیف کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ جس میں قافیہ ابنِ حاجب کی شرح

marfat.com

بزبان فارسی بھی شامل ہے۔

مشہور تلامذہ میں حضرت مولانا عبدالقیوم سندھی، علامہ عبدالحکیم کلانوری، شیخ محمد عبداللہ صاحب آف چک عمرو غیرھم کا ذکر کیا ہے۔

آپ کی نمازِ جنازہ خواجہ محمد امین صاحبؒ نے پڑھائی۔ خواجہ صاحب کی تکبیر کی آواز آخری صف میں بھی ویسے ہی سنائی دی جیسے پہلی صف میں۔ آخری صف ایک میل تک تھی۔

کتاب کا مطالعہ کرنے سے روحانی تسکین ہوئی ہے۔ ایسے بزرگوں کے حالات پڑھنے اور ذکر کرنے سے خدا کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔

عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة

دلی دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس کتاب کو قبول عام عطا فرمائے اور ولی کامل کے فیض سے جہاں کو آباد فرمائے۔

مؤلف کی اس سعی کو مقبول عام فرمائے تا قیامت صدقہ جاریہ رہے۔ مؤلف کے علم و عمل میں مولا کریم برکتیں عطا فرمائے۔ خصوصی طور پر حضرت صاحبزادہ پیر محمد یوسف صاحب فاروقی سجادہ نشین آستانہ عالیہ چکوڑی شریف کی عمر میں مولا کریم برکتیں عطا فرمائے ان کا سایہ شفقت تادیر سلامت رکھے۔ ان کے فیض سے جہاں کو مالا مال فرمائے۔

حضرت صاحبزادہ پیر فیض الامین صاحب فاروقی سجادہ نشین مونیاں شریف

marfat.com

کا اس کتاب کی تصنیف و تالیف میں حصہ لینا قابلِ صد تعریف ہے۔ صاحبزادہ صاحب موصوف کے قلم سے تحریر شدہ اشعار و حالات قابلِ صد تعریف ہیں۔

و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہٖ محمد و علیٰ الہٖ و اصحابہٖ اجمعین

محررہ ابوالحسن سید مراتب علی شاہ

سجادہ نشین سلہو کے شریف و شیخ الحدیث جامعہ رضویہ قمر المدارس گوجرانوالہ

marfat.com

قطعہ تاریخِ اشاعت

کتابِ شوق ذکرِ نور

۲۰۰۵ء

ازقلم۔ حضرت صاحبزادہ پیر فیض الامین فاروقی سیالوی ایم اے مونیاں شریف ضلع گجرات

صد آفرین فخر الامین اے صاحبِ علم و شعور
تو نے مرتب خوب کیا نادر یہ نسخہ ''ذکرِ نور''
ہے یہ مزین خواجہ نور الدینؒ کے احوال سے
وہ قدوۂ اعلام دوراں پیکر فقر غیور
سینہ تھا ان کا الفت خیر الوریٰ ﷺ سے پر ضیاء
ان کو میسر تھی جہاں میں قربتِ ربِ غفور
سیرت سے ان کی روشنی پائے گا ہر خوردوکلاں
ہو گا ہر ایک اہل بصیرت بہرہ ور اس سے ضرور
سال اشاعت کی ہوئی فیض الامین کو فکر جب
آئی صدا یوں غیب سے ''مقبول یزداں ذکر نور''

۱۴۲۶ھ

marfat.com

عرض مؤلف

الحمد لله رب العلمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین

والصلوٰۃ والسلام علی رسولہٖ محمد و علی آلہ واصحابہٖ اجمعین

امابعد! مؤلف اپنے تمام پیر بھائیوں، عقیدت مندوں اور قارئین محترم کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ عرصہ دراز سے یہ خواہش تھی کہ میں اپنے بزرگوں کے حالات زندگی قلم بند کروں تاکہ ان کے حالات زندگی پڑھ کر میں بھی خاندان کے دوسرے نوجوان اور ان کے عقیدت مند انہی کے نقش قدم پر چلیں تو فقیر نے اپنی اس خواہش کا اظہار اپنے محترم ماموں جناب صاحبزادہ پیر فیض الامین صاحب فاروقی چشتی سیالوی آستانہ عالیہ مونیاں شریف سے کیا تو انہوں نے بڑی شفقت کے ساتھ میری حوصلہ افزائی کی اور ساتھ دعا بھی فرمائی۔ تو میں نے اللہ کا نام لیکر اس نیک کام کو شروع کیا اور سب سے پہلے اس خاندان کے جو بزرگ موضع کسانہ سے ٹھیکریاں شریف تشریف لائے ان کے بارے میں 32 صفحات پر مشتمل 1999 میں ایک کتابچہ ''ذکر اسلاف'' کے نام سے تحریر کیا اس میں ٹھیکریاں شریف والے بزرگوں کے حالات زندگی تحریر کیئے پھر اس کے بعد ایک کتاب ''ارمغان لطیف فی تذکرہ اولیائے چکوڑی شریف'' کے عنوان سے لکھی فقیر نے جب اس کتاب کا مسودہ اپنے عم محترم پیر سیال کے منظور نظر حضرت مولانا علامہ پیر سید شبیر احمد شاہ صاحب چشتی

marfat.com

سیالوی آف کھیوڑہ شریف کی خدمت اقدس میں پیش کیا تو آپ نے اس کا مطالعہ کیا اور فقیر کی حوصلہ افزائی کی اور ساتھ دعا بھی فرمائی پھر آپ ہی کے کہنے پر کچھ حوصلہ بڑھا اور اس کے بعد دو اور کتابیں ایک ''اسرار الکاملین فی تذکرہ خلفائے خواجہ محمد امین'' اور دوسری ''کرامات امینی'' کے نام سے تحریر کیں۔ فقیر جب ان کتابوں کے مضامین کی فہرست ترتیب دے رہا تھا اور حضرت خواجہ محمد امین صاحب فاروقیؒ کے مزار کے سایہ تلے واقع جامع مسجد نور میں بیٹھا ہوا تھا اس وقت مسجد میں حضرت صاحب کے دربار عالیہ کے پڑوس میں رہنے والے ایک بزرگ جناب حاجی میاں خاں صاحب بھی نماز پڑھ کر میرے پاس آ کر بیٹھ گئے اور ان کتابوں کو ہاتھوں میں لیکر پڑھنے لگے تھوڑی دیر تک پڑھ کر انہوں نے اس فقیر سے کہا کہ جناب آپ نے تو اس ہستی مقدس کا اور آپ کے خاندان کا مفصل طور پر کہیں بھی ذکر نہیں کیا جن کی وجہ سے چکوڑی شریف مشہور ہوا۔ اس ہستی سے ان کی مراد حضرت خواجہ حافظ محمد نورالدین صاحب فاروقی نقشبندیؒ کی ذات بابرکات تھی کیونکہ حاجی میاں خاں صاحب کو حضرت خواجہ حافظ صاحبؒ اور آپ کے صاحبزادے حضرت خواجہ حافظ محمد امین صاحبؒ کے ساتھ بڑا پیار ہے۔ تو فقیر نے ان سے مسجد ہی میں بیٹھ کر وعدہ کیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اگر حضرت خواجہ حافظ محمد نورالدین صاحبؒ جیسی مقدس ہستی کو منظور ہوا تو اسی سال کے آخر تک کتاب تحریر کروں گا۔ اس کے بعد فقیر نے کچھ پرانی کتب ڈھونڈ کر ان میں سے آپ کے اور آپ کے خاندان کے جو بزرگ ہندوستان

marfat.com

سے اس علاقہ میں تشریف لائے اور وہ حضرت بابا فرید الدین المعروف بابا گنج شکر کے دوسرے فرزند شیخ شہاب الدینؒ المعروف گنج علم کی اولاد میں سے تین نامی اولیاء و علماء، ولی کامل حضرت پیر میر محمد سعید صاحب المعروف شاہ بھیلہوؒ آف ننہ اور ان کی اولاد میں سے حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ آف چلوڑی شریف اور حضرت خواجہ حافظ علم دین صاحب فاروقی نقشبندیؒ آف مونیاں شریف کے بارے میں یہ کتاب تحریر کی (اور اس میں سلسلہ نقشبندیہ کے بارے میں بھی تحریر کیا گیا ہے)

اگرچہ ان مقدس ہستیوں کو اس جہان فانی سے کوچ کیے ہوئے تقریبا 124 سال کا عرصہ گزر گیا اور ان کے حالات زندگی تلاش کرنا ایک ناممکن سی بات تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان بزرگ ہستیوں کے صدقے میری مشکلات آسان فرمائیں حقیقت بھی یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کو اپنے کسی ولی کامل کے حالات پھیلانا مقصود ہو تو وہ ضرور راہنمائی کرتا ہے۔ کیونکہ بغیر تائید ایزدی کے کچھ نہیں ہو سکتا میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب ان حضرات کی نگاہ کرم کا صدقہ ہے۔

یہ تو ان کا کرم ہے ورنہ مجھ میں تو کوئی ایسی بات نہیں

آخر میں مجھے صرف اتنا عرض کرنا ہے کہ اس کتاب کو پڑھ کر میرے لیے دعا کریں کہ اللہ رب العزت اپنے پیارے محبوب جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اور ان بزرگ ہستیوں کے طفیل میری تمام دینی و دنیاوی مشکلات آسان فرمائے اور تمام جائز دلی مرادوں کو پورا فرمائے آمین ثم آمین۔ طالب دعا

marfat.com

مناجات بجناب مجیب الدعوات

بادشاہا جرم مارا در گزار
ما گنہگاریم و تو آمرز گار

تو نکو کاری و مابد کردہ ایم
جرم بے اندازہ بے حد کردہ ایم

چشم دارم از گنہ پاکم کُنی
پیش ازیں کاندر لحد خاکم کنی

اندر آں دم کز بدن جانم بری
از جہاں با نور ایمانم بری

(پندنامہ حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ سے اقتباس)

marfat.com

بدرگاہِ سرورِ کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو ردائے عالمی
ناکسان و عاجزاں را منعمی
ابتدائے عالمین شد از شما
شافع روز جزا مولائے ما
رحمۃ للعالمین یا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
رہنمائے عارفاں یا مجتبےٰ
مخزنِ ایمان ما ایقان ما
چشمہ فیض داری از خدا
کاشف اسرار او مولا توئی
ترجمان شان او آقا توئی
شان او در عالمین گستردۂ
مژدہ نو بہر ما آوردۂ
ضوفشانی حقیقت کردۂ
ظلمت بتبطیل را تو بردۂ
راحت قلبی و تریاق غمی
کشت ہائے نورِ ایمان رانمی

marfat.com

من به تو قربان شوم یا سیدی
شان تو آید زِشان ایزدی
زنده ایمان ریاض از نور تو
عالمیں روشن شوند از نور تو

در مدح عارفانِ کاملاں رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

چوں فنا فی الشیخ طالب میشود
از صفات مرشد کامل شود
چوں فنا اوفی رسول اللہ شد
سالک مقبول باللہ شد
چوں فنا فی اللہ شد او بے حجاب
گردد او زنده زِ نُورِ آفتاب
نفس عارف چوں فنا شد در خدا
او ملازم مجلس آں مصطفےٰ ﷺ
گو ریاض اورا وصالِ لا خلل
گفتہ عارف چہ باشد بے بدل

marfat.com

بدرگاہِ خواجگانِ نقشبند رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

الٰہی عاقبت محمود گرداں
بحق خواجگانِ نقشبنداں
خیالِ غیر ازما دورِ گرداں
مرا در عشق خود رنجورِ گرداں
کلام اللہ باشد برزبانم
حدیث مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم صوت دہانم

marfat.com

قارئین محترم!

یہ قصیدہ جو حضرت خواجہ حافظ محمد علم دین صاحب فاروقی نقشبندیؒ آف مونیاں شریف اور حضرت خواجہ حافظ محمد نورالدین صاحب فاروقی نقشبندیؒ آف چکوڑی شریف کے شیخ کامل سلسلہ نقشبندیہ وقادریہ کے مشہور ومعروف روحانی پیشوا حضرت خواجہ پیر سید غلام محی الدین شاہ صاحب دائم الحضوریؒ آف قصور شریف کی تصنیف ہے جوکہ آپ نے محمد عربی ﷺ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں پیش کیا اور آپ ﷺ کی بارگاہ سے آپ کو دائم الحضوری کا لقب عطا ہوا۔ اس کتاب ''ذکر نور'' میں برکت کے لئے درج کیا گیا ہے یہ قصیدہ حضرت خواجہ حافظ علم دین صاحب فاروقیؒ آف مونیاں شریف نے اپنے دست مبارک سے ایک قلمی کتاب کے آخری صفحات میں درج کیا ہے اور یہ قلمی کتاب آج بھی زیب سجادہ آستانہ عالیہ مونیاں شریف صاحبزادہ فیض الامین صاحب فاروقی چشتی سیالوی کے کتب خانہ میں محفوظ ہے!

marfat.com

محمد عربی ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں

قصیدہ شفاعیہ

از

حضرت خواجہ پیر سید غلام محی الدین شاہ صاحب ؒ دائم الحضوری آف قصور شریف

گنہ گارم سیہ کارم — شفاعت یارسول اللہ ﷺ
خراب وختہ خوارم — شفاعت یارسول اللہ ﷺ
بجز تو کس شفیعے نے — کے چوں تو مطیعے نے
بنزدِ حق رفیعے نے — شفاعت یارسول اللہ ﷺ
شفاعت را باتو ارزانی — شفاعت راتوئی بانی
دریں معنی نہ کس ثانی — شفاعت یارسول اللہ ﷺ
شفاعت از توشہ نامی — شفاعت راتوئی حامی
خیالِ دیگران خامی — شفاعت یارسول اللہ ﷺ
شفاعت راتوئی پیدا — شفاعت برتو شد شیدا
توئی شہباز ایں بیدا — شفاعت یا رسول اللہ ﷺ
شفاعت را توئی لائق — شفاعت از تو شد فائق
شفاعت راہمہ شائق — شفاعت یا رسول اللہ ﷺ
شفاعت را چوں [illegible] — ہمہ امت بہ بخشائی

marfat.com

باین منصب تومی شاہی — شفاعت یا رسول اللہ ﷺ
کسے کز تو گراں دارد — امید دیگراں دارد
نہ ایں دارد نہ آن دارد — شفاعت یا رسول اللہ ﷺ
شفاعت خواہ تو عالم — ملائک جن بنی آدم
بنا شد کس چون تو اکرم — شفاعت یا رسول اللہ ﷺ
رسولاں و امم ماضی — شفاعت را ز تو راضی
توئی شافع خدا قاضی — شفاعت یا رسول الہ ﷺ
گدایان اغنیان شاہان — نیکو راہان و بد راہان
شفاعت را ز تو خواہان — شفاعت یا رسول اللہ ﷺ
شفیع المذنبینی تو — شفاعت را امینی تو
تو ہم مکی و مدینی تو — شفاعت یا رسول اللہ ﷺ
ترا ثانی نہ شد پیدا — نہ در دنیا نہ در عقبیٰ
توئی دُری گراں یکتا — شفاعت یا رسول اللہ ﷺ
ترا ثانی نہ شد ناشے — نخوا ہم کشت ہم فاشے
تو دائم بے بدل باشے — شفاعت یا رسول اللہ ﷺ
وجودت رشک مہر وماہ — ہجودت قربت درکہ
زجودت جملہ را بہرہ — شفاعت یا رسول اللہ ﷺ

marfat.com

دو عالم شد برائے تو | ہمہ زیر لوائے تو
رضائے حق رضائے تو | شفاعت یا رسول اللہ ﷺ
عرب زیر نگین تو | عجب منقاد دینِ تو
عجب کامل یقین تو | شفاعت یا رسول اللہ ﷺ
عرب را بادشاہی تو | عجم را داستگاہی تو
دو عالم را پناہی تو | شفاعت یا رسول اللہ ﷺ
بسرا فرز لولاکت | لعمرک خلعت پاکت
بہ از عرش بریں خاکت | شفاعت یا رسول اللہ
توئی خیر الرسل خاتم | دت شد خجل حاتم
زبودت کفر در ماتم | شفاعت یا رسول اللہ ﷺ
تو معراج فلک داری | جنودی از ملک داری
عجب نورونمک داری | شفاعت یا رسول اللہ ﷺ
تو مازاغ البصر داری | باؤ ادنی مقرداری
زما اوحی خبرداری | شفاعت یا رسول اللہ ﷺ
بچشم سرخدا دیدی | سلام از حق تو بشنیدی
بامت حصہ بخشیدی | شفاعت یا رسول اللہ ﷺ
رسیدے چوں باایں قربت | نمودی یاد ایں امت

marfat.com

شفاعت یافتی خلعت — شفاعت یا رسول اللہ ﷺ
توئی نور الوری ہادی — شفاعت از تو شد ماوی
چو سرو از جملہ آزادی — شفاعت یا رسول اللہ ﷺ
تو محبوب خدا وندی — محبوب تو خورسندی
تو بیخ کفر برکندی — شفاعت یا رسول اللہ ﷺ
حبیب اہل ایمانی — قریب اہل ایقانی
طبیب مادر عصیانی — شفاعت یا رسول اللہ ﷺ
تو ملجائے مسکینا — ہدایت بخش بے دنیا
نکو سازی بد آئینا — شفاعت یا رسول اللہ ﷺ
بدنیا فیض توشامل — بعقبیٰ فضل تو کامل
شفاعت را توئی حامل — شفاعت یا رسول اللہ ﷺ
حیات و دائمی داری — ثبات و قائمی داری
چو دریا جود تو جاری — شفاعت یا رسول اللہ ﷺ
توئی پشت و پناہِ من — بسوئے تست راہ من
بتو ہر دم نگاہ من — شفاعت یا رسول اللہ ﷺ
شہا بے کس نوازی کن — طبیبا چارہ سازی کن
دوائے درد و عصیانم — شفاعت یا رسول اللہ ﷺ

marfat.com

بقبر اندر توئی یارم
بہر جا روئے تو آرم
گنہگار است و طاعت نے
امیدش جز شفاعت نے
غلام محی الدین جانی
مدام اندر پشیمانی
قصوری را حضوری کن
دلم تاریک نوری کن

بمحشر در مدد کارم
شفاعت یا رسول اللہ ﷺ
زنیکی ہا بضاعت نے
شفاعت یا رسول اللہ ﷺ
اسیر جہل و نادانی
شفاعت یا رسول اللہ ﷺ
دوائے درد دوری کن
شفاعت یا رسول اللہ ﷺ

marfat.com

بیاد چکوڑی شریف

از : ڈاکٹر پروفیسر احمد حسین احمد صاحب قلعہ داری قریشی

ایم ۔اے، پی ۔ایچ ۔ڈی گجرات

یہ دل کے شوق نے ہے بات جوڑی	کہ دیکھیں رونق ارضِ چکوڑی
چکوڑی عالموں کا اک گراں ہے	بہار لطف سے اک گلستان ہے
بہار علم و عرفان اس میں آئی	مچی تھی چار سو جس کی دھائی
خدا کے فضل سے یاں نور دینؒ سے	نشاط شوق سے لطف امینؒ سے
ہر اک گھر فیض سے آباد تھا یاں	ہر اک انساں بس دل شاد تھا یاں
خدا کی ان پہ ہے اک مہربانی	کہ دیکھی دہر نے جن کی کہانی
یہاں پر اب بھی اک ان کا نشاں ہے	جستہ خصلت و خوش خو جواں ہے
رہے جس کا فیض جاری اس مکاں میں	کہیں ہے یوسف ثانی جہاں میں
مبارک چہرہ و فرخندہ پیکر	ہمایوں طلعت و تابندہ اختر
خوش اخلاقی میں اک فردِ زماں ہے	حلیم الطبع مخلص نوجوان ہے
تواضع پیشہ و الفت شعارے	در اقلیم شرافت تاجدارے
سرا سر مخلصانہ گفتگو ہے	ہر اک سے مشفقانہ روبرو ہے
یہ دیکھی جب بزرگوں کی نشانی	دعا دل نے کہی اپنی زبانی
خدا ان کو سدا آباد رکھے	جہاں میں ہر طرح سے دلشاد رکھے
رہے شاداب بس نور امینؒ سے	ضیاء یابی رہے دنیا و دین سے

رہے اس دوستی کو پائیداری

پئے احمد فقیر قلعداری

marfat.com

چکوڑی شریف

پنجاب کے مشہور و معروف ضلع گجرات سے ایک سڑک ڈنگہ روڈ نکلتی ہے۔

یہ ذیلی سڑک جی ٹی روڈ گجرات پھاٹک ڈھیر وکنہ سے ہوتی ہوئی تھوڑا سا جنوب کی طرف بل کھا کر مغرب کی طرف مڑ جاتی ہے (اس سڑک پر بہت سے گاؤں آتے ہیں مثلاً چچیاں، دیتوال، پنڈی والا چک، دالی بانٹھ اور دلانوالہ) اسی سڑک پر مغرب کی طرف 20 کلومیٹر کا فاصلہ طے کریں تو آپ کو ایک گاؤں نئی چکوڑی نظر آئے گا۔ یہ گاؤں اسی سڑک کے کنارے واقع ہے۔ نئی چکوڑی سے جنوب کی طرف تقریباً ایک کلومیٹر کا فاصلہ طے کریں تو آپ کو دور ہی سے ایک فلک بوس گنبد نظر آئے گا۔ یہ حضرت خواجہ حافظ نور الدین صاحب فاروقی نقشبندیؒ کے صاحبزادے سلسلہ چشتیہ کے مشہور روحانی پیشوا حضرت خواجہ صاحبزادہ حافظ محمد امین صاحب فاروقی چشتی سیالویؒ کی آخری آرام گاہ ہے۔ آپ کے دربار عالیہ کا یہ فلک بوس گنبد کافی دور ہی سے نظر آتا ہے اور دیکھنے والوں کی توجہ اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ اسی دربار عالیہ کی مغرب والی دیوار سے متصل آپ کے والد محترم حضرت مولانا علامہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ کی قبر انور واقع ہے۔ یہ اس عالم باعمل ولی کامل کی آخری آرام گاہ ہے جن کی وجہ سے یہ گاؤں مشہور ہوا۔ اس گاؤں کے کئی نام ہیں جو مختلف دور میں مشہور ہوئے چکوڑی بھیلووال، چکوڑی شریف، چکوڑی میاں صاحب، چکوڑی حضرت صاحب والی اور چکوڑی صاحبزادہ صاحب۔

marfat.com

چکوڑی بھیلووال:۔ اس گاؤں کا اصل نام تمام سرکاری کاغذات میں یہی لکھا ہوا ہے اور یہ اس گاؤں کی ایک بہت بڑی گجر برادری کا نام بھی ہے۔

چکوڑی شریف:۔ یہ اس وقت مشہور ہوا جب حضرت مولانا علامہ حافظ محمد نور الدین صاحب اس گاؤں میں تشریف لائے اور اس گاؤں میں اپنا قدم مبارک رکھا ایک کتاب گلشن چکوڑی میں مستری اللہ دتہ مرحوم قومی شاعر (گجرات) یوں لکھتے ہیں۔

پہلے نام چکوڑی اس دا لوک بلاندے سارے
جس دم قدم مبارک پایا کھلے نور نظارے
برکت رحمت قدم انہاندا نام شریف رکھایا
ایس چکوڑی اوپر رب نے کیڈا کرم کمایا

چکوڑی میاں صاحب:۔

یہ نام بھی اس وقت مشہور ہوا جب اس گاؤں کو استاد العلماء برہان الاصفیاء سند العاشقین دلیل العارفین حضرت مولانا علامہ حافظ محمد نور الدین صاحب فاروقی نقشبندیؒ نے اپنا مسکن بنایا اور میاں صاحب آپ کا لقب تھا۔ بقول صوفی فضل دین صاحب چشتی مرحوم آف کنگ سہالیؒ۔

میاں صاحب ہے لقب جہاندا عاشق ذات الٰہی
خاص چکوڑی اندر حضرت کان علم دی آہی

marfat.com

شرم حیا کرم دا بھریا پاک وجود سارا
چن بدر دا بدل وچوں پیا کدے چمکارا
کئیں ہزاراں عالم ہوئے پڑھ کر اوس جنابوں
کابل تے کشمیروں سندھوں ہندوستان پنجابوں

آپ کا شمار ان مقدس علمائے کرام اور اولیاء عظام میں سے ہوتا ہے۔ جو معرفت کے آسمان پر ایک آفتاب ہدایت اور مہر منیر بن کر چمکے لاریب آپ ایک آفتاب علم آفتاب شریعت اور معرفت وفیض کا ایسا سمندر تھے جنہوں نے صرف اس گاؤں کا نام روشن کیا بلکہ بڑے بڑے جید علمائے کرام نے آپ ہی سے علم حاصل کرنے کے بعد اپنے اپنے علاقوں میں واپس جا کر دین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا۔

اسی گاؤں میں آپ کے زمانہ میں شرعی عدالت لگتی اور آپ شریعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق فیصلے کرتے کیونکہ اس زمانہ میں آپ کو حکومت نے اس علاقے کا شرعی جج (قاضی) مقرر کیا ہوا تھا اور آپ بغیر کسی لالچ اور تنخواہ کے یہ کام سرانجام دیتے۔

چکوڑی حضرت صاحب اور چکوڑی صاحبزادہ:۔

یہ نام اس وقت مشہور ہوا جب حضرت خواجہ حافظ نور الدین صاحبؒ نے ۱۳۰۲ھ میں اس جہان فانی سے کوچ کیا تو آپ کے صاحبزادے آپ کے جانشین

marfat.com

بنے جن کا نام حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ اور آپ کا لقب صاحبزادہ صاحب تھا اور اسی طرح یہ گاؤں چکوڑی حضرت صاحب اور چکوڑی صاحبزادہ صاحب مشہور ہوا اس زمانہ میں آپ کی بارگاہ عالیہ میں بڑے بڑے نامی گرامی سادات کرام نے نہ صرف علم حاصل کیا بلکہ وہ وقت کے ولی کامل بن کر چکوڑی شریف سے نکلے۔ حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کا فیض پنجاب تو کیا بلکہ ہندوستان کے علاقے لدھیانہ تک پہنچا 1907ء میں جب حضرت خواجہ محمد امین صاحب فاروقیؒ نے اس دار فانی سے کوچ کیا تو بعد میں آپ کے جانشین اور داماد حضرت مولانا علامہ حافظ فیض رسول صاحبؒ نے اس سلسلہ نقشبندیہ، چشتیہ، سیالویہ آمینیہ کو فروغ دیا اور علم کی شمع کو روشن کیے رکھا بقول شاعر۔

فیض رسول نے فیض پھیلایا اندر اوس زمانے
دعا انہاں دی ایویں جانوں جیونکر تیر نشانے
دین شریعت والا جھنڈا وچ چکوڑی لایا
اس نے بھی اوہ پہرہ اپنا واہ واہ خوب وجایا

اس گاؤں کے بے شمار لوگوں نے آپ سے قرآن مجید پڑھا حفظ کیا اور کئی شاگردوں نے درس نظامی کی مکمل کتب بھی پڑھیں۔ گویا آپ نے اپنے آپ کو صحیح معنوں میں حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کا جانشین ثابت کر کے دکھایا۔ اسی لئے پیر سید اکرام شاہ چشتی سیالویؒ آف سلہو کے شریف کے ایک خلیفہ مجاز میاں غلام علی

marfat.com

صاحب چشتی نظامیؒ نے دل کی گہرائیوں سے پکار کر کہا۔

فیض رسول چکوڑی دے وچ واہ واہ لاٹ نکالی اے
برکت یمن ہدایت والا پھل لگا ہر ہر ڈالی اے
فیض رسول جو جاری کیتا ایہو فیض رسولی اے
ہر ایک فیض اٹھاوے جس توں کردا اوہ مقبولی اے

چکوڑی شریف کی سرزمین کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ سلسلہ نقشبندیہ اور چشتیہ کے بڑے بڑے قطب الاقطاب کے قدم مبارک اس پر لگے سب سے پہلے تو حضرت خواجہ حافظ نور الدین صاحبؒ کے مرشد کامل سلسلہ نقشبندیہ و قادریہ کے روحانی پیشوا حضرت خواجہ پیر سید غلام محی الدین شاہ صاحب دائم الحضور قصوری نقشبندی قادریؒ کے قدم مبارک اس زمین پر لگے راقم الحروف (مؤلف) نے چکوڑی شریف کے رہنے والے کئی بزرگ حضرات سے سنا ہے۔ کہ جب بھی حضرت خواجہ پیر سید غلام محی الدین قصوری دائم الحضوری گجرات شریف لاتے اور ادھر چکوڑی شریف میں حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ اپنے مخلص عقیدت مندوں جن میں جناب ملکھو مہر صاحبؒ، حافظ نور احمد صاحبؒ، حافظ سلطان محمود صاحبؒ اور میاں محمد انور بھرگڑ صاحبؒ ان صاحبان کے علاوہ اور بھی بہت سے بزرگوں کے ہمراہ گھوڑیوں پر بیٹھ کر گجرات پہنچتے اور پھر وہاں سے اپنے شیخ کامل حضرت خواجہ پیر سید غلام محی الدین صاحبؒ کو گھوڑی پر بٹھا کر جملہ عقیدت مندوں کے ہمراہ چکوڑی

marfat.com

شریف لے آتے اور اسی طرح واپسی پر ایک بہت بڑے جلوس کے ساتھ جملہ عقیدت مند آپ کو گجرات شہر تک رخصت کرنے کیلئے جاتے اور آپ سے اجازت لے کر واپس چکوڑی شریف چلے آتے اس وقت چکوڑی شریف کے رہنے والوں کی اکثریت سلسلہ قادریہ نقشبندیہ سے وابستہ تھی۔ جب حافظ نور الدین صاحبؒ نے اپنے صاحبزادہ کو سیال شریف لے جا کر بیعت کرایا تو سلسلہ چشتیہ کے روحانی پیشوا حضرت خواجہ شمس الدین چشتی سیالویؒ، حضرت خواجہ حافظ ثانی لا ثانی، قبلہ محمد دین صاحب سیالویؒ، غریب نواز حضرت خواجہ حافظ ضیاء الدین صاحب سیالویؒ کے قدم مبارک اس زمین پر لگے۔

راقم الحروف نے تو خود دیکھا کہ حضرت قبلہ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ محمد قمر الدین صاحب سیالویؒ اور حضرت خواجہ حافظ غلام فخر الدین صاحب سیالویؒ (جو کہ مؤلف کے شیخ کامل ہیں) اکثر چکوڑی شریف تشریف لاتے اور اپنے مبارک قدموں سے اس زمین کو نوازتے جس زمین پر اتنے اولیاء عظام کے قدم مبارک لگ جائیں اور جہاں اللہ کے ولی دفن ہوں تو وہ جگہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی بن جاتی ہے۔

توں اسدے نور ہوون دا کریں انکار اے واعظ
غلاماں اوہدیاں جتھے قدم رکھے اوہ تھاں چمکے

اوکبھی کبھی ان مقدس ہستیوں کا نام اور علاقہ بھی ذریعہ نجات اور وسیلہ بن

marfat.com

جاتا ہے۔ حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور تصنیف ''نفحات الانس'' میں ایک حدیث مبارکہ نقل کی ہے۔ کہ میدان قیامت میں ایک شخص جس کا نامہ اعمال نیکیوں سے بالکل خالی ہوگا اور وہ بخشش سے ناامید ہوجائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندے کیا تو فلاں محلّہ میں میرے فلاں عارف کو اور دوست کو پہچانتا تھا وہ شخص جواب دے گا بے شک میں اسے پہچانتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جا میں نے تجھے اس کے طفیل بخش دیا۔ بقول شیخ سعدی صاحبؒ۔

شنیدم کہ در روز امید و بیم
بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

جب نام ہی وسیلہ نجات بن گیا تو اس شخص کا کیا کہنا جو ان مقدس ہستیوں کی صحبت میں رہا ان کے دامانِ کرم سے وابستہ رہا، ان کے ارشادات پر عمل کرتا رہا یا ان کے حالات زندگی کا مشاہدہ کر کے ان کے نقش قدم پر چلتا رہا۔ چکوڑی شریف کی ان مقدس ہستیوں کو اس جہان فانی سے کوچ کیے ہوئے تقریباً سو سال سے بھی زیادہ کا عرصہ گذر گیا۔ لیکن یہ آج بھی روز اول کی طرح لوگوں کے دلوں میں زندہ ہیں اور رہیں گے۔ وہ اس لئے کہ اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ وہ اس دارِ فانی سے دار البقاء کی طرف نقل مکانی کرتے ہیں اور قبروں کے اندر جا کر بھی ان کا تصرف قائم رہتا ہے۔ اسی لئے آقائے نامدار مدنی تاجدار جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے حیران کن معاملات میں اہل قبور سے اعانت لے لیا کرو جب کبھی ان

marfat.com

مقدس ہستیوں کا ذکر پاک ہوتا ہے تو گاؤں کے لوگ بڑے ادب واحترام سے ان کا ذکر خیر کرتے ہیں۔

ادب گاہ ہست زیر آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

1302ھ اور 1325ھ سے لے کر آج تک جتنے بھی ان مقدس ہستیوں کے عرس پاک ہوتے چلے آرہے ہیں۔ چکوڑی شریف کے لوگ ان حضرات کے مہمانوں کے لئے اپنے اپنے گھروں کے دروازے کھول دیتے ہیں اور مہمانوں کی نہایت ادب واحترام کے ساتھ مہمان نوازی کرتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ ہمارے غریب نوازؒ کے مہمان ہیں اور اہل چکوڑی یہ بھی جانتے ہیں کہ یہی وہ مبارک اور مقدس ہستیاں ہیں جن کے دم قدم سے رحمت حق کی بارشیں برستی ہیں۔ انہی کی نظر کرم کے صدقے کئی ناگہانی آفات ٹل جاتی ہیں۔

نہ تخت و تاج میں نہ لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مرد قلندر کی بارگاہ میں ہے

چکوڑی شریف کے لوگ نماز تہجد کے وقت سے لیکر رات گئے تک دربار پر انوار پر حاضری کے لئے آتے رہتے ہیں۔ کوئی نوافل ادا کر رہا ہوتا ہے تو کوئی قرآن مجید کی تلاوت کر رہا ہوتا ہے اور کوئی بیٹھ کر کلمہ شریف کا ورد کر رہا ہوتا ہے تو کوئی محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں درود وسلام کے نذرانے پیش کر رہا ہوتا ہے۔

marfat.com

ان حضرات کی پاک ارواح اہل دل و اہل حاجت پر لطف و کرم کے پھول برساتی ہیں۔ بے کسوں کی دستگیری کرتی ہیں بے سہاروں کو سہارا دیتی ہیں اور بے مراد لوگوں کا دامن گلہائے مراد سے بھرتی ہیں آخر میں دعا ہے کہ اللہ رب العزت اس گاؤں کے تمام مکینوں پر اپنی رحمت حق کی بارشیں نازل کرے اور ہم سب کو انہی بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

marfat.com

نذرِ عقیدت

بحضور صاحبِ اسرار و کرامت منبع جود و سخاوت

حضرت علامہ حافظ محمد نور الدین فاروقی نقشبندیؒ چکوڑی شریف

قریہ رفعت و عظمت ہے چکوڑی آج بھی
جائے برکت اور سعادت ہے چکوڑی آج بھی

جس پہ آئے تھے قدم سرکار نور الدینؒ کے
دافع رنج و مصیبت ہے چکوڑی آج بھی

جانشین حضرت دائم الحضوریؒ ہے یہاں
جس کے باعث رشک جنت ہے چکوڑی آج بھی

علم کے دریا بہائے اور نہریں فیض کی
بحرِ علم و کانِ حکمت ہے چکوڑی آج بھی

حضرت فاروق اعظمؒ شاہ فرید الدینؒ کے
فیض کی زندہ کرامت ہے چکوڑی آج بھی

آستانہ ہے یہاں خواجہ امین الدینؒ کا
میکدۂ جام وحدت ہے چکوڑی آج بھی

علم کا عرفان کا ایمان کا ایقان کا
مرکز رشد و ہدایت ہے چکوڑی آج بھی

جا کے دیکھو اے **حفیظ** نقشبندی تم کبھی
اہل دل کے حق میں راحت ہے چکوڑی آج بھی

از قلم:

ابو الارشد حضرت علامہ محمد حفیظ نقشبندی مدظلہ العالی

(کراچی)

marfat.com

ذکر اسلاف خاندان نُوریہ امینیہ

حالات اور کتب کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ آپ کا سلسلہ نسب خلیفہ دوم امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ تحفۃ الابرار (مؤلف نواب مرزا آفتاب بیگ) میں درج ہے کہ آپ کے خاندان میں سے جو بزرگ سب سے پہلے ہندوستان آئے وہ قاضی جمال دین سلیمان بن قاضی شعیب تھے۔ جو سلطان محمود غزنوی کے خواہر زادہ تھے یہ شہاب الدین غوری کے زمانہ میں کابل سے لاہور تشریف لائے۔ پھر دین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ کی خاطر موضع کتھے وال (ضلع ملتان) جس کا نام چاولی مشائخ تھا میں تشریف لا کر سکونت پذیر ہوئے۔ وہیں پر شیخ جمال دین صاحبؒ کے ہاں قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت خواجہ شیخ فرید الدین المعروف بابا فرید الدین گنج شکرؒ پیدا ہوئے جو اپنے زمانہ کے جید عالم باعمل اور ولی کامل تھے۔ آپ نے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے دست اقدس پر بیعت کی اور آپ ہی سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ نے اس علاقہ کے لوگوں کو اپنے روحانی فیض سے مالا مال کر دیا اور دائمی روشنی دینے والے ان گنت چراغ جلائے ہزاروں غیر مسلموں کو آپ نے دین اسلام سے مشرف کیا آپ نے ۶۷۰ھ بمقام اجودھن موجودہ پاکپتن شریف میں وفات پائی۔ آپ کا مزار پر انوار مرجع خلائق اور زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔ آپ کا سالانہ عرس پاک ماہِ محرم

marfat.com

میں پاکپتن شریف میں ہوتا ہے۔ آپ کے مزار پر انوار پر دن رات ہزارہا لوگ حاضری کے لئے آتے ہیں اور فیوض و برکات حاصل کرتے ہیں۔

حضرت بابا فرید الدین صاحب گنج شکرؒ کے (بروائیت سیر الاقطاب)

چھ فرزند اور تین لڑکیاں تھیں اور آپ کے دوسرے فرزند حضرت خواجہ شیخ شہاب الدین المعروف گنجِ علم رحمۃ اللہ علیہ تھے جن کی اولاد ہندوستان کے مختلف شہروں میں تشریف لے گئی ان میں آپ کے پوتے حضرت خواجہ یعقوب صاحبؒ کی دسویں پشت سے ایک بزرگ حضرت شاہ بھیکھ صاحبؒ پیدا ہوئے۔

ذکر حضرت شاہ بھیکھؒ:

آپ کا اصل نام میر محمد سعید تھا آپ شاہ بھیکھؒ کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ دہلی (انڈیا) کے نزدیک ایک گاؤں وایاں[1] والی میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد حضرت شیخ منصور سے حاصل کی اور خرقہ خلافت بھی انہیں سے حاصل کر کے بغرض اشاعت دین دہلی سے پنجاب آئے ایک روائت کے مطابق آپ نے سلسلہ چشتیہ میں حضرت شیخ سلیم چشتی صاحبؒ کے دستِ اقدس پر بیعت کی آپ کے مرشد پاک حضرت شیخ سلیم چشتی صاحبؒ نے آپ کو خرقہ خلافت عطا کیا اور حکم فرمایا کہ تم پنجاب چلے جاؤ۔ ساتھ ہی ایک عصا مبارک بطور تبرک دیا اور فرمایا کہ جس جگہ پر یہ سرسبز ہو گیا وہاں پر مقیم ہو جانا اور دین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ کا کام

1۔ ایک گاؤں وایاں والی ضلع شیخوپورہ اور ایک تحصیل وزیر آباد پاکستان [illegible]

marfat.com

کرنا۔ یہی جگہ تمہارا مسکن اور مدفن ہو گی۔ اور تمہاری اولاد میں سے بڑے بڑے جید علمائے کرام اور ولی کامل پیدا ہوں گے۔ بقول شاعر ۔

وچ پنجابے بیعت تیری نالے حکم قبر دا
عصا اک تبرک دتا نالے سبق صبر دا
عاصے تیرے جس جگہ وچ سبزی رنگ وٹایا
اوتھے بیٹھ مقیمی رہنا ایہہ مرشد سی فرمایا
اتھے عاصے رنگ وٹایا جد وچ زمین دبایا
ون دا رکھ عاصے وچوں مار شگوفے آیا
ایہہ کرامت شاہ بھیکھو دی اللہ پاک وکھائی
بدیع الجمال سردار جدوں سی اوس زمانے آہی

چنانچہ آپ مرشد کامل کے فرمان کے مطابق دہلی سے پنجاب میں تشریف لے آئے اور موضع ککہ میں قیام کیا۔

موضع ککہ:

گجرات کے مغرب میں اور کنجاہ شہر سے تقریباً چھ کلومیٹر جنوب کی طرف یہ گاؤں واقع ہے اس کے ساتھ ہی کاہنہ اور دالیہ نامی گاؤں بھی موجود ہیں۔

اسلامی جمہوریہ ایران کے سفارت خانہ اسلام آباد (پاکستان) نے اپنے سہ ماہی ''دانش'' شمارہ ۱۳۶۵ھ میں عالمگیری عہد کے ایک نو دریافت فارسی ادبی رسالہ

marfat.com

''چہار فصل کابل[۱]'' کا ذکر کیا ہے جو کہ محمد بقا کنجاہی صاحبؒ کا لکھا ہوا ہے اور اس میں واضع طور پر حضرت شاہ بھیکھوؒ کا ذکر کرتے ہوئے اس طرح لکھا ہے۔

ازو کابل شدہ ہم فیض مکہ
چناں کز شاہِ بھیکھو خاک ککہ
برنگ خرمن گل مست خفتہ
بزیر خاک چوں گنجے نہفتہ
مزارش سادہ ھم چوں لوح خورشید
چوں ذرات از ھوایش اہل امید
بہر سو طایف افواج ملائک
زاہل زایر ارباب ارایک

اسی گاؤں میں آپ کا عصا مبارک سر سبز ہو کر زیتون (ون) کا درخت بن گا جو کہ آج بھی آپ کی قبر انور کے اوپر سایہ کیے ہوئے ہے۔ اور وہ بالکل چھتری کی طرح ہے۔ کج فہم لوگ اگر اس درخت کے پتے کھائیں تو ان کا فہم ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی کند ذہن ہو تو اس کا ذہن بالکل ٹھیک ہو جاتا ہے آپ کی یہ کرامت آج بھی جاری و ساری ہے۔

۱۔ اس ادبی رسالہ ''چہار فصل کابل'' کی کتابت ۱۱۳۹ھ میں ہوئی اور یہ قلمی نسخہ آج بھی موضع ساہن پال شریف میں جناب پیر سید عارف نوشاہی صاحب کے قلمی کتب خانہ میں محفوظ ہے۔

marfat.com

آپ اپنے وقت کے بہت بڑے متقی جید عالم باعمل ولی کامل قائم اللیل اور شب بیدار تھے دن کو اکثر روزہ رکھتے اور فجر کی نماز پڑھ کر اوراد و وظائف سے فارغ ہو کر اسی ون کے درخت کے نیچے جا بیٹھتے۔ جہاں عقیدت مند حاضر ہوتے اور آپ سے فیوض و برکات حاصل کرتے۔ چونکہ آپ مستجاب الدعوات تھے اس لئے لوگ اپنی حاجات پیش کرتے دعا کراتے تو اللہ تعالیٰ رحم فرماتا اور لوگ فیض یاب ہو کر جاتے۔

کرامات:

ویسے تو حضرت شاہ بھیکھو صاحبؒ کی بے شمار کرامات جو کہ کتابوں میں درج ہیں مگر یہاں پر صرف تین کا ذکر کیا جاتا ہے۔

آپ کا پھانسی کے حکم سے بری ہونا:

آپ کا یہ واقعہ حضرت مولانا حاجی محمد شفیق صاحبؒ آف مونیاں شریف نے اپنی قلمی کتاب "فیض الامین من ضیائے شمس العارفین" کے صفحہ نمبر ۵ پر درج کیا ہے جو کہ انہوں نے موضع ککہ کے رہنے والے مولانا مولوی محمد علی صاحبؒ سے سنا تھا۔

مولانا محمد علی صاحب ساکن ککہ نے بیان کیا کہ شاہ بھیکھ صاحبؒ جب مستی یعنی عالم سکر میں ہوتے تو فرماتے۔

marfat.com

مستی وقت آوازہ دیندے کدی کدی شاہ بھیکھو

جس کسے نے رب نہ ویکھیا ہووے میرے ولوں ویکھو

چونکہ شاہ بھیکھو رحمۃ اللہ علیہ فنا فی اللہ تھے اس لئے گاہ بگاہِ عالم سکر میں ان کے منہ سے نکل جاتا تھا کہ جس نے خدا کو نہ دیکھا ہو وہ مجھے دیکھے۔ اس وقت کے علمائے کرام نے کفر کا فتویٰ دے دیا اور کہا کہ یہ شخص خدائی دعویٰ کرتا ہے۔ لہذا واجب القتل ہے۔ یہ فتویٰ علمائے کرام نے اس وقت کے حاکم اعلیٰ (جس کا نام غلام محمد چٹھہ تھا اور شہر وزیر آباد میں رہا کرتا تھا) کی عدالت میں پیش کر دیا۔ اس نے آپ کو اپنی عدالت میں طلب کیا جب آپ حاضر ہوئے تو اس حاکم نے دریافت فرمایا کیا آپ خدائی دعویٰ کرتے ہیں۔ آپ نے جواب دیا نہیں اس حاکم نے کہا کہ یہ لوگ شہادت دیتے ہیں کہ آپ حالت سکر میں کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں اس بنا پر حاکم مذکور نے آپ کو پھانسی کا حکم دے دیا۔ جب آپ کو جلاد سولی کی طرف لے جا رہا تھا تو وہ حاکم جو کہ گھوڑے پر سوار تھا گھوڑے کے بدکنے سے گر پڑا اور ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی اس وقت یہ کام ملتوی کر دیا گیا۔ پھر دوسرے روز جلاد نے حاکم سے پوچھا کہ خدائی دعویٰ کرنے والے ملزم کی بابت کیا حکم ہے۔ حاکم نے حکم دیا کہ ملزم کو حاضر کرو۔ جب شاہ بھیکھو دربار میں حاضر ہوئے تو جونہی حاکم نے آپ کی طرف دیکھا تو اس کے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا اس نے حکم دیا کہ ان کو چھوڑ دو اور علمائے کرام سے کہا تم لوگ مجھے برباد کرنا چاہتے ہو۔ پھر شاہ بھیکھو صاحبؒ سے عرض کرنے لگا

marfat.com

قبلہ میری ٹانگ میں سخت درد ہے آپ دعا فرمائیں۔ حضرت شاہ بھیکھو صاحبؒ نے اس کی ران پر اپنا ہاتھ پھیرا تو اسے درد سے فوراً آرام آ گیا۔ آپ کی یہ کرامت دیکھ کر حاکم مذکور بھی آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گیا اور آپ سے اس شعر کا مطلب پوچھا جو آپ حالت سکر میں کہتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ جس طرح اس فقیر نے عبادت الٰہی کر کے قرب خدا حاصل کیا ہے۔ میری طرف دیکھو اور عبادت سے میری طرح تم بھی اللہ کا قرب حاصل کرو۔

آپ کے ہاتھوں میں گرم لوہے کا سرد اور سرد کا موم ہونا:

یہ واقعہ بھی مولانا مولوی محمد علی صاحب مرحوم سکنہ ککہ نے بیان کیا کہ جب حضرت شاہ بھیکھو صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ کامل کے فرمان کے مطابق سیر کرتے ہوئے موضع ککہ میں پہنچے تو آپ نے جو عصا مبارک زمین میں گاڑا تھا وہ سرسبز ہو گیا اور آپ نے یہیں پر قیام کیا۔ تو اس وقت ایک خوش اعتقاد لوہار آپ کا کھانا پکانے کی خدمت پر مامور ہوا وہ ہر روز اپنے گھر سے کھانا پکوا کر لاتا اور کھلا کر چلا جاتا۔ ایک رات وہ کھانا نہ لایا تو آپ خود ان کے گھر تشریف لے گئے۔ دیکھا تو میاں بیوی دونوں حیران و پریشان بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ نے حیرانگی کا سبب پوچھا ۔انہوں نے عرض کی قبلہ ہم بوڑھے ہو گئے ہیں ہم سے اتنا کام نہیں ہوتا زیادہ کام کرنے سے عاجز ہیں گاؤں والے کہتے ہیں کہ اگر زیادہ کام نہیں کر سکتے تو مکان خالی کر دو یہ ان کی ہلیں پڑی ہوئی ہیں۔ کہتے ہیں سب کی سب ایک ہی دن میں ٹھیک

marfat.com

ہونی چاہئیں۔ میں ایک دن میں سب ہلیں ٹھیک نہیں کر سکتا۔ شاہ بھیکھو صاحبؒ اس کی بات سن کر مسکرائے اور فرمایا کوئی بات نہیں۔ تو پھالے اتار میں ان سب کو درست کر دیتا ہوں۔ وہ لوہار پھالے اتارتا گیا آپ اس پر ہاتھ پھیر دیتے وہ درست ہو جاتا اس طرح تمام ہلیں درست ہو گئیں۔ صبح سویرے لوگ آئے اور اپنی اپنی ہلیں درست پا کر لے گئے اور آپس میں ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ رات کو لوہا کوٹنے کی کوئی آواز نہیں آئی اور نہ ہی بھٹھی گرم کی گئی پھر ہلیں کیسے درست ہو گئیں۔ جب لوگوں نے اس لوہار سے دریافت کیا تو اس نے جواب دیا کہ یہ شاہ بھیکھو کی کرامت ہے کہ جب وہ گرم لوہے کو ہاتھ لگاتے ہیں تو وہ سرد ہو جاتا ہے اور سرد لوہا ان کے ہاتھ میں موم کی طرح نرم ہو جاتا ہے۔ میں رات کو پھالے اتارتا گیا اور وہ ہاتھ پھیر کر درست کرتے گئے پھر میں پھالے چڑھاتا گیا۔

لوہے کی گرم سلائی کو آنکھوں میں پھیرنا:

کتاب ''الامین'' کے مؤلف صاحبؒ نے صفحہ نمبر 24 پر اور کتاب ''فیض الامین من ضیائے شمس العارفین'' کے مؤلف نے صفحہ نمبر ۳ پر یہ واقع اس طرح تحریر کیا ہے جو کہ انہوں نے اپنے شیخ کامل کی زبان مبارک سے سنا تھا۔

کہ حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ اکثر یہ واقعہ بیان کرتے تھے کہ ولی کامل حضرت شاہ بھیکھوؒ ایک دفعہ موضع ککہ میں لوہار کی دکان پر تشریف فرما تھے کہ ایک ہندو عورت جو کہ بہت ہی خوبصورت تھی لوہار کی دکان پر چرخہ کا تکلہ سیدھا کرانے

marfat.com

کے لیے لے آئی تو آپ نے بڑے غور سے اس کی طرف دیکھا تو اس عورت نے شور مچا دیا۔ اس کا شور سن کر گاؤں کے سب مرد و زن اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے اس عورت سے پوچھا کہ کیا بات ہے۔ تو اس عورت نے جواب دیا کہ اس بوڑھے نے بڑے غور سے میری طرف کیوں دیکھا ہے۔ اس عورت کی بات سن کر شاہ بھیلھوؒ کے چہرہ انور پر جلال آ گیا اور اسی جلالت میں وہ جلتی ہوئی تکلہ کی سلائی جو کہ لوہار نے گرم کرنے کے لیے بھٹھی میں رکھی تھی اٹھائی اور اپنی آنکھوں میں پھیرنا شروع کر دی اور ساتھ ہی ساتھ یہ فرماتے جاتے کہ اگر میں نے تمہاری طرف نظر بد سے دیکھا ہو تو میری یہ دونوں آنکھیں جل جائیں۔ میں تو اس لئے تمہاری طرف دیکھ رہا تھا کہ ایسی اچھی شکل دوزخ کی آگ میں جلے گی! حتیٰ کہ وہ سلائی سرد ہو گئی اور آپ کی آنکھیں تندرست رہیں۔ آپ کی یہ کرامت دیکھ کر بہت سے ہندوں اور سکھوں نے جو وہاں پر موجود تھے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ اور ان کرامات کی وجہ سے آپ کی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔ لوگ جوق در جوق آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے آپ انہیں بیعت کرتے اور دین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم سکھاتے۔ آپ نے یہیں شادی کی اور موضع ککہ ہی میں وفات پائی۔ اس ون کے درخت کے نیچے آپ کی قبر انور موجود ہے جو کہ پختہ اینٹوں سے بنی ہوئی ہے۔ اور اس کے ارد گرد ایک ایک چھوٹی سی چار دیواری ہے۔

marfat.com

اولادِ پاک:

اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو صاجزادوں سے نوازا جن کے نام یہ ہیں۔

۱۔ جناب حضرت شیخ محمد یوسف صاحبؒ

ان کی اولاد موضع ککہ ہی میں موجود ہے اوران میں کوئی ایسی قابل ذکر ہستی نہیں گزری کہ جس کا یہاں پر ذکر کیا جائے۔

۲۔ جناب حضرت خواجہ حافظ محمد صاحبؒ

آپ صاحبِ علم، صاحب تقوی اور صاحب کرامت بزرگ تھے۔ آپ کی اولاد میں سے حضرت علامہ **حافظ محمد عبداللہ صاحبؒ** موضع دریا کسانہ میں تشریف لے آئے۔ آپ اکثر گوشہ نشینی میں رہتے صرف صبح سویرے فجر کی نماز کے بعد درس دیا کرتے اور لوگوں کو صراط مستقیم کی طرف بلاتے تھے آپ نے موضع دریا کسانہ ہی میں وفات پائی اور آپ کو اس گاؤں کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ آپ کے ایک فرزند جن کا نام حافظ دین محمد صاحب تھا بقول شاعر۔

فرزند حضرت عبداللہ آہے خالص مردِ حقانی
بیٹے حضرت دین محمدؒ برسے نور پیشانی

حافظ محمد دین صاحبؒ:۔ جو کان حلم و حیا منبع جود وسخا تھے ان کے چار فرزند تھے، چاروں صاجزادے قرآن مجید کے حافظ تھے اور زہد و تقویٰ میں لاثانی

marfat.com

تھے۔ان میں ایک صاحبزادے ٹھیکریاں شریف میں تشریف لے آئے ان کا نام نامی حضرت مولانا علامہ حافظ غلام رسول صاحبؒ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حافظ غلام رسول صاحبؒ کو بھی چار صاحبزادوں سے نوازا آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا علامہ حافظ علم دین صاحب فاروقی نقشبندیؒ میدان شریعت و طریقت کے شہوار تھے جنہوں نے مونیاں شریف کو اپنا مسکن بنایا اور آپ کی اولاد اب مونیاں شریف اور چکوڑی شریف میں آباد ہے۔ حافظ غلام رسول صاحبؒ کے دوسرے صاحبزادے استاد العلماء برہان الاصفیاء سند العاشقین دلیل العارفین حضرت مولانا علامہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ فاروقی نقشبندی آف چکوڑی شریف جن کا شمار ان مقدس علمائے کرام اور اولیاء عظام میں سے ہوتا ہے جو معرفت کے آسمان پر آفتاب ہدایت اور مہر منیر بن کر چمکے جنہوں نے نہ صرف اس خاندان کا نام روشن کیا بلکہ بڑے بڑے جید علمائے ربانی نے آپ سے علم حاصل کیا اور اپنے اپنے علاقوں میں واپس جا کر دین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا۔

حافظ نور الدین صاحبؒ کے بعد آپ کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد امین صاحب فاروقی چشتی سیالویؒ نے آپ کے کام کو آگے بڑھایا اور اپنی علمی قابلیت اور روحانی طاقت کے لحاظ سے چکوڑی شریف میں دین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ کی اور آپ کی بارگاہ عالیہ میں رہ کر بڑے بڑے جید اولیائے کاملین نے فیض و

marfat.com

برکات حاصل کیے آپ نے شاہ بھیکھو صاحبؒ کے خاندان کا نام بھی روشن کیا بقول شاعر۔

شاہ بھیکھو دے باغے وچوں اک پھل کھڑیا نوروں
مشک معطر تے خوشبواں حلے آون دوروں
وچ چکوڑی دے چن چڑھیا حکم نال حضوروں
وچ زمین آسماناں چمکے جوش فقر دے نوروں

حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کی وفات کے بعد آپ کے جانشین اور داماد حضرت مولانا علامہ حافظ فیض رسول صاحبؒ نے سلسلہ چشتیہ نظامیہ امینیہ کو فروغ دیا اور علم کی شمع کو روشن رکھا۔ بقول شاعر۔

فیض رسول نے فیض پھیلایا اندر اوس زمانے
دعا انہاں دی ایویں جانوں جیوں کر تیر نشانے
دین شریعت والا جھنڈا وچ چکوڑی لایا
اس نے بھی اوہ پہرہ اپنا واہ واہ خوب وجایا

اب آپ کے علمی اور روحانی فیضان کے وارث عاشق پیر سیال حضرت خواجہ پیر محمد یوسف صاحب فاروقی چشتی سیالوی مدظلہ العالی ہیں۔ جو کہ سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب فاروقیؒ اور سلسلہ چشتیہ میں حضرت خواجہ محمد امین فاروقی سیالویؒ، سلسلہ چشتیہ سیالویہ امینیہ میں حضرت خواجہ حافظ فیض رسول صاحبؒ

marfat.com

آف چکوڑی شریف کے جانشین ہیں اور موہنیاں شریف میں سلسلہ چشتیہ سیالویہ کے خلیفہ حضرت مولانا علامہ حافظ محمد مشتاق احمد صاحب فاروقی چشتی سیالویؒ کے جانشین حضرت مولانا علامہ صاحبزادہ فیض الامین صاحب فاروقی چشتی سیالوی مدظلہ العالی جوکہ اپنے اکابر کی سچی تصویر ہیں۔ دن رات دین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ میں مصروف رہتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت ان بزرگ ہستیوں کا سایہ ہمارے سروں پر قائم ودائم رکھے۔ آمین ثم آمین۔

marfat.com

شجرۂ نسب

حضرت مولانا علامہ حافظ محمد نور الدین صاحب فاروقی نقشبندی آف چکوڑی شریف

۱۔ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

۲۔ حضرت عبداللہ صاحبؒ ۳۔ خواجہ ناصر الدین صاحبؒ

۴۔ خواجہ منصور قریشی صاحبؒ ۵۔ حضرت خواجہ سلیمان صاحبؒ

۶۔ خواجہ ادھم صاحبؒ ۷۔ خواجہ ابراہیم بادشاہ صاحبؒ

۸۔ خواجہ اسحاق صاحب والی بلخؒ ۹۔ حضرت خواجہ ابوالفتح صاحبؒ

۱۰۔ خواجہ واعظ الاکبر صاحبؒ ۱۱۔ خواجہ واعظ الاصغر صاحبؒ

۱۲۔ خواجہ عبداللہ صاحبؒ ۱۳۔ خواجہ سلطان مسعود صاحبؒ

۱۴۔ خواجہ سامان شاہ صاحبؒ ۱۵۔ خواجہ محمود شاہ صاحبؒ

۱۶۔ خواجہ نصر الدین بادشاہ صاحبؒ ۱۷۔ خواجہ شاہ احمد فرح بادشاہ کابلؒ

۱۸۔ خواجہ شہاب الدین صاحبؒ ۱۹۔ خواجہ شیخ محمد صاحبؒ

۲۰۔ خواجہ شیخ یوسف صاحبؒ ۲۱۔ ملک العلماء مولانا شعیب قریشی صاحبؒ

۲۲۔ خواجہ شیخ جمال دین صاحبؒ

۲۳۔ حضرت خواجہ بابا فرید الدین المعروف گنج شکرؒ

۲۴۔ خواجہ شہاب الدین صاحبؒ ۲۵۔ خواجہ شیخ محمد صاحبؒ

marfat.com

۲۶۔ خواجہ شیخ یعقوب صاحبؒ ۲۷۔ خواجہ عبدالمجید صاحبؒ

۲۸۔ خواجہ شیخ پراہن صاحبؒ ۲۹۔ خواجہ شیخ محمد سلیمان صاحب

۳۰۔ خواجہ شیخ حسین صاحبؒ ۳۱۔ خواجہ شیخ بڈھن صاحبؒ

۳۲۔ خواجہ شیخ یوسف صاحبؒ ۳۳۔ خواجہ شیخ طاہر صاحبؒ

۳۴۔ خواجہ شیخ عبدالشکور صاحبؒ ۳۵۔ حضرت خواجہ بدرالدین صاحبؒ

۳۶۔ خواجہ شیخ مودود المعروف شیخ چوہڑ صاحبؒ

۳۷۔ خواجہ شیخ منصور صاحبؒ

۳۸۔ حضرت خواجہ میر محمد سعید المعروف شاہ بھیکھو صاحبؒ

۳۹۔ خواجہ حافظ محمد صاحبؒ ۴۰۔ خواجہ عبدالکریم صاحبؒ

۴۱۔ خواجہ عبدالرؤف صاحبؒ ۴۲۔ حضرت خواجہ حافظ محمد عبداللہ صاحبؒ

۴۳۔ حضرت مولانا علامہ حافظ دین محمد صاحبؒ آف دریا کسانہ

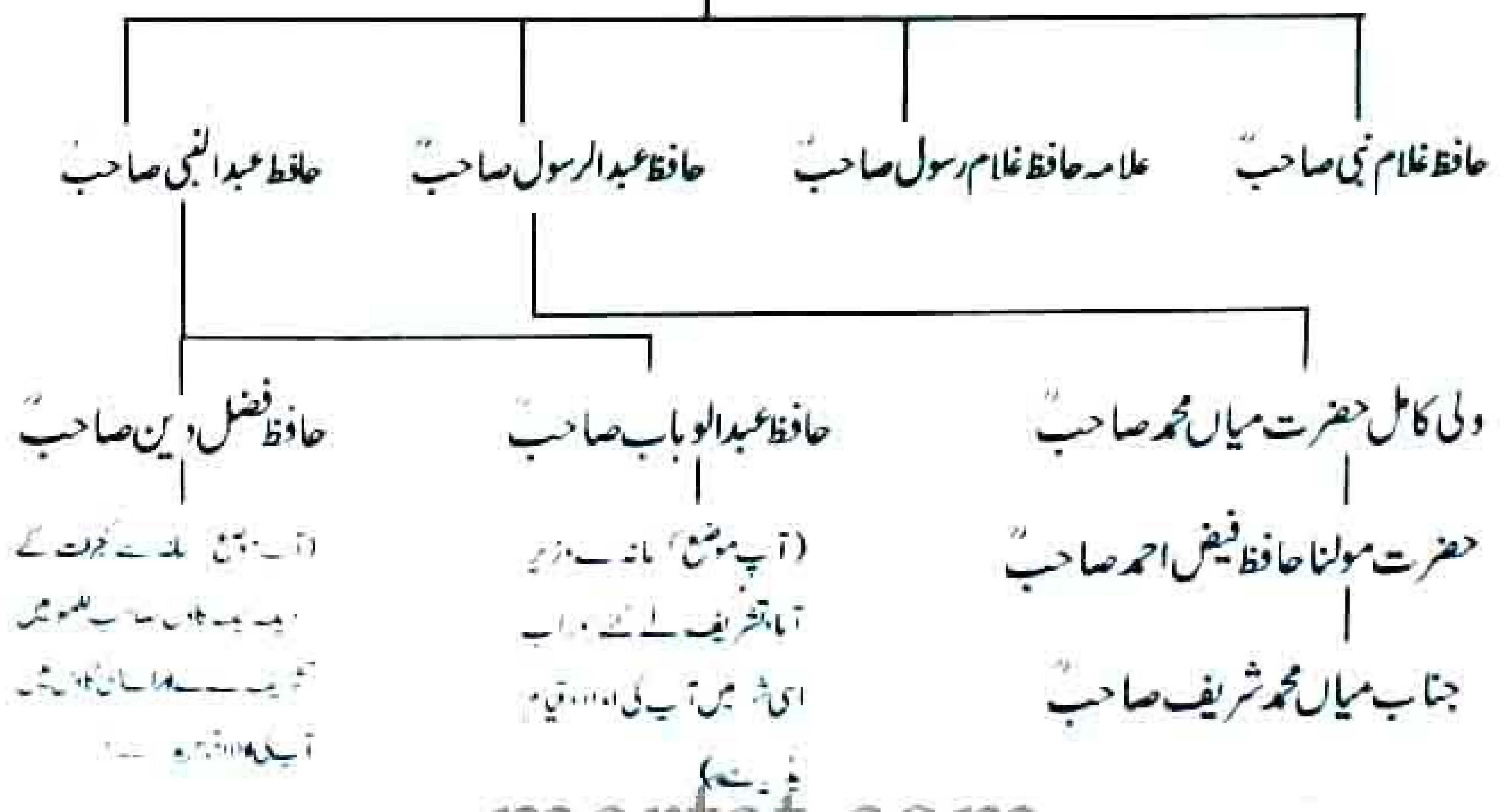

marfat.com

۴۴۔ حضرت مولانا علامہ حافظ غلام رسول صاحب فاروقیؒ آف ٹھیکریاں شریف

- حضرت مولانا علامہ حافظ محمد نور دین صاحبؒ
  - حضرت خواجہ حافظ محمد امین صاحبؒ
    - حضرت خواجہ حافظ فیض رسول صاحب فاروقی
      (یہ حضرت خواجہ محمد امین صاحب کے داماد، جانشین تھے)
      - پیر طریقت رہبر شریعت
        حضرت صاحبزادہ پیر محمد یوسف صاحب فاروقی چشتی سیالوی
        زیب سجادہ آستانہ عالیہ نوریہ امینیہ چکوڑی شریف
- حضرت علامہ مولانا حافظ محمد علم دین صاحب
  - حافظ محمد عبدالرشید صاحبؒ
    - حضرت مولانا حاجی شفیق صاحب فاروقی
      - مولانا محمد نذیر احمد صاحب فاروقی
        آپ کی ساری اولاد اور خود بھی
        گجرات کے محلہ اسلام نگر میں مقیم ہیں
      - خورشید احمد صاحب فاروقی
        آپ لاہور میں مقیم ہیں
    - مولانا محمد صدیق صاحب فاروقی المعروف میاں کاکو
      - مولانا محمد مشتاق احمد صاحب فاروقیؒ
        - صاحبزادہ فیض الامین فاروقی
          آف مونیاں شریف
      - مقبول احمد صاحب فاروقیؒ
      - منظور احمد صاحب فاروقیؒ
        ان کی اولاد لاہور میں مقیم ہے
- حضرت علامہ مولانا حافظ محمد دین صاحب
  - آپ کی اولاد ٹھیکریاں شریف میں قیام پذیر ہے

marfat.com

شجرۂ نسب پنجابی

حضرت خواجہ حافظ محمد نورالدین صاحب فاروقی نقشبندیؒ آف چکوڑی شریف

از

صوفی فضل حسین صاحب چشتی آف کنگ سہالی ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صفت ثنائیں تینوں لائق سبحاناں رحماناں
تو کر ترتیب عجیب ٹکایا باجھ تھماں آسماناں
ڈِٹھے چن تارے نور سواری صفت باجھ بیاناں
توں کارن یار پیارے لایا ایہہ گل زار یگاناں
اوہ پاک رسول محمد ﷺ سرور سید عالی شاناں
ایتھے اوتھے دو جہان اوسے نوں خصماناں
وت چارے نبی دے پیارے روشن وچ جہاناں
صدیقؓ عمرؓ عثمان غنیؓ کردار علیؓ مرداناں
وت آل اولاد اصحاب نبی دے کل مومن اخواناں
صلوۃ سلام فضل دن راتیں سب نوں پہچاناں
اوہ یار نبی سرور دا دوجا عمرؓ بہادر دانا

marfat.com

جس دے عدل شجاعت والی دھم زمین آسمانا
سایۂ پورے عمر دا جیکر پہاجڑ پوے شیطانا
سڑ بل کولا ہوندے جاون جا چھڑن بیابانا
ہر دم فضل خدا دے کولوں ڈرنا عدل کمانا
منے رب صلاحیں جس دیاں وچ قرآن بیانا
حضرت صاحب مونیاں والا اسم شفیق سیانا
شجرہ ساڈا کرو پنجابی ایہہ فرمائش پانا
خواجہ غوث چکوڑی والا سالک مرد ربانا
حسب نسب دا شجرہ لکھاں نظم پنجابی بنانا
میں بھی بردا ایسے گھر دا فضل مرید سدانا
کنگ سہالی اندر میرا ہے گذاران ٹھکانا
شعر لکھن دی سار نہ مینوں نہ میں اٹکل جانا
سر تے پہاڑ پیاریاں والا اللہ پاک توڑ نبھانا
ہن پڑھ بسم اللہ شجرہ ٹوراں جیویں شفیق لکھانا
اوہ عالم فاضل برکت والا جیوں کر ملک ربانا

marfat.com

شجرۂ نسب پنجابی

حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب فاروقی نقشبندیؒ

وحضرت خواجہ حافظ محمد علم الدین صاحب فاروقی نقشبندیؒ

از

صوفی فضل حسین صاحب چشتیؒ آف کنگ سہالی ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت عمرؓ قریشی مکی لقب فاروق پیارا
فرزند آہا حضرت عبداللہؓ کامل پیر نیارا
حضرت عبداللہؓ دا بیٹا بزرگ پیر گرامی
حضرت ناصر دینؒ خواجہ دہاں رومی شامی
ہر دم جاری شوق غفاری اک دم رہن نہ خالی
فرزند انہا ندا سی حضرت منصورؒ قریشی کمالی
وت حضرت سلیمانؒ پیارا کھلے بخت کرم دے
حضرت خواجہ اسم ادہمؒ جو صاحب حکم سرحدے
حضرت ابراہیمؒ خواجہ بادشاہاں وچ نامی

marfat.com

وقت شاہ اسحاقؒ بلخ دا والی کامل مرد گرامی
ابو الفتح خواجہ کامنخؒ روشن ہر ہر جائی
خواجہ واعظ الاکبرؒ آہے صاحب یمن صفائی
خواجہ واعظ الاصغرؒ حسینی رحمت فضل جنابوں
بیٹا عبداللہؒ شاہزادہ حضرت دی احبابوں
مسعود شاہ سلطانؒ گرامی کرم سخاوت بھریا
حضرت سامان شاہؒ جیویں خورشید جہانی چھڑیا
مسعود شاہؒ معروف شہنشاہ بادشاہ اکھواوے
وت نصیر الدینؒ شاہزادہ شاہاں وچ سوہاوے
خواجہ شاہ احمد اتے معروف فرخ شاہ کابلؒ
شہاب الدینؒ شہزادہ کون غنیم مقابل
حضرت خواجہ شیخ محمد مدد شاہؒ جیلانی
خواجہ یوسفؒ شاہزادہ جیویں صورت یوسف ثانی
ملک العلماء مولانا شعیبؒ قریش فاروق شاہزادہ
کابل دے وچ دین نبی ﷺ دا کیتا جہاں آبادہ
وت حضرت جمال الدینؒ ہے لقب سلیمان نوری
وت فرید الدین خواجہ المعروف گنج شکرؒ منظوری

marfat.com

پاک پٹن وچ جھنڈا جس دا چشتی پیر حقانی
کل قطباں وچ روشن دسے بدر منیر نورانی
مخدوم شہاب الدینؒ شہزادہ شوق جہاں تن جاری
گنج علم ہے لقب جہاندا رحمت فضل غفاری
مخدوم خواجہ شیخ محمدؒ روشن وچ جہاناں
خواجہ شیخ یعقوبؒ پیارا خالص دریگاناں
خواجہ عبدالحمیدؒ جہناندا اسم شریف پیارا
وت خواجہ شیخ پیرہنؒ آہے نور بھرے چمکارا
خواجہ سلیمانؒ برکت والا رحمت گھیرا پاوے
خواجہ شیخ حسینؒ جہاندا نور العین سداوے
خواجہ شیخ بڈہنؒ ہے بیٹا علم حلم دا بھریا
خواجہ شیخ یوسفؒ وت آہا بدر منیروں بھریا
فرزند اونہاندا حضرت شیخ طاہرؒ سی بھائی
خواجہ عبدالشکورؒ آہا وت شاکر وچ رضائی
عبدالشکور صاحب دا بیٹا بدر الدینؒ نیامی
وچ مراقب زہد عبادت کل جہان سلامی
حضرت خواجہ شیخ مودودؒ وت آہے نامی مرد گرامی

marfat.com

وت حضرت منصورؒ پیارا کل جہان سلامی
وت حضرت شاہ بھیکھؒ جہاندے درے سوالی
بیٹے اسم محمدؒ آہے صاحب شان کمالی
حضرت عبدالکریم ؒ آہے وت سخی حبیب الٰہی
حضرت عبدالروفؒ جہاندی پاک کمائی آہی
فرزند حضرت عبداللہ آہےؒ خالص مرد حقانی
بیٹے حضرت دین محمدؒ برے نور پیشانی
فرزند اونہاندے کامل بزرگ پاک قرآنوں
اسم غلام رسولؒ جہاں دا برکت باجھ بیانوں
ترے فرزند انہاندے آہے نور العین پیارے
حضرت علم الدینؒ سن قاری حافظ بہارے
اک فرزند چمک دا روشن پیا اونہاندی چھولی
اسم محمد رشیدؒ جہناندا حافظ مٹھی بولی
مونیاں دے وچ خاص ٹھکانا حافظ جی اکھواون
شب بیدار عبادت اند رساری رات لنگاون
نور البصر اونہاندے روشن ترے فرزند یگانے
وڈے حافظ فیض صاحبؒ جو عالم عاقل دانے

marfat.com

صاحب علم صفائی والے کامل بزرگ نامی
خاص چکوڑی حضرت والی رہندے پیر گرامی
چشتیاں دے وچ ناواں روشن کیتا حق تعالیٰ
قائم رکھے آپ الٰہی نور ظہور اوجالا
لرزہ پیا وجود میرے تے جد پہنچیا ایس ٹکانے
خبر نہیں کی حالت ہوئی جاگے زخم پرانے
ہتھوں قلم جھڑی ایہہ حال اللہ پاک جانے
فضل فقیر نہ دکھیے سوندے عاشق درد رنجانے
فیض صاحب تھیں چھوٹے بھائی اسم شفیق جہاندا
طبع سلیم تے برکت والے نور نہ چھپیا جاندا
نام محمد صدیق ؒ جہاندا تیجے چھوٹے بھائی
وانگ سکندر دھمک انہاندے جانے کل خدائی
حضرت علم الدین ہوراں تھیں چھوٹے بدر نورانی
حافظ نورالدین ؒ ہے اسم اونہاندا چمکے نور پیشانی
میاں صاحب ہے لقب جہاندا عاشق ذات الٰہی
خاص چکوڑی اندر حضرت کان علم دی آہی!
شرم حیا کرم دا بھریا پاک وجود سارا

marfat.com

چن بدر دا بدل وچوں پیا کڈے چمکارا
کئیں ہزاراں عالم ہوئے پڑھ کر اوس جنابوں
کابل تے کشمیروں سندھوں ہندوستان پنجابوں
اک فرزند پیارا حضرت مروارید یگانا
خالص موتی ڈھل ڈھل کردا روشن وچ جہانا
پیر امین الدینؒ جہاندا اسم مبارک نوری
حافظ عالم عامل چشتی کامل مرد حضوری
خلق حلیمی طبع کریمی جھلمل نور اجالا
ہندوستان لاہورے کہندے پیر چھہانویں والا
موتی دند ستارے چمکن متھا بدر منیروں
لٹ جہان لیا حضرت نے کابل تے کشمیروں
بھاگ سہاگ ہے نوں لگے تے گھٹاں کرم دیاں چھایاں
خاص چکوڑی اتے کرم اس داتے اللہ نے دی رحمت جھڑیاں لایاں
جمدیاں شوق رسول اللہ دا تن وچ خوب ٹکایا
کامل پیر سیالاں والے چشتی رنگ چڑھایا
گوہڑی لاٹ عشق دی کڈی صقل ہویا چڑسانے
عاشق ہر پروانے جھرمٹ پاون دیوانے

marfat.com

لہریں کانگ چہڑی عشقیدی موسم ابر بہارے
آن چکوڑی وحدت والے موج ندی دے مادے
ابر کرم دیاں بونداں چھڑیاں اجڑے ملک وِلے
اچن چیت فضل گھل جھولے باد خزاں دے
چھپ گیا اوہ بدر نورانی پھری جہان سیاہی
جیویں چمکارا لیل قدر دا پل وچ ہو گیا راہی
حافظ نور الدینؒ ہوراں تہیں تریجے چھوٹے بھائی
اسم محمد دینؒ جہاندا حافظ برکت یمن الٰہی
ہن شجرہ لکھ مکایا سارا موتیاں لڑی پروئی
برکت کلمے پاک نبی ﷺ دی مدت جنابوں ہوئی
جو کوئی مومن شجرہ پڑھے تے کل نوں ختم پہنچاناں
ایہہ عرض فضل دی ایس سببوں میںنوں نہیں بھلاناں

marfat.com

در مدح حضرت خواجہ حافظ محمد نُور الدین صاحب فاروقی نقشبندیؒ

دگر محقق حافظ جناب نور الدین
فقیہ وعالم از عالمانِ نعمانی
قوی قیاس وکثیر العمل قلیل کلام
بعین عین حیاوٗ بچہرہٗ نورانی
دگر تقی زماں والدش نلام رسول
خلیق وعالم وعابد کشادہ پیشانی

از حضرت مولانا علامہ صالح محمد صاحبؒ آف کنجاہ

marfat.com

استاد العلماء برہان الاصفیاء سند العاشقین دلیل العارفین حضرت مولانا علامہ حافظ محمد نورالدین صاحب فاروقی نقشبندیؒ

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ہندوستان میں اسلام کی اشاعت اور ترقی صوفیائے کرام ہی کی مرہون منت ہے کہ ان مردانِ خدا نے جس تندہی اور خلوص نیت سے دین حق کی خدمت کی اس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ آج برصغیر میں ہمیں جو اسلام کی روشنی نظر آ رہی ہے یہ انہی بوریہ نشین اور گدڑی پوش نفوس قدسیہ کی سعی و جہد کا نتیجہ ہے جنہوں نے علائق دنیا سے بے نیاز ہو کر خدمتِ دین اور احیائے سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی زندگی کا نصب العین بنایا۔

محقق دوراں راہبر کاملاں حضرت مولانا علامہ حافظ نور الدین صاحب فاروقی نقشبندیؒ کا شمار بھی انہی پاکیزہ ہستیوں میں ہوتا ہے۔ آپ اہل اللہ کے مقتدا۔ اہل علم وکمال کے راہنما راہ طریقت کے ہادی ولایت وہدایت کے مہر منور اور کرامت وریاضت کے اعتبار سے اپنے دور کے شیخ کامل تھے آپ کا سلسلہ نسب تقریباً بیالیس واسطوں سے ہو کر خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے جا کر ملتا ہے۔

ولادت باسعادت:

آپ ٹھیکریاں شریف میں پیدا ہوئے آپ کے والد ماجد حضرت مولانا

marfat.com

علامہ غلام رسول صاحب فاروقیؒ اپنے وقت کے کامل درویش صوفی باصفا اور جید عالم دین تھے۔ آپ کا خاندان علم وفضل کے لحاظ سے اس علاقہ میں امتیازی حیثیت کا حامل تھا۔ آپ کا سارا گھرانہ علماء وفضلاء پر مشتمل تھا۔ آپ کی والدہ ماجدہ اور گھر کی دوسری مستورات سب عابدہ زاہدہ اور زیور علم سے آراستہ تھیں۔ ہر وقت تسبیح وتہلیل اور ذکر خدا کا غلغہ اس بابرکت گھرانہ سے بلند ہوتا رہتا تھا۔ یہ گھرانہ اپنے اخلاق جود وسخا اور مہمان نوازی کی وجہ سے دور دور تک مشہور تھا۔ الحمدللہ یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔

تعلیم وتربیت:

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی اور 9 سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ پھر اعلیٰ دینی علوم کی تحصیل کیلئے لاہور تشریف لے گئے اور مولانا علامہ غلام محی الدین صاحب بگویؒ کے مدرسہ (یہ مدرسہ مسجد بازار حکیماں والی میں تھا) میں پہنچ کر مولانا موصوف کے سامنے زانوائے تلمذ تہہ کیا وہیں پر مولانا موصوف کے چھوٹے بھائی حضرت مولانا علامہ احمد دین بگویؒ بھی پڑھاتے تھے حافظ صاحبؒ نے کچھ کتابیں آپ سے بھی پڑھیں اسی طرح آپ نے کتابت، صرف ونحو، منطق، فلسفہ، معانی وتفسیر وحدیث اور فقہ پر مکمل عبور حاصل کیا مگر طبیعت پھر بھی سیر نہ ہوئی۔ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے دہلی شریف کا رخ کیا۔ جو اس زمانے میں علم وادب کا عظیم مرکز تھا۔ وہاں پر آپ نے حضرت مولانا علامہ مفتی صدر

marfat.com

الدین آزردہ صاحبؒ جیسے مستند عالم دین سے علوم مروجہ کی تکمیل کی حضرت مولانا علامہ فیض الحسن سہارنپوریؒ آپ کے ہم درس تھے وہیں سے آپ نے مفتی صاحب سے دستار فضیلت حاصل کی اور واپس پنجاب تشریف لے آئے۔

سلسلہ ارادت:

حافظ صاحبؒ علوم ظاہری سے تو مالا مال تھے مگر معرفت اور سلوک کی منازل طے کرنا باقی تھیں۔ آپ کا ذہن بے چین رہتا۔ آپ کی ذہنی بے چینی و بے قراری میں کوئی فرق نہ آیا اور روحانی غذا کی ضرورت محسوس ہوتی رہی۔ دل اور روح کی دھڑکنیں برملا پکارتیں ؎

پڑھ لئے میں نے علوم شرق و غرب
روح میں باقی ہے اب بھی درد و کرب

چنانچہ آپ نے اس زمانہ میں سلسلہ نقشبندیہ کے مشہور و معروف روحانی پیشوا شیخ کامل حضرت خواجہ پیر سید غلام محی الدین شاہ صاحب دائم الحضوری قصوری کی شہرت سنی جو اپنے وقت کے جید عالم زاہد اور صاحب طریقت تھے۔ بلکہ طریقت میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ کو ان کی ملاقات کا شوق ہوا۔ اپنے والد ماجد کے ہمراہ قصور پہنچے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت خواجہ پیر سید غلام محی الدین شاہ صاحبؒ کے دست اقدس پر بیعت کر لی۔ شرفِ بیعت حاصل کرنے کے بعد سلوک کی منازل وہیں طے کیں علوم باطنی میں کمال دسترس حاصل کر کے خلافت سے بہرہ

marfat.com

اندوز ہوئے۔

خواجہ قصوریؒ نے ایک ہی نظر میں آپ کو روحانیت کی بلندیوں پر پہنچا دیا انوار الٰہی اور تجلیات ربانی آپ پر جلوہ گر ہونے لگے اور آپ کا دل دنیا سے متنفر ہو گیا۔ عبادت وریاضت میں اسقدر مستغرق ہوئے کہ اپنا بھی ہوش نہ رہا۔

جلا سکتی ہے شمع کشتہ کو موج نفس انکی
الٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں

حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوریؒ نے آپ کو خرقہ خلافت عطا فرمایا اور ساتھ ہی یہ ہدایت کی کہ واپس جا کر دین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع روشن رکھنا پھر خواجہ قصوریؒ نے اجازت فرمائی کہتے ہیں کہ خانقاہ کے دوسرے درویشوں نے شور مچایا اور کہنے لگے کہ ہم عرصہ دراز سے آپ کی خدمت کر رہے ہیں ہمیں کچھ عطا نہیں ہوا اور حافظ نور الدین صاحبؒ اتنی جلدی سب کچھ (فیوض و برکات) لے گئے یہ سب باتیں سن کر حضرت خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوریؒ نے فرمایا نادانو! حافظ نور الدین صاحبؒ کے پاس دیا اور ماچس پہلے سے موجود تھی۔ میں نے صرف آگ لگا کر دیا روشن کیا ہے اور تمہارے پاس ابھی کچھ بھی نہیں خواجہ قصوریؒ کی یہ بات سن کر سب درویش خاموش ہو گئے اور قبلہ حافظ نور الدین صاحبؒ اپنے پیر ومرشد کے حکم سے واپس اپنے گاؤں ٹھیکریاں شریف میں تشریف لے آئے اور درس وتدریس کے کام میں اپنے والد ماجد کا ہاتھ بٹانے لگے اور اس کے ساتھ ساتھ عبادت وریاضت میں

marfat.com

اسقدر مشغول ہوئے اور تھوڑے ہی عرصہ میں فنافی الرسول ہوئے جب آپ کی شہرت عام ہوئی تو قریب ہی کے گاؤں موضع چکوڑی بھیلووال کے لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کی واعظ سے متاثر ہو کر بیعت کر لی۔

سلسلہ نقشبندیہ وقادریہ اور حضور غوث پاکؒ کی روح کو ایصال ثواب کے بارے میں

سلسلہ نقشبندیہ وقادریہ کا ذکر خیر کرتے ہوئے حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ نے آپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی عملیات کی ایک قلمی کتاب میں یوں لکھا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله و كفى وسلام علىٰ عباده الذين اصطفىٰ بحدمت بابركت جامع كمالات علميه و عمليه كشاف مغلقات شرعيه جناب حافظ نور الدين صاحب نور الله قلبه بنور اليقين و شرح الله صدرة بمتابعة سيد المرسلين اما بعد.. السلام عليكم و رحمة الله واضح بآن صحيفه شريفه درباب استفسار بعضے اسناد رسيدها خوش وقت گردايند

marfat.com

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردے

مشفقا بعد ہر نماز اللہ نور السمٰوات الایۃ یک بار بخوانند و روز یاد ہم ہر ماہ بعد شام خواندہ بروح حضرت محبوب سبحانی قدسنا اللہ باسرارہ گزرانند کہ الٰہی ثواب ایں کلام بروح مبارک غوث الاعظم رضی اللہ عنہ برساں و بحرمت ایشاں از چیزے کہ در خاندان شریف شاں افضل است بہرہ وافر نصیب ایں عاجز کرداں ایں سند فقیر راز پدر خود از جدامجدم کہ ہر دو طریق نقشبندیہ قادریہ داشند بسند صحیح

چکوڑی شریف میں آمد:

عقیدت مندوں کے پر زور اصرار پر آپ چکوڑی بھیلووال تشریف لے آئے اور اسی گاؤں کو اپنا مستقل ٹھکانا بنالیا اور دین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ و ترویج میں ہمہ تن مشغول ہو گئے۔ آپ نے چکوڑی بھیلووال میں ایک چھوٹے سے دینی مدرسہ کی بنیاد رکھی جو بہت جلد ایک عظیم درسگاہ کی شکل اختیار کر گیا۔ یہی چکوڑی بھیلووال، چکوڑی میاں صاحب اور پھر چکوڑی شریف بن کر علم و فضل اور حکمت و عرفان کا مرکز بن گیا۔ جہاں سے لوگ دور دور سے آ کر فیض یاب ہوتے اور تشنگانِ علم حقہ اپنی پیاس بجھاتے بقول شاعر ؎

گجرات پنجاب ضلع دے اندر پنڈ آہا اک یارا
نام چکوڑی اوسدا آہا سن توں برخوردارا
اوسدے اوپر حکم ربیدا وریاں رحمت باراں

marfat.com

بھیجیا ہے اک تحفہ رب نے کارن اوگنہاراں
نام اونہاں دا نور دین سی صاحب حسن پیارا
رب رحیم کریم اونہاں تے کرم کمایا بھارا
پہلے نام چکوڑی اوسدا لوک بلاندے سارے
جس دن قدم مبارک پایا کھلے نو رنظارے
برکت رحمت قدم انہاندا نام شریف رکھایا
اوس چکوڑی اوپر رب نے کیڈا کرم کمایا

معمولات تدریس:

نماز تہجد سے فارغ ہو کر فجر کی نماز تک آپ حفاظ کرام کی منزلیں سنا کرتے اور فجر کی نماز کے بعد کتب درس نظامی کی تدریس میں مشغول ہو جاتے عادت شریفہ یہ تھی کہ جب تک سب طالب علموں کو سبق نہ دے لیتے کسی اور کام کی طرف توجہ نہ فرماتے تھے۔ تشنگانِ علم حلقہ درس میں دور دور سے چلے آتے علم سے مالا مال ہو کر جاتے علوم دینیہ کی تدریس میں آپ یکتائے روزگار تھے بے شمار غیر مسلموں نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی اور دولت ایمان سے مشرف ہو کر بارگاہ ایزدی میں سرنگوں ہوئے آپ نے سلسلہ نقشبندیہ کو بہت فروغ دیا۔

لباس: آپ ہمیشہ سادہ اور صاف ستھرا لباس زیب تن رکھتے دستار مبارک کے اوپر

marfat.com

چادر اوڑھے رکھتے اور وضو کرنے کے سوا آپ کی پیشانی کبھی ننگی نہ ہوتی تھی۔ مستری اللہ دتہ قومی شاعر گجرات آف نوشہرہ خواجگاں نے اپنی کتاب ''گلشن چکوری شریف'' کے صفحہ نمبر 3 پر آپ کے حلیہ مبارک کا یوں ذکر کیا ہے۔

منہ دے اتے کپڑا رکھن عادت انہاں ضروری
دنیا کولوں پردے اندر رکھدے او مکھ نوری
کامل مرد شریعت اندر آہا ولی ربانا
ساریاں صفتاں دیوچ پورا سن تو یار سیانا
اہل شریعت صاف طبیعت سوہنا نور ستارا
نوری عکس چہرے توں پیندا جیوں بجلی چمکارا

عادات واخلاق:

آپ درویش مزاج بزرگ اور مستجاب الاعوات تھے۔ آپ علیٰ اخلاق کے مالک باحیا، بامروت صاف باطن، صاف گو اور عالم باعمل تھے۔ قناعت وتوکل میں لاثانی تھے کبھی بھی کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلاتے بلکہ ہر سائل کی امداد فرماتے۔ آپ کے عادات واخلاق کا ذکر کرتے ہوئے ''الامین'' کے مؤلف صاحب نے اپنی کتاب کے صفحہ نمبر 17 پر یوں تحریر کیا ہے۔ آپ زاہد وعابد صاحبِ جلال وہیبت اور کم گو سادہ مزاج بزرگ تھے۔ حکام وقت آپ سے لرزہ بداندم تھے۔ گورنمنٹ کی طرف سے آپ شرعی جج ہونے کی حیثیت سے نہایت عدل وانصاف سے مقدمات

marfat.com

کے فیصلے فرماتے تھے۔

قناعت اور توکل:

آپ کا یہ واقعہ جو کہ بڑا ہی مشہور ہے اور اس کو پیر ظفر علی صاحب عباسیؒ نے اپنی کتاب ''الامین'' کے صفحہ نمبر ۱۸ پر یوں تحریر کیا ہے۔

کہ حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ کو ایک مرتبہ شمس الہند مولانا علامہ غلام رسول صاحب مرحوم قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ کے ہمراہ کسی دریائی سفر میں کشتی پر سوار ہونے کا اتفاق ہوا۔ مولانا صاحب نے آپ کو ایک نقش لکھ کر دیا اور کہا کہ جس قدر یہ تعویذات لکھے جائیں اسی قدر مبلغات ضرور مل جاتے ہیں اگرچہ دن میں سینکڑوں لکھے جائیں۔ یہ تعویذ آپ کی حالت دیکھ کر پیش کرتا ہوں اور اجازت دیتا ہوں۔ لیکن راقم الحروف نے اپنے خاندان کے بزرگوں سے یہ واقعہ اسی طرح سنا ہے۔ کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا علامہ غلام رسول صاحب قلعہ میہاں سنگھ والے جو کہ حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ کے بڑے اچھے دوست تھے آپ کو ملنے کے لیے چکوڑی شریف آئے رات یہیں پر بسر کی اور دیکھا کہ آپ کے پاس طالب علم اور زائرین بکثرت ہوتے ہیں۔ آمدنی تھوڑی ہے اور لنگر کا خرچ کافی ہوتا ہے۔ انہوں نے قبلہ حافظ صاحبؒ کو مخاطب کر کے فرمایا جناب میں دیکھتا ہوں آپ کے پاس طالب علموں اور عقیدتمند مریدین زیادہ ہیں آمدنی کم ہے اور لنگر کا خرچ بہت زیادہ ہے۔ لہذا میں آپ کو ایک تعویذ لکھ کر دیتا ہوں جس قدر یہ تعویذات لکھے

marfat.com

جائیں گے اسی قدر روپے مل جایا کریں گے۔ اگر چہ دن میں سینکڑوں لکھے جائیں۔ آپ نے وہ تعویذ لے کر اپنی چارپائی کے نیچے رکھ دیا۔ کچھ عرصہ بعد دوبارہ مولانا علامہ غلام رسول صاحب آئے تو دیکھا کہ لنگر کی وہی حالت ہے جو کچھ عرصہ پہلے تھی آپ نے بڑے تعجب کا اظہار کیا اور تعویذ کے متعلق پوچھا۔ ان کی بات سن کر حضرت خواجہ حافظ محمد نورالدین صاحبؒ نے سرہانے کے نیچے سے تعویذ نکال کر واپس کر دیا اور فرمایا کہ یہ قناعت اور توکل کے منافی ہے۔ فقیر اسی حالت میں خوش ہے۔ یہ آپ کے متوکل علی اللہ ہونے کی روشن دلیل ہے۔ سچ ہے اہل اللہ کی نظر میں دنیا مردود ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ۔

مال دنیا خاکساراں راد ہند

عاقبت پرہیز گاراں راد ہند

آپ کے سر مبارک پر نور کا موجود رہنا:

یہ واقعہ راقم الحروف (مؤلف) کو چکوڑی شریف کے رہنے والے کئی بزرگ آدمیوں نے سنایا:

کہ ایک مرتبہ موضع حاصلانوالہ کا ایک شخص حضرت خواجہ حافظ محمد نورالدین صاحبؒ سے شریعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کچھ مسائل پوچھنے کے لئے چکوڑی شریف میں آپ کے ڈیرہ پر آیا۔ یہاں سے پتہ چلا آپ تو ابھی گھر پر تشریف فرما ہیں تو اس شخص نے آپ کے گھر جا کر دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے ایک

marfat.com

خادمہ دروازہ پر آئی۔ اس نے حضرت حافظ صاحبؒ کے متعلق پوچھا خادمہ نے جواب دیا کہ آپ ابھی کہیں تشریف لے گئے ہیں تم یہاں ٹھہرو میں مائی صاحبہ سے پوچھ کرتم کو بتاتی ہوں وہ خادمہ حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ ایک شخص دروازہ پر کھڑا قبلہ حافظ صاحب کے متعلق پوچھ رہا ہے کہ آپ کہاں تشریف لے گئے ہیں۔ مائی صاحبہ نے فرمایا گاؤں کا فلاں آدمی فوت ہوگیا ہے۔ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے گاؤں کے مغرب میں واقع قبرستان میں تشریف لے گئے ہیں۔ خادمہ نے دروازہ پر جا کر اس کو مائی صاحبہ کی بات بتائی اس نے خادمہ کی بات سن کر کہا کہ مائی صاحبہ کی خدمت میں جا کر عرض کرو کہ میں نے آپ سے پہلی مرتبہ ملاقات کرنی ہے اور ان کی کوئی نشانی بتائیں۔ خادمہ دوبارہ مائی صاحبہ کی خدمت میں گئی اور اس شخص کا سوال دہرایا۔ مائی صاحبہ نے فرمایا اس کو جا کر کہو کہ آپ نے سفید رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور سر مبارک پر سفید رنگ کی دستار ہے اور اس کے اوپر آپ نے چادر اوڑھ رکھی ہوگی۔ خادمہ نے دروازہ پر جا کر اس کو آپ کی نشانی بتائی۔ اس شخص نے خادمہ کو جواب دیا کہ اس نشانی کے تو کئی آدمی ہو سکتے ہیں لہذا مجھے انکا پورا حلیہ اور کوئی خاص نشانی بتائی جائے۔ خادمہ تیسری مرتبہ مائی صاحبہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس کا سوال دہرایا یہ سن کر مائی صاحبہ نے حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ کا پورا حلیہ بتا کر فرمایا اس شخص کو جا کر کہو کہ انکی خاص نشانی یہ ہوگی کہ تم کو آپ کے سر مبارک پر چمکتا ہوا نور

marfat.com

نظر آئے گا۔ بس وہی حضرت خواجہ محمد نور الدین صاحب ہوں گے۔

خدا کی شان دیکھیے کہ ایک ولی کامل کی بیوی اور ایک ولی اکمل کی والدہ (حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ) کی زبان سے نکلنے والے الفاظ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت بخشا اور اس شخص کی باطنی آنکھیں کھول دیں۔ جب وہ شخص قبرستان میں پہنچا تو اس وقت لوگ متوفی کی نماز جنازہ پڑھنے کے لیے صفیں قائم کر رہے تھے اور ان میں سے اکثر بزرگ حضرات تھے جن کے سروں پر پگڑیاں تھیں اور چہرے بھی سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق اور نماز جنازہ پڑھنے والے تمام لوگوں کے سروں کے اوپر نور چمک رہا تھا۔ وہ شخص نماز جنازہ میں شامل ہوا اور نماز جنازہ پڑھنے کے بعد قبرستان سے باہر ایک جگہ پر بیٹھ گیا کہ جب آپ قبرستان سے باہر نکلیں گے تو مائی صاحبہ کے بتائے ہوئے حلیہ کے مطابق آپ کو پہچان لوں گا۔ اس شخص نے ایک عجیب نظارہ دیکھا کہ تمام لوگ آہستہ آہستہ قبرستان سے نکل کر گاؤں کی طرف کوئی شمال میں کوئی مشرق میں تو کوئی مغرب میں واقع اپنے اپنے ڈیروں کی طرف جا رہے ہیں۔ جونہی قبرستان سے باہر قدم رکھتے جاتے ہیں سب کا نور ختم ہوتا جاتا ہے۔ سب سے آخر میں حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ اپنے عقیدت مندوں کے ہمراہ قبرستان سے باہر نکلے تو سب کا نور ختم ہو گیا لیکن آپ کے سر مبارک کے اوپر نور بدستور چمک رہا تھا وہ شخص اپنی جگہ سے اٹھا اور آپ کے پاس جا کر اسلام علیکم کے بعد عرض کی جناب میں موضع حاصلانوالہ سے

marfat.com

آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوا ہوں مجھے آپ سے کچھ مسائل کے بارے میں پوچھنا ہے۔ آپ مجھے تھوڑا سا وقت دے دیں اس کی بات سن کر حضرت قبلہ حافظ نور الدین صاحبؒ نے فرمایا یہیں بیٹھ جاتے ہیں اس آدمی نے بڑی عقیدت کے ساتھ اپنے سر سے چادر اتار کر زمین پر بچھا دی اور عرض کیا حضرت اس پر آپ تشریف رکھیں۔ آپ نے وہ چادر اٹھا کر اس کے سر پر رکھی اور زبان مبارک سے ارشاد فرمایا بھائی یہ سر کا تاج ہوتا ہے اس کی عزت کرنی چاہیے۔ اور زمین کے اوپر ہی بیٹھ جاتے ہیں۔ آخر ہم نے بھی ایک دن اسی میں جانا ہے۔ آپ زمین کے اوپر ہی بیٹھ گئے اور اس شخص کے تمام مسائل کا تسلی بخش جواب دیا۔ وہ شخص کہنے لگا جناب ہر مسئلہ کا آپ نے تسلی بخش جواب دیا ہے۔ لیکن ایک بات پوچھنی باقی رہ گئی ہے۔ پھر اس نے گھر جانے اور قبرستان آنے کا واقع بیان کیا اور ساتھ ہی یہ سوال بھی کیا۔ قبلہ کیا وجہ ہے کہ سب لوگوں کے سروں کے اوپر نور چمک رہا تھا۔ نماز جنازہ پڑھنے کے بعد لوگ جیسے جیسے قبرستان سے نکلتے گئے ان کا نور ختم ہوتا گیا لیکن آپ کے سر مبارک کے اوپر ابھی تک نور چمک رہا ہے۔ آپ نے فرمایا میت کو دیکھ کر سب لوگوں کے دلوں میں خدا کا خوف آ گیا تھا اور وہ ڈر گئے تھے کہ ہم نے بھی اسی طرح ایک دن اس فانی دنیا کو چھوڑ کر چلے جانا ہے۔ اسلیئے اللہ رب العزت نے ان سب کو اور میت کو بھی بخش دیا تھا اور فرشتوں کو حکم دیا ان سب کے سروں کے اوپر رحمت کی چادر تان لو۔ یہ وہ نور تھا۔ نماز جنازہ پڑھنے کے بعد قبرستان سے نکلنے والے لوگوں کو اپنا اپنا کام

marfat.com

یاد آ گیا تھا۔ کسی کو بھینس کا خیال اور کسی کو بیل کا خیال اور کسی کو ان کے چارے کا خیال الغرض سب لوگوں کو اپنے اپنے کام یاد آ گئے تھے۔ پھر اس شخص نے عرض کی قبلہ آپ کا نور کیوں ختم نہ ہوا یہ تو اب بھی آپ کے سر مبارک پر چمک رہا ہے۔ آپ نے فرمایا فقیر کی بات کو راز ہی میں رہنے دو۔ پھر اس شخص سے فرمایا ہمارے ساتھ واپس ڈیرہ پر چلو اور لنگر کھا کر جانا۔ اس شخص نے اجازت طلب کی اور وہیں سے مٹی اٹھا کر ایک کپڑے میں باندھ لی اور عرض کی قبلہ میرے لئے تو چکوڑی شریف کی مٹی بھی لنگر ہے اور پھر وہیں سے اجازت لے کر اپنے گاؤں حاصلانوالہ واپس چلا گیا۔

انگریز کی ملازمت سے انکار:

1865ء میں جب لاہور میں گورنمنٹ کالج قائم ہوا اور اس میں حضرت حافظ صاحبؒ کو صدر شعبہ علوم شرقیہ کا عہدہ قبول کرنے کی دعوت دی گئی۔ مگر آپ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں یہاں اس چھوٹے سے گاؤں میں رہ کر آزادانہ طور پر جس طرح دین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کر رہا ہوں۔ انگریز کی ملازمت میں رہ کر نہیں کر سکتا۔

یہی دعوت مولانا علامہ سید احمد صاحب قریشی قلعہ داریؒ کو بھی دی گئی۔ مگر آپ نے بھی انکار فرما دیا۔ بعد میں یہی عہدہ حضرت مولانا علامہ فیض الحسن صاحب سہارن پوریؒ کے سپرد کیا گیا۔

marfat.com

انگریز کی ناپاک سازش کا جواب:

دین اسلام سے متعصب مسیحی زہنوں نے جب کلام اللہ کے نسخہ جات معدوم کرنے کا ناپاک منصوبہ بنایا اور ہر سمت سے قرآن پاک خریدے جانے لگے تو ایک انگریز نمائندہ قبلہ حافظ نورالدین صاحبؒ کے پاس بھی پہنچا اور قرآن پاک کے تمام نسخے خریدنے کا ارادہ ظاہر کیا تو حافظ صاحب نے (جو اس ناپاک سازش سے اچھی طرح واقف تھے) پوچھا کہ وہ یہ نسخے کیوں خریدنا چاہتا ہے۔ وہ کہنے لگا کہ یہ قرآن کے نسخے انگلستان میں بچوں کو پڑھائے جائیں گے یہ سن کر حافظ صاحبؒ نے فرمایا اس کام کے لیے قرآن پاک خریدنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ میرے شاگرد تمہارے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں ان میں جتنے چاہیں ساتھ لے جاؤ اور یہ آپ کے بچوں کو قرآن پاک زبانی یاد کرا دیں گے۔ بفضل تعالیٰ اللہ سارا قرآن ان کے سینوں میں محفوظ ہے پھر مزید فرمایا اگر آپ کسی بری نیت سے سب نسخے خرید بھی لیں گے تو کیا ہوگا۔ کروڑوں لاکھوں دلوں میں قرآن پاک محفوظ ہے وہاں سے کیسے نکالیں گے۔

وہ انگریز نمائندہ شرمندہ ہو کر چلا گیا اور ہائی کمان کو رپورٹ بھیج دی کہ قرآن پاک خریدنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا یہ تو لاکھوں دلوں کا مسکن ہے۔ سچ کہا ہے کسی نے

تو واحد ہے لیکن لاکھوں دلوں میں ہے مسکن تیرا
تیری وحدت کا کیا کہنا تیری کثرت کا کیا کہنا

marfat.com

سرکار کا شرعی جج مقرر کرنا:

اس زمانہ میں سرکاری عمل داری نئی نئی تھی۔ حافظ صاحبؒ کی دین داری کا بہت چرچا تھا۔ اس واسطے لوگ عدالتوں کے بجائے اپنے مقدمات میں شرعی فیصلہ کے طلبگار ہوتے تھے۔ لہٰذا سرکار نے حضرت حافظ نور الدین صاحبؒ کے علم و فضل اور دین داری کے پیش نظر مقدمات میں شرعی فیصلوں کے لیے آپ کو منتخب فرمایا اور شرعی فیصلہ کے واسطے آپ کو گجرات کی عدالتوں میں آنا پڑتا اور کرسی صدارت پر بیٹھ کر آپ شرعی فیصلہ فرماتے۔ مگر ان طالب علموں کا جو دور دور سے چکوڑی شریف تحصیل علم کے لیے آتے کافی حرج ہوتا تھا۔ اس کا آپ نے یہ حل تلاش کیا کہ طالب علموں کو بھی سفر میں ساتھ رکھتے اور راستہ میں بھی انہیں پڑھاتے اور سمجھاتے جاتے۔ پانخ صاحب ڈپٹی کمشنر گجرات جو علماء اور فضلاء کا قدردان تھا اتفاق سے ایک دن کمرہ عدالت سے باہر آیا تو ایک جم غفیر کو دیکھا کہ درس و تدریس میں محو ہیں اور حضرت قبلہ حافظ صاحبؒ ان سے سبق سن رہے ہیں پوچھنے پر معلوم ہو کہ یہ چکوڑی شریف کے طالب علم ہیں اور قبلہ حافظ صاحب انہیں ساتھ لے آتے ہیں تا کہ ان کا حرج نہ ہو اور راستے میں بھی سبق پڑھاتے چلے آتے ہیں اس بات کا صاحب موصوف کے دل پر گہرا اثر ہوا اور اس وقت تو کچھ نہ کہا لیکن چند دنوں کے بعد بہ ہمراہی میاں خاں ذیلدار موضع ٹپیالہ بلا اطلاع زیارت کے لئے چکوڑی شریف حاضر ہوا۔ دیکھا کہ درس میں طلبہ بکثرت ہیں اور حافظ صاحب کو ان کے درس سے

marfat.com

فرصت نہیں ملتی لہذا بہت کم توقف کیا اور قبلہ حافظ صاحب سے تھوڑی سی گفتگو کے بعد اجازت لیکر واپس گجرات چلا آیا۔ بعد ازاں پانچ صاحب نے حضرت قبلہ حافظ صاحبؒ کے نام ایک دستاویز اپنے کلرک خاص کے ہاتھ اور مہر ثبت دستخط خود خدمت میں بھیجی اور دستاویز کا مضمون یہ تھا کہ جو آدمی عدالتوں میں اپنا شرعی فیصلہ کرانا چاہتا ہو وہ عدالت سے مثل ہمراہ چپڑاسی مدعی مدعا علیہ چکوڑی شریف بعدالت عالیہ جناب حافظ محمد نورالدین صاحبؒ پیش ہو کر شرعی فیصلہ کرائے حاضری عدالتہائے ضلع ہذا سے مستثنٰی اور حافظ صاحب کو شرعی قاضی تسلیم کیا گیا ہے۔

پھر حافظ صاحب کو گجرات جانے کی زحمت گوارا نہ کرنی پڑتی بلکہ فیصلہ طلب امور کو چکوڑی شریف ہی میں آپ کے سامنے رکھا جاتا اور فریقین وہیں حاضر ہوتے اور حافظ صاحبؒ شریعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق فیصلے فرماتے۔ آپ کی عدالت میں بڑے بڑے چالاک لوگ شہادت کے لئے حاضر ہوتے مگر کسی کو دروغ گوئی کی ہمت نہ پڑتی۔ آپ کی منصف مزاجی کا یہ عالم تھا کہ اکثر فریقین میں مصالحت ہو جاتی اور دشمنی کے بجائے دوستی جگہ لے لیتی یہ آپ کے اخلاق حمیدہ اور ہدایت کا اعجاز ہوتا ہے اگر مصالحت نہ ہو سکتی تو آپ سچی شہادت کی بنا پر صحیح فیصلہ فرماتے جو عین شریعت کے مطابق ہوتا۔ یہ عجیب بات ہوتی کہ مدعی اور مدعا علیہ دونوں فریق فیصلے پر راضی ہو جاتے اور کوئی صاحب اپیل نہ کرتا حکام آپ کی فہم و فراست پر بڑے خوش تھے۔ اگر کوئی جھوٹی گواہی دیتا تو فوراً آپ کے دل پر کھٹکتی

marfat.com

حضرت قبلہ حاجی محمد شفیق صاحب آف مونیاں شریف نے اپنی قلمی کتاب فیض الامین من ضیائے شمس العارفین کے صفحہ نمبر ۱۹ پر یوں تحریر کیا ہے۔ کہ ایک مقدمہ کسی عورت کے متعلق پیش ہوا۔ ایک گواہ یاسین نامی جب گواہی دے چکا تو آپ نے فرمایا یاسین میرا دل کہتا ہے کہ تم نے جھوٹی شہادت دی ہے۔ واہ سبحان اللہ ''اتقو من فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ'' (مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے) حب حافظ صاحب نے فرمایا کہ میرا دل کہتا ہے کہ تو نے جھوٹی گواہی دی ہے ساتھ ہی یاسین مذکور کی طرف تیز نگاہ سے دیکھا تو اس پر لرزہ طاری ہو گیا۔ کچھ وقفہ کے بعد عرض کی جناب نے درست فرمایا ہے کہ میں نے جھوٹی گواہی دی ہے۔ آئندہ میں توبہ کرتا ہوں کہ کبھی جھوٹی شہادت نہ دونگا لہذا مجھے معاف فرمایا جائے۔ پھر مدعی کے دوسرے گواہوں کو بھی شہادت کے لئے طلب کیا سب نے بیک زبان عرض کی قبلہ ہمیں بھی وہ شہادت دینے کے لیے کہا گیا تھا مگر اب ہم توبہ کرتے ہیں اور جھوٹی گواہی دینے کے لیے تیار نہیں جب مدعی نے دیکھا تو وہ قدموں پر گر پڑا اور اپنے قصور کا اعتراف کر لیا ہے۔ آخر فریقین میں صلح ہو گی کیونکہ مدعی نے اپنے قصور کا اعتراف کر کے معافی مانگ لی چنانچہ آپ نے صلحنامہ لکھا اور مثل واپس دفتر بھیج دی۔ مقدمات میں بڑے چالاکِ زمانہ حاضر ہوتے مگر عدالت عالیہ میں حاضر ہوتے ہی ساری شیخی کرا کری ہو جاتی۔ کیونکہ آپ کی جلالی طبیعت یہ تھی جونہی آپ مدعی۔ مدعا علیہ پر نظر ڈالتے آپ کی جلالی نظر کی تاب نہ لاتے ہوئے سب کچھ سچ سچ

marfat.com

بتا دیتے۔ آپ بڑے رحمدل اور مہربان تھے۔ آپ کے حلقہ درس میں اکثر علماء کا جمگھٹا رہتا کوئی قرآن کریم کی منزل سنا رہا ہے اور کوئی حدیث کا سبق لے رہا ہے اور کوئی کسی مسئلہ پر بحث کر رہا ہے۔ آپ سب کی گرہ کشائی فرماتے آپ دل کے مستغنی تھے آپ نے شرعی جج والا کام بغیر کسی لالچ اور تنخواہ کے سرانجام دیا۔

تصنیف وتالیف:

آپ نے وعظ ونصیحت اور درس وتدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ آپ نے مشہور کتاب الاکافیہ ابن حاجب کی شرح بزبان فارسی لکھی ایک پنجابی رسالہ بسم اللہ شریف لکھا اور بسم اللہ پر ایک سو پچاس صرفی ونحوی اعتراضات اور ان کے جوابات سے اس کو سنوارا۔ اس کی نقل آج بھی کتب خانہ مولوی عبدالکریم صاحبؒ میں جناب پروفیسر احمد حسین صاحب قلعداری کے پاس محفوظ ہے۔

مولوی غلام علی صاحب قصوری سے بحث پر چھ سوالوات پر مشتمل ایک رسالہ لکھا جس کا نام رسالہ در جواب ستہ ضروریہ ہے ایک اور رسالہ ستہ حضوریہ اور تحفہ آمینیہ بھی لکھا اور کئی تصانیف کا بھی پتہ چلا ہے مگر کتب خانہ میں اس وقت کوئی بھی محفوظ نہیں۔ آپ نے بے شمار نایاب ونادر کتابوں کی نقلیں لکھ کر محفوظ کر لیں جو آج بھی کتب خانہ کی زینت ہیں۔

حضرت مولانا حاجی محمد شفیق صاحبؒ آف مونیاں شریف نے اپنی قلمی

marfat.com

کتاب ''فیض الامین من ضیائے شمس العارفین'' کے صفحہ نمبر 20 پر یہ واقعہ یوں تحریر کیا ہے۔ 1936 میں حج بیت اللہ سے واپسی کے وقت جہاز میں ایک بڑے وجیہہ بزرگ سے میری ملاقات ہوئی جو کہ سندھ کے رہنے والے تھے اور وہاں کے ایک گاؤں اللہ داد جنڈ کے باشندے تھے ان کا اسم گرامی حضرت مولانا علامہ عبدالقیوم تھا۔ وہ مدرسۃ الھداء کے مدرس تھے دوران گفتگو میں فرمایا کہ میرے والد ماجد کو چکوڑی شریف والے حضرت مولانا علامہ حافظ محمد نور الدین صاحب سے شاگردی کا فخر حاصل تھا اور وہ ہمیشہ آپ کی تعریف میں رطب اللسان رہتے اور وہاں کے درس و تدریس کا ذکر خیر اور چرچا لوگوں سے کیا کرتے اور آپ کے منصفانہ عادلانہ فیصلہ جات کے مداح تھے مزید برآں فرمایا کہ چند قلمی کتب مصنفہ حافظ صاحب موصوفؒ ہمارے گھر میں موجود ہیں جو طلباء کیا اساتذہ کرام کے لئے بھی بے حد مفید ہیں ان میں صرف بہائی پنجابی میں اور مشہور کتاب الکافیہ ابن حاجب کی شرح بطور سوال و جواب شرح مائۃ عامل فارسی میں اس کے علاوہ حضرت مولاناؒ عبدالقیوم صاحبؒ نے مجھے شرح مائۃ عامل کا ایک شعر بھی سنایا جو مجھے ابھی تک یاد ہے اور وہ یہاں درج کیا جاتا ہے۔

علم دیں است فقہ و تفسیر و حدیث
ہر کہ خو اند غیر زیں گردد خبیث

marfat.com

مستقبل کا حال جاننا:

ایک دفعہ آپ علیل ہو گئے مریدین نے عرض کیا کہ حضور اب وقت آ گیا ہے کہ آپ اپنے صاحبزادے کو جانشین مقرر فرما کر سب کچھ اس کے حوالے کر دیں۔ آپ نے فرمایا تم فکر نہ کرو میرا ابھی وقت آخر نہیں آیا۔ میں انشاء اللہ اس کی امانت اس کے حوالے کر کے ہی اس دنیا سے جاؤں گا۔ فی الحال اسے کسی اور جگہ سے فیض حاصل ہو گا میرے پاس جو کچھ ہے وہ بعد میں اسے ودیعت کیا جائے گا پھر واقعی آپ دوسرے تیسرے دن تک تندرست ہو گئے۔

کرامات:

اگرچہ آپ کے بے شمار کرامات ہیں مگر یہاں پر صرف دو کا ذکر کیا جاتا ہے،

دل کی بات جان لینا:

چوہدری احمد بخش ولد کریم بخش جو کہ آپ کے شاگردوں اور ارادت مندوں میں سے تھا اس نے اپنی زبانِ صدق سے بیان کیا۔

کہ میں اس وقت 16 سال کا تھا اور آپ کے سامنے کھڑے ہو کر قرآن مجید کی منزل سنا رہا تھا کہ ایک شخص آیا اور آپ کے نزدیک بیٹھ گیا۔ آپ کا معمول تھا کہ جب تک آپ تمام حفاظ سے منزل نہ سن لیتے کسی دوسرے سے کلام نہ کرتے چنانچہ آپ درس و تدریس کے کام سے فارغ ہونے کے بعد اس شخص کی طرف متوجہ

marfat.com

ہوئے اس شخص نے اپنی جیب سے کچھ روپے نکال کر قبلہ حافظ صاحبؒ کے آگے رکھ دیئے آپ نے فرمایا تو کون ہے اور یہ رقم کیسی ہے اس شخص نے آب دیدہ ہو کر عرض کی میں تحصیل کھاریاں میں تحصیلدار ہوں آپ نے کمال استغناء سے فرمایا کہ میں کسی تحصیلدار کو نہیں جانتا۔ پہلے اپنی رقم اٹھاؤ اور جیب میں ڈالو پھر بات کرو۔ چنانچہ تحصیلدار نے رقم اٹھا کر جیب میں ڈالی اور عرض کی قبلہ میں ایک موذی مرض میں مبتلا ہوں۔ اکثر خارش ہوتی ہے بدن جلتا ہے گویا بدن میں اک آگ سی لگی رہتی ہے۔ ڈاکٹروں حکیموں سے بہت علاج کرایا مگر شفاء نہیں ہوئی۔ اکثر حکیم اسے جذام کہتے ہیں میں بڑا دکھی اور گنہگار ہوں۔ آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم کرے اور اس موذی مرض سے نجات دے۔ آپ نے اس کے حق میں دعا فرمائی اور دم کیا نماز ظہر کے بعد پھر حاضر ہونے کو کہا نماز ظہر کے بعد وہ شخص پھر حاضر ہوا تو آپ نے دم کیا اور ایک تعویذ بھی لکھ کر دیا اور کچھ پانی پر دم کیا اور دم شدہ پانی کو بوتل میں ڈال کر کہا کہ ہر روز صبح سویرے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اس میں ایک گھونٹ پی لیا کریں۔

چوہدری احمد بخش نے بیان کیا کہ میں اس وقت بھی آپ کے پاس موجود تھا جب اس شخص نے عرض کی کہ جناب جب آپ نے دم فرمایا اسی وقت سے جلن ختم ہو گئی ہے اور آرام آ گیا ہے۔ آپ نے فرمایا فقیر کا کام دعا کرنا ہے آرام اللہ دیتا ہے۔ تحصیلدار نے عرض کی کہ حضور میں کیا ہدیہ پیش کروں آپ نے فرمایا تو اس کا

marfat.com

ہدیہ نہیں دے سکے گا اس نے عرض کی آپ فرمائیں بندہ انشاء اللہ ضرور ادا کرے گا۔ آپ نے فرمایا غریب اور سادہ لوح مسلمانوں پر ہندو لوگ ناحق دعوے کرتے ہیں وہ بڑے فریبی اور چرب زبان ہوتے ہیں آپ جیسے لوگ ان کے دھوکے میں آ کر ان کی ڈگریاں کرا دیتے ہیں۔ مسلمان بیچارے اصل رقم اور سود در سود کی رقم طوعاً و کرہاً ادا کرتے ہیں اور جو ادا نہیں کر سکتے تو ان کا مال قرق کر لیا جاتا ہے۔ اس طرح غریب مسلمان اٹھ نہیں سکتے بلکہ ذلیل و خوار ہوتے ہیں آپ نے اگر اس کا ہدیہ ادا کرنا ہے تو غریب اور سادہ مسلمان پر تعدی نہ کریں نہ انہیں تنگ کریں۔ تحصیلدار نے وعدہ کیا کہ اب انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔

آپ کا روحانی کرشمہ:

ایک دفعہ سفر میں قیام کے دوران طالب علموں کو درس دینے لگے تو کتابوں کو دیکھ کر فرمایا یہ پھٹنے کے قریب ہیں ان پر چولیاں اور غلاف چڑھالو تا کہ کتابیں محفوظ ہو جائیں۔ طالب علموں نے عرض کی حضور اس وقت تو سفر میں ہیں گھر پہنچ کر کوئی بندوبست کر لیں گے آپ نے فرمایا اس وقت تک تو کتابوں کی حالت اور بھی خستہ ہو جائے گی۔ تم ایسا کرو کہ اس گاؤں کے قبرستان میں فلاں قبر پر غلاف (اچھاڑ) چڑھا ہوا ہے وہ اتار کر اپنے کام میں لاؤ۔ چنانچہ دو طالب علم گئے جب انہوں نے غلاف اتارنا چاہا تو قبر سے آواز آئی خبردار پیچھے ہٹ جاؤ ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ طالب علم ڈر گئے اور واپس آ کر سارا واقعہ آپ کے گوش گزار کیا۔ آپ فرمانے لگے اچھا میں

marfat.com

تمہارے ساتھ چلتا ہوں پھر آپ بذات خود تشریف لے گئے۔ طالب علم اور گاؤں کے کئی آدمی بھی آپ کے ساتھ ہو لیے وہاں پہنچ کر آپ نے غلاف اتارنا چاہا تو قبر سے آواز آئی خبردار پیچھے ہٹ جاؤ ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے یہ سن کر آپ کو بہت غصہ آیا اور چہرہ پر جلال برسنے لگا آپ نے زوردار آواز میں فرمایا اے لالچی انسان مرنے کے بعد بھی تیری لالچ نہیں گئی یہ کپڑا تیرے کس کام کا ہے۔ کسی غریب کے استعمال میں آنے دے خبردار اگر تم نے اب آواز نکالی یہ واقعہ کئی آدمیوں نے دیکھا اس سے آپ کے روحانی شہنشاہ ہونے کا بھی پتہ چلتا ہے۔ اور اولیاء اللہ کی حیات بعد الممات کا بھی ثبوت ملتا ہے۔

جنوں کا گندم پیسنے والی چکیاں چلانا:

راقم الحروف (مؤلف) کو یہ واقعہ بھائی مراد علی جٹ آف چکوڑی شریف کی خالہ جن کا نام عائشہ بی بی ہے جو حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کے خلیفہ قاضی رحیم بخش صاحبؒ آف لدھا سدھا کی بڑی صاحبزادی ہیں اور ان کی عمر تقریباً 117 سال ہے انہوں نے حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کا زمانہ اقدس بڑی اچھی طرح دیکھا ہے اور ماشاءاللہ اب بھی ان کی صحت بالکل ٹھیک ہے۔

حضرت خواجہ حافظ محمد نورالدین صاحب کے سالانہ عرس پاک کے موقع پر بروز اتوار 14 مارچ 2004ء کو ان سے فقیر (مؤلف) کی ملاقات ہوئی دوران ملاقات انہوں نے بہت ہی مفید باتیں بتائیں انہوں نے بیان کیا کہ جب حضرت

marfat.com

خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ کا سالانہ عرس پاک منعقد ہوتا تو چکوڑی شریف کے رہنے والے لوگ جن کے گھروں میں آٹا پیسنے والی چکیاں ہوتی جو کہ ہاتھ سے چلتیں تھیں گاؤں کی عورتیں بڑے ذوق اور شوق کے ساتھ لنگر شریف کے لیے 4 ٹوپے گندم پیستیں تھیں اگر کسی وجہ سے کسی عورت کو کوئی ضروری کام پڑ جاتا اور وہ چکی چھوڑ کر چلی جاتی جب وہ واپس آتی تو کیا دیکھتی کہ چکی خود بخود چل رہی ہے اور گندم کی پسائی ہو رہی ہے۔ گاؤں کی ان عورتوں نے اس بات کا ذکر اپنے مردوں سے کیا تو انہوں نے حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہو کر یہ واقعہ سنانے کے بعد عرض کی قبلہ چکیاں خود بخود چلتی ہیں اور گندم پیستی ہیں لیکن چلانے والے کا پتا نہیں چلتا۔ یہ سن کر آپ مسکرائے اور فرمایا یہ قوم جنات کے ان بچوں کا کام ہے جو اس درس میں قبلہ والد صاحبؒ سے پڑھتے رہے ہیں۔

اس واقعہ کے بعد حضرت محمد امین صاحبؒ نے اس گاؤں میں گندم پیسنے والی ایک مشین لگوائی (جس کو ہم پنجابی میں کھراس کہتے ہیں اس کے آگے بیل جوت کر لوگ اس کو چلاتے ہیں) تا کہ لنگر شریف کے دانے بھی پیستے رہیں اور گاؤں کے لوگوں کو بھی کوئی پریشانی نہ ہو۔

ا۔ یہ کھراس حضرت صاحب کے قبرستان سے متصل مغرب والی گلی میں مستری اللہ دتہ مرحوم کے گھر پر موجود تھا جو کہ راقم الحروف نے بھی دیکھا۔ آس پاس کے گاؤں کے لوگ بھی اسی کھراس پر اپنی گندم پیسنے کے لیے آتے تھے۔ یہ کھراس اب اکھاڑ دیا گیا ہے۔

marfat.com

جنات کا ذکر:

چکوڑی شریف میں حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ کے زمانہ اقدس سے لیکر حضرت خواجہ حافظ فیض رسول صاحبؒ کی وفات تک آپ کے درس میں قوم جنات کے بچے دوسرے بچوں کے ساتھ قرآن مجید اور درس نظامی کی کتب پڑھتے تھے راقم الحروف کو یہ واقعہ جناب صوفی محمد عنایت صاحب المروف چاچا چشتی آف مونگ رسول نے اس طرح سنایا جیسا کہ انہوں نے شیخ القرآن حضرت مولانا علامہ حافظ غلام علی صاحب اوکاڑویؒ سے سنا تھا۔

علامہ اوکاڑوی صاحبؒ نے فرمایا کہ جس زمانہ میں مَیں اور حضرت مولانا غلام الدین صاحبؒ خطیب لوکو شیڈ لاہور چکوڑی شریف میں تعلیم حاصل کر رہے تھے اس وقت ہمارے ساتھ ایک بہت ہی خوبصورت لڑکا بھی پڑھنے آتا تھا وہ بہت ہی لائق تھا۔ پڑھنے کے بعد (چھٹی کرنے کے بعد) وہ جلد چلا جاتا ہے اور ہر روز اس کا یہ معمول تھا اور ہمارے استاد محترم حضرت خواجہ حافظ فیض رسول صاحبؒ اس کو کسی قسم کا کام نہ فرماتے ایک دفعہ ایسا ہوا کہ قبلہ استاد صاحب کہیں تشریف لے گئے۔ ادھر مکان بھی لپانے تھے اور مٹی بالکل تیار تھی یعنی پک چکی تھی ہم سب طالب علموں نے مشورہ کیا کہ اس طالب علم کو بھی ساتھ لے لیں اس کو بھی ساتھ لیا اور اس کی ڈیوٹی مٹی اٹھانے پر لگا دی وہ طالب علم مٹی کی بھری تنگاری اٹھاتا اور وہی کھڑے کھڑے مکان پر لے جاتا بہت لمبا ہو جاتا جو عورتیں لپائی کا کام کر رہی تھیں وہ بھی اور سب طالب علم

marfat.com

بھی گھبرا گئے کہ یہ کیا ماجرہ ہے اتنے میں قبلہ استاد صاحب تشریف لے آئے آپ نے دیکھتے ہی ارشاد فرمایا یہ تم نے کیا کیا ہے۔ اس کو بھی ساتھ لے آئے ہو یہ کہہ کر آپ نے اس کو چھٹی کرادی اور ہمیں ارشاد فرمایا یہ طالب علم جن ہے اس کے ساتھ اور بھی جن ہوتے ہیں جو درس نظامی کی کتب کا درس لیتے ہیں۔ اس کے بعد سب طالب علم محتاط ہو گئے۔

اس ضمن میں حضور خواجہ شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی بھی فرماتے تھے کہ حضرت خواجہ محمد امین صاحب کے دربار میں کافی جن آ کر حاضری دیتے ہیں اسی وجہ سے دربار عالیہ کا دروازہ دن رات کھلا رہتا ہے۔

وہ عادات جن پر عمل کی وجہ سے آدمی نیک ہو جاتا ہے

حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب کی بارگاہ میں عالیہ میں کسی مخلص عقیدت مند نے سوال کیا کہ قبلہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی میں سے ایسی کون سی خصلتیں ہونی چاہیں کہ اس کا شمار بھی خدا کے نیک بندوں میں سے ہونے لگے۔

آپ نے فرمایا سب سے پہلے نماز کو پابندی کے ساتھ ادا کرے اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں کثرت کے ساتھ درود وسلام کا نذرانہ پیش کیا کرے اس کے بعد آپ نے حضرت شیخ الاسلام احمد جام رحمۃ اللہ علیہ کے سولہ فرمودات کا ذکر کیا کہ اگر آدمی ان فرمودات پر سختی سے عمل کرے گا تو انشاءاللہ اس کا

marfat.com

شمار خدا کے نیک لوگوں میں ہوگا۔

۱۔ قرآن مجید کی روزانہ تلاوت کرے۔

۲۔ خدا کے نیک بندوں کی صحبت میں بیٹھے۔

۳۔ خویش واقربا کے حقوق ادا کرے۔

۴۔ رات کو جاگے تا کہ خدا کی عبادت کرے۔

۵۔ عالموں کو دوست رکھے۔

۶۔ قیامت کا فکر کرے۔

۷۔ اپنے دل سے نفسانی خواہشات اور مال و دولت کی حرص نکال دے۔

۸۔ امورات دنیوی میں زیادہ طلبی نہ کرے۔

۹۔ تھوڑے رزق پر راضی رہے۔

۱۰۔ قناعت کرے۔ ۱۱۔ کھانا کم کھائے۔

۱۲۔ کلام بھی کم کرے۔

۱۳۔ ہر شخص سے اس کے رتبے کے مطابق تواضع اور اخلاق سے پیش آئے۔

۱۴۔ درویشوں فقیروں سے شفقت اور مروت سے اچھا سلوک کرے۔

۱۵۔ یتیموں پر مہربانی کرے۔

۱۶۔ موت کو ہمیشہ یاد رکھے اور اپنے مال میں سے کچھ نہ کچھ اللہ کے راستے میں خرچ کرتا رہے۔

marfat.com

قلمی کتب میں سے کچھ آپ کے ارشادات

حضرت قبلہ حافظ صاحبؒ کے دستِ مبارک سے لکھی ہوئی عملیات کی قلمی کتب جو کہ اب کافی بوسیدہ ہو چکی ہیں اور فقیر (مؤلف) کے پاس موجود ہیں ان میں آپ کے ارشادات عالیہ جو کہ مختلف کتابوں میں موجود تھے ان میں سے کچھ یہاں پر درج کئے جاتے ہیں جو کہ اس فقیر (مؤلف) کے دل کی بھی عکاسی کرتے ہیں اور انشاء اللہ پڑھنے والے بھی انہیں پسند کریں گے۔ آپ نے قلمی کتب میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ۱۲ احادیث مبارکہ نقل کرنے کے بعد بڑے خوبصورت انداز میں اس کی مختصر تشریح بھی بیان کی جو کہ تصوف کی روح کے عین مطابق ہے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ادو زکوٰۃ ابدانکم قال فان زکوٰۃ ابدانکم قول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پیغامبر گفت علیہ الصلوٰۃ والسلام ادا کیند زکوۃ بدنہائے خود را شما گفت پس بدرستی زکوۃ بدنہائے، شما گفتن است لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مترجم گوید یعنی چوں یکے از مال زکوۃ بدہد مال اواز آفات سالم بماند ہمچنیں ہر کہ ایں کلمہ بگوید از آفات سالم بماند

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل شئی زکوٰۃ و زکوٰۃ الجسد الصوم

پیغامبر گفت صلی اللہ علیہ وسلم بدرستی ہر چیز یرا زکوۃ است وزکوۃ تن روزہ است مترجم گوید یعنی ہر کے زکوۃ دہد مال اواز آفات سالم ماند و ہر کہ روزہ دارد تن اواز آتش دوزخ امان یابد

marfat.com

جس طرح تم اپنے مال کی خدا کے راستے میں شریعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق زکوٰۃ ادا کرتے ہو اسی طرح اگر تم اپنے ہاتھوں کی، سر کی، کانوں کی، آنکھوں اور زبان یعنی ان سب اعضاء کی زکوٰۃ ادا کرو گے تو انشاء اللہ تعالیٰ تمہارا جسم بھی دنیاوی بیماریوں سے محفوظ ہوگا۔

درودِ پاک کے بارے میں

حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ نے اپنی ایک قلمی کتاب میں درودِ پاک کے متعلق ذکر کرتے ہوئے اپنے صاحبزادے خواجہ محمد امین صاحبؒ کو مخاطب کرتے ہوئے یوں تحریر کیا ہے۔

بہ برخوردار حافظ محمد امین

اسلام علیکم! از ورد درود پاک اللھم صل علی محمد وعلیٰ آلِ محمد وبارک وسلم و درودِ کبریت احمد غافل نباشد بلاشک اکسیر اعظم است دادیم تر از گنج مقصود نشان ماخود

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ کے زمانہ اقدس سے لیکر آج تک چکوڑی شریف کے لوگ مسجد میں درودِ پاک پڑھتے ہیں اور بالخصوص جمعہ والے دن جمعہ کی نماز سے کم از کم آدھا گھنٹہ پہلے اکٹھے ہوتے ہیں اور بیٹھ کر محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں درود وسلام کے نذرانے پیش کرتے ہیں۔

marfat.com

چوتھے کلمے کا ذکر اور اس کے پڑھنے کا ثواب کتنا ہوتا ہے

قال النبی صلی الله علیه وسلم اذا مر المومن علی مقابر المسلمین فیقول لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد یحی و یمیت وهو حی لا یموت ابداً ابدا ذو الجلال والاکرام بیده الخیر و هو علیٰ کل شیٔ قدیر نور الله تعالیٰ تلک القبور کلها وغفر الله تعالیٰ لقائلها و کتب الله له الف الف حسنة و محی عنه الف الف سیئة ورفع الله تعالیٰ له الف الف درجة فی الجنة

پیغامبر گفت علیہ السلام وقتے میگزرد مومن بر گورستان مسلمانان پس بگوید لا اله الا الله وحده لاشریک لہ تا قدیر روشن و پر نور گرداند خداوند تعالیٰ آن گور با ہمہ وبیامرزد خدائے تعالیٰ مر گوئندہ را و بنویساند حق تعالیٰ مر او را ہزار ہزار نیکی و دور گرداند از و ہزار ہزار بدی و بلند گرداند مر او را ہزار ہزار مرتبہ در بہشت

میگوید گفتن ایں کلمہ ثواب بسیار است

۱۔ اگر بعد از نماز او دہ بار ایں کلمہ بگوید حق تعالیٰ ہمہ گناہاں او را بیامرزد اگرچہ باشند گناہاں او بیشتر از کف دریا۔ ہکذا فی المشارق

۲۔ اگر نزدیک غروب آفتاب دہ بار بگوید بفرستد خدائے تعالیٰ فرشتہ را کہ تمام شب روز آن تا غروب دوم بر آں او نیکیہاں بنویسند واز شر دیوان نگاہدارند

۳۔ واگر بوقت در آمدن بازار بگوید بنویساند خدائے تعالیٰ در نامہ اعمال او چہل

marfat.com

ہزار نیکی و دور کند از او چہل ہزار بدی

۴۔ واگر صد بار بگوید حق تعالیٰ صد حاجت او را روا کند سی حاجت در دنیا و ہفتاد حاجت در عقبیٰ

۵۔ اگر بدیدن جنازہ بگوید ثواب آزادی صد بردہ یابد

۶۔ واگر سوئے آسمان بیند و بگوید بشمار ہر ستارہ در بہشت شادستانے یابد

۷۔ واگر بعد از ہر نمازی بگوید ثواب حج مقبول و عمرہ در نامہ اعمال او ثبت کرد

مشہور تلامذہ:

یوں تو حافظ صاحبؒ کے بے شمار تلامذہ ہیں مگر ان میں چند ایک کا ذکر کرتے ہیں جنہوں نے بڑا نام پیدا کیا اور تبلیغ اسلام میں نمایاں کام کیا حضرت مولانا عبدالقیوم سندھیؒ جنہوں نے اللہ داد جنڈ (سندھ) میں درس قائم کیا تھا اور وہ اسکے صدر مدرس بھی رہے۔ بڑے فخر سے اس بات کا تذکرہ کیا کرتے تھے کہ میرے والد ماجدؒ نے چکوڑی شریف سے اکتساب فیض کیا اور یہ اسی فیض کا صدقہ ہے کہ یہ علم کا چشمہ جاری ہے۔

شمس العلماء مولانا علامہ عبدالحکیم صاحب کلانوریؒ

آپ بھی اسی مدرسہ کے فارغ التحصیل تھے آپ نے حافظ صاحبؒ سے کئی کتابیں سبقا سبقا پڑھیں تھیں۔ جب آپ اورینٹل کالج کے پروفیسر مقرر ہوئے تو اکثر احباب کی محفل میں قبلہ حافظ صاحبؒ کے تبحر علمی اور دین داری کی تعریف کرتے رہتے۔

marfat.com

جناب حاجی محمد شفیق صاحب ؒ آف مونیاں شریف نے اپنی قلمی کتاب ''فیض الامین من ضیائے شمس العارفین'' کے صفحہ نمبر 21 پر یوں تحریر کیا ہے۔

کہ جب بندہ اس سے پہلے ۱۹۰۲ء میں اورینٹل کالج لاہور منشی فاضل کی کلاس میں داخل ہوا تو میرے استاد حضرت مولانا علامہ عبدالحکیم صاحب ؒ آف کلانوری تھے اور میں آپ سے تعلیم پاتا تھا۔ آپ اکثر فرمایا کرتے کہ میں نے بھی کافی عرصہ چکوڑی شریف میں قبلہ حافظ صاحب ؒ کی خدمت عالیہ میں گذارا اور مجھے آپ کی شاگردی کا فخر حاصل ہے اور اب مجھے آپ کی استادی کا فخر حاصل ہے۔ میں نے قاضی مبارک اور مطول آپ سے پڑھی ہیں ایسا متبحر عالم باعمل اور شریعت حقہ کے مطابق بے ریا فیصلہ کرنے والا میں نے تمام عمر میں کسی کو نہیں دیکھا۔

حضرت مولانا علامہ شیخ محمد عبداللہ صاحب ؒ آف چک عمر

آپ بھی اسی مدرسہ میں پڑھتے رہے تھے اور بعد میں گورنمنٹ نے انہیں بھی اسی علاقہ میں قاضی مقرر کیا تھا۔

آپ کے سب سے عظیم شاگرد آپ کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد امین صاحب ؒ تھے جن کے علم وظاہر وباطنی کی ایک دنیا معترف ہے۔

marfat.com

آپ کی ولایت کے متعلق ایک شخص کا سوال کرنا

یہ واقعہ ''الامین'' کے مؤلف صاحبؒ نے اپنی کتاب کے صفحہ نمبر ۲۰ پر یوں تحریر کیا ہے۔ پیر رسول شاہ صاحبؒ آف حاجی چک نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ میری موجودگی میں ایک شخص نے حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ سے آپ کے والد ماجد حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب فاروقی نقشبندیؒ کی نسبت دریافت کیا کہ حضور علامہ زماں و فاضل دوراں تو ضرور تھے اس میں کوئی شک نہیں مگر آپ ولائیت میں کیسے تھے یعنی کیا آپ ولی کامل بھی تھے۔ یہ سن کر حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے آپ کے متعلق ایک واقعہ بچشم خود دیکھا ہے۔ آگے تم خود انصاف سے اندازہ کرلو۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ ایسے سخت بیمار ہوئے کہ ہماری امیدیں منقطع ہوگئیں اس وقت چند خاص عقیدت مند آپ کے پاس موجود تھے۔ ان میں سے ایک مخلص عقیدت مند نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ جناب اب وقت آ گیا ہے کہ آپ اپنے صاحبزادہ صاحب پر نظر کرم فرمائیں۔ یعنی آپ انہیں اپنا جانشین نامزد کریں۔ یہ سن کر میرے والد ماجد حضرت قبلہ حافظ صاحبؒ نے نہایت ہی پست آواز میں آہستہ سے فرمایا۔ تم سب فکر نہ کرو میں ابھی نہیں مرتا پھر میری طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ میں انشاء اللہ اس کی امانت اس کے حوالے کر کے ہی اس دنیا سے جاؤں گا تم سب اطمینان رکھو۔ اس کے بعد آپ نے تمام عقیدت مندوں سے فرمایا کہ تم سب باہر چلے جاؤ سب عقیدت مند اٹھ

marfat.com

کر کمرہ سے باہر چلے گئے اور آپ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ دروازہ بند کر دو جب میں دروازہ بند کر کے آپ کی طرف واپس پلٹا تو کیا دیکھتا ہوں دو بزرگ سفید ریش خوبصورت سفید لباس زیب تن کئے ہوئے آپ کی چارپائی پر دائیں اور بائیں تشریف فرما ہیں ۔ میں نے عرض کی قبلہ یہ کون لوگ ہیں۔ آپ نے ان کے علیحدہ علیحدہ نام بتائے اور تعارف کرایا ان دونوں بزرگوں نے مجھے سینے سے لگایا۔ اس کے بعد میرے والد ماجد حضرت قبلہ حافظ نور الدین صاحب ؒ بھی آہستہ آہستہ چارپائی سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور مجھے اپنے سینہ مبارک سے لگا کر دولت فقر سے مالا مال کر دیا۔

انتقال پر ملال:

کل نفس ذائقۃ الموت کے مطابق بارگاہ ایزدی میں آپ کی طلبی ہو گئی آپ کچھ عرصہ علیل رہے۔ ۱۳۰۲ھ یکم چیت بروز جمعرات کو عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے کہ سجدہ کی حالت میں روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب

اس طرح کم وبیش پون صدی کی ضیاء پاشیوں کے بعد ۱۳۰۲ھ میں علم وعمل کا یہ درخشندہ آفتاب اہل دنیا کی نظروں سے ہمیشہ کے لیے اوجھل ہو گیا۔ آپ کے وصال کی خبر آناً فاناً چاروں طرف پھیل گئی۔ جس نے سنا وہی بھاگا چلا آیا اردگرد کے دیہات سے ایک جم غفیر تھا جو زیارت کے لیے چلا آتا۔ اتنا مجمع کبھی دیکھنے میں نہیں آیا ہر طرف غلغلہ تھا کہ حضرت حافظ صاحب ؒ کا انتقال ہو گیا ہے۔ گاؤں گاؤں لوگوں نے

marfat.com

منادی کرائی کہ حضرت حافظ صاحبؒ کا کل بروز جمعۃ المبارک کو جنازہ ہوگا۔ تشنگانِ دیدار زیارت کے لیے دوڑے آرہے تھے۔ دوسرے دن اتنا بڑا مجمع ہوگیا۔ ہر کوئی زیارت کا متمنی تھا۔ کچھ لوگوں کو یہ بھی کہتے سنا گیا کہ ہماری قسمت کہاں کہ ہمیں زیارت نصیب ہوجائے مگر آپ کے فرزندار جمند جو زیرک ہوشمند تھے اس وقت کمال شفقت کا مظاہر فرمایا۔ آپ نے لوگوں سے اپیل کی کہ گھر سے لیکر جنازہ گاہ تک لوگ دونوں اطراف کھڑے ہوجائیں درمیان میں راستہ چھوڑ دیں اور کلمہ شریف کا ورد کریں۔ حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ کے وجود مقدس کو غسل اور کفن دے کر چارپائی پر رکھ دیا اور آپ کے منہ مبارک سے کپڑا ہٹا دیا گیا اور چارپائی کو گھٹنوں کے برابر رکھ کر آہستہ آہستہ چار آدمی درمیان سے گزرتے گئے اور اس طرح ہر کوئی زیارت سے مستفید و مستفیض ہوا یعنی کوئی عقیدت مند بھی زیارت سے محروم نہ رہا۔ اس طرح ایک فرلانگ کا فاصلہ قریباً 2 گھنٹے میں طے ہوا جنازہ گاہ میں نزدیک و دور سے آئے ہوئے لوگوں کا ہجوم تھا ان میں اردگرد کے علاقوں کے ذیل دار اور گجرات شہر کے افسران بھی زیارت کے لئے موجود تھے۔ اتنے بڑے ہجوم پر کنٹرول مشکل ہو گیا۔ برکت علی تھانیدار جو کہ بڑا بہادر اور منتظم تھا اس نے گھوڑے پر سوار ہوکر صفیں بنوائیں۔ صفوں میں گھوڑا دوڑاتا رہا یہاں تک کہ تمام صفوف سیدھی کھڑی ہوگئیں۔

ارباب بصیرت نے بیان فرمایا کہ ہم نے جنازہ کے وقت بچشم خود ملائکہ کی صفیں آسمان سے اترتیں اور جنازہ میں شامل ہوتے دیکھیں۔ کیونکہ صفیں قائم ہونے کے بعد

marfat.com

حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ نے تقریباً دس منٹ نماز جنازہ پڑھانے میں توقف کیا آپ کی نماز جنازہ آپ کے اکلوتے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد امین صاحب نے پڑھائی۔ آپ کے صاحبزادے کی پہلی کرامت اس روز ظہور میں آئی کیونکہ آپ کی تکبیر کی آواز آخری صف میں بھی ویسے ہی آئی جیسے پہلی صف میں بلکہ آخری صف والے کہتے تھے کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہماری اگلی صف سے آپ کی تکبیر کی آواز آرہی ہے۔ حالانکہ نماز جنازہ میں پہلی صف سے لیکر آخری صف تک کم از کم پون میل کا فاصلہ تھا۔

آپ کی قبر مبارک:

حضرت خواجہ حافظ محمد نورالدین صاحبؒ کے وجود مقدس کو چکوڑی شریف کے بڑے قبرستان[1] کے شمال مشرق کی طرف جہاں پر آپ نے طالب علموں اور زائرین کے لیے مکان تعمیر کرائے تھے وہیں پر سپرد خاک کیا گیا۔ آپ کی قبر انور سے بالکل متصل جامع مسجد نور واقع ہے آپ کی لوح مزار پر حضرت مولانا علامہ شیخ محمد عبداللہ صاحبؒ ساکن چک عمر کا لکھا ہوا یہ قطعہ کندہ ہے۔

ا۔ یہ جگہ چکوڑی شریف کی ایک گجر برادری جو کہ بھیسی برادری کے نام سے پکاری جاتی ہے ان کے بزرگوں نے قبرستان کے لیے وقف کی تھی اور اسی برادری کے بزرگ بیان کرتے ہیں کہ اس قبرستان میں سب سے پہلے آپ کا وجود مبارک دفن کیا گیا یعنی آپ کی قبر انور کے بعد باقی سب قبریں بنیں۔

marfat.com

جناب فضیلت مآب کمال

چو کرد انتقال از سرائے زوال

زہے نور ملت زہے نور حق

زہے نور دیں حافظ قیل و قال

بشیح از لب ہاتف آمد ندا

کہ گو غاب "نُور" "جَلِی" بسال

۱۳۰۲ھ

آپ کا فیض جاوداں:

آپ کے وصال کے بعد بھی آپ کا فیض جاری ہے۔ حضرت شیخ عبداللہ صاحبؒ ساکن چک عمر فرمایا کرتے تھے کہ جب مجھے کسی بھی مسئلہ میں گرہ پڑتی ہے تو میں سیدھا چکوڑی شریف کا رخ کرتا تھا۔ کبھی تو مسئلہ راستہ میں حل ہو جاتا اور کبھی حافظ صاحبؒ کے مزار مبارک پر بیٹھ کر فاتحہ خوانی کرنے کے بعد مشکل حل ہو جاتی تھی۔

اولادِ پاک:

حضرت مولانا علامہ حافظ محمد نور الدین فاروقی صاحبؒ کو رمضان المبارک کی وہ مقدس با برکت رات جس کو لیلۃ القدر کے نام سے پکارا جاتا ہے نصیب ہوئی اور آپ نے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں یہ دعا مانگی کہ یا الٰہی مجھے اولاد صالح سے نواز

marfat.com

اور ایک ایسا بیٹا عطا فرما جو کہ مادر زاد ولی کامل ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو شرف قبولیت بخشا اور آپ کو ایک ہی بیٹے سے نوازا جو آسمان تصوف پر ماہتاب بن کر چمکا اور اس نے دنیا کو اپنے فیض کی کرنوں سے جگمگایا اس ماہتاب کا نام نامی حضرت خواجہ محمد امین صاحب فاروقی چشتی سیالوی ہے۔ جن کو دنیا صاحبزادہ صاحب کے نام سے جانتی تھی اور جانتی ہے۔ بقول شاعر ؎

یکے یاد گار است ازو بر زمین
فزوں باد عمرش محمد امین

آپ کا عرس مبارک:

حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب فاروقی نقشبندیؒ کا عرس پاک ہر سال یکم ،۲ چیت کو نہایت عقیدت واحترام کے سے منایا جاتا ہے۔ عرس پاک کے تمام انتظامات سجادہ نشین آستانہ عالیہ نوریہ امینیہ خواجہ پیر محمد یوسف صاحب فاروقی چشتی سیالوی کرتے ہیں۔

marfat.com

باسمہ تعالیٰ

تاریخِ وصال بشکل مربع

حضرت مولانا علامہ حافظ محمد نور الدین صاحب فاروقی نقشبندیؒ آف چکوڑی شریف

نتیجہ فکر

صاجبزادہ پیر فیض الامین صاحب فاروقی چشتی سیالوی آستانہ عالیہ مونیاں شریف

رئیس اہل ایمان علامہ نور الدین فاروقیؒ

۱۳۰۲ھ

رئیسِ اولیاء ۳۱۸	بحرِ الطاف ۳۳۱	بحرِ حُسن ۳۲۸	سالارِ پاک باز ۳۲۵
مردِ پاک باطن ۳۲۹	فدائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۳۲۴	بحرِ جمال ۳۱۹	گرامی جہاں ۳۳۰
سراجِ جہاں ۳۲۳	معزِ دہر ۳۲۶	بدرِ اہلِ کمال ۳۳۳	نادرِ دنیا ۳۲۰
زبدۂ اربابِ حق ۳۳۲	قدوۂ اہلِ یقین ۳۲۱	سلطان العلماء ۳۲۲	صاحبِ ادراک ۳۲۷

نوٹ: دائیں بائیں اوپر نیچے جدھر سے بھی جمع کریں حضرت کا سن وصال ۱۳۰۲ھ برآمد ہوگا

marfat.com

تاریخِ وفات

افضل الفضلاء حضرت مولانا علامہ محمد نور الدین صاحب فاروقی نقشبندی آف چکوڑی شریف

از

حضرت مولانا علامہ حافظ شیخ محمد عبداللہ صاحب آف چک عمر تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

فقد ذهب النور فيا حسرتنا	اظلمت الارض ليس الملال!
اصبحت الشمس به مظلمة	فتكسفت وارفعت للزوال!
قد ذهب الضوء و تبقى الليال	قد ذهب البدر و يبقى الهلال
قد ذهب لحبى و يبقى الجماد	قد ذهب الركب و يبقى الجمال
قد ذهب العلل و يبقى الحصا	قد ذهب الدرو يبقى السفال
ليس ملاذى و معاذى سواه	قد قطع الحبل من الانفصال
ليس بنا طلقة شدا الرجال	ليس بنا الواسع لحل العقال
ليس بنا من هو حل الجواب	ليس مجيبا لفتاوى السوال
ليس من الشرق الى غربنا	من هو مثل لعديم المثال
سرا التفاسير كلام الاله	علم احاديث رسول ﷺ الزوال
القطع الفقه و نحو ختم	منطقنا تم و بحث الجدال
مات اصول و فروع به	فن بيان و بديع المقال
لاتك يا ناصح مذاعنا	ان بكايى لشفاء العلال

marfat.com

رطـب الارض و صوع سحـاب و تهمـر المـزن لدى الارتحال

ذرلـد سـوعـى اسفا بالفراق هـامـرة ماطرة من و بال

مـغفرة و اسعة رحمة او ملهـا اللـه شديد المحال

رحـمة ربى نـزلـت قبـره مـا مزخ العيـس لثقل الجمال

مـاتشـاء الريح بصوب الغمام مـارعـل البـان بـريح الشمال

واسـق فيـا رب بـفضل كثير ، مـن غـفـر مـرقـد بـاالنـوال

وابـق عـلـىٰ الا غبـر اولاده و المرة العلم كثير الكمال

قـال لـنـا فائت ليل الخميس هـاتف غيـب السنين الوصال

١٣٠٢ م

ايضاً منه

جاء القضاء من الاا له ليذهبا

نور الزمان وضؤه يتوقد

قال الفقير الشيخ فى تاريخة

مات الفقيه و مثل لا يوجد

١٣٠٢

ايضاً منه

marfat.com

جناب فضیلت مآب کمال
چوکرد انتقال از سرائے زوال
زہے نور ملت زہے نور حق
زہے نور دین حافظ قیل و قال
بشیخ از لب ہاتف آمد ندا
کہ گو غاب "نور" "جلی" بسال

۱۳۰۲

marfat.com

تاریخ وفات

افضل الفضلا حضرت مولانا علامہ محمد نورالدین فاروقی نقشبندیؒ آف چکوڑی شریف

از

حضرت مولانا علامہ محمد عبدالکریم صاحب قریشی قلعداری گجرات

زہے مولوی نور دین کریم
مدقق محقق علیم و فہیم
زہے زبدۃ المتقین زماں
زہے قدوۃ العاشقین جہاں
زہے معتصم بد بخیر الکلام
زہے خوشتدم بد براہِ امام
زہے منبع فضل و جودو فیوض
زہے کاشف حق بطرز غیوض
زہے نور دین نور دیں بود و بس
نیاید دگر مثل او ہیچ کس
ہمہ گشت تاریک روئے زمین
چوں بربست رخت از جہاں نور دین
چوں شب روز گردید چوں نور شد

marfat.com

دید آنجا کہ شد لیل چوں طور شد

چوں از بہر تاریخ جستم نشاں

بنا گہ بگوشم ز ہاتف چناں

بقلب خوش آمد کے اے نیک نام

ہمی گفت رضوان "بجنت خرام"

۱۳۰۲

marfat.com

چکوڑی شریف میں آپ کے عقیدت مند!

ویسے تو چکوڑی شریف کے رہنے والے تمام لوگوں کو حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب اور آپ کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کے ساتھ بڑی گہری عقیدت و محبت ہے اور گاؤں کے سب لوگ آپ کا نام نامی بڑے ادب واحترام سے لیتے ہیں۔ اور حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ کو بڑے پیارے انداز میں "قبلہ جی صاحب" کے لقب سے پکارتے ہیں۔ اور اکثر لوگ اپنی محبت کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ ہر سال عیدالاضحیٰ کے موقع پر اپنی قربانی کے ساتھ "قبلہ جی صاحب" کے نام کی نفلی قربانی بھی اللہ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔

راقم الحروف نے تو اس بات کا نہایت ہی قریب سے مشاہدہ کیا ہے کہ چکوڑی شریف کے رہنے والے لوگ چاہے ان کا تعلق کسی بھی برادری کے ساتھ ہو ان میں سے جو جو ان مقدس ہستیوں کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوتا رہا۔ ان سب کی اولادیں چاہے مرد ہیں یا عورتیں نیک اور پرہیزگار ہوئیں یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ یہ سب ان اولیائے کاملین کی محبت کا اثر ہے!

بہر حال ان میں سے کچھ عقیدت مند ایسے بھی ہو گزرے ہیں جنہوں نے اپنی زندگیوں کا زیادہ عرصہ ان مقدس ہستیوں کی خدمت عالیہ میں گزارا اور ان کا ذکر خیر "الامین، فیض الامین من ضیائے شمس العارفین" کے مؤلف صاحبان نے اپنی اپنی کتاب میں کیا اور انکے نام نامی قابل ذکر ہیں۔ (جن کا ذکر اگلے صفحات میں کیا جا رہا ہے۔ یہ سب حضرات طریقت میں سلسلہ نقشبندیہ سے وابستہ تھے)

marfat.com

جناب میاں محمد انور صاحب بھرگڑ مرحوم

چکوڑی شریف کے رہنے والے تھے انہوں نے حضرت مولانا علامہ حافظ نورالدین صاحبؒ کے دست اقدس پر بیعت کی اور علم بھی آپ ہی سے حاصل کیا یہ آپ کے جانثار غلاموں میں سے تھے سرو قد جوان رعنا گورا رنگ نہایت وجیہہ ریش باشریعت چہرہ پر قدرتی رعب تھا انہوں نے حضرت خواجہ حافظ محمد نورالدین صاحب امین صاحبؒ کے ساتھ گزارا یہ حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کو وضو کرانے پر معمور تھے آپ ان سے خاص راز کی باتیں کیا کرتے تھے جناب حاجی محمد شفیق صاحبؒ آج مونیاں نے اپنی قلمی کتاب ''فیض امین من ضیائے شمس العارفین'' میں اور الآمین کے مؤلف صاحبؒ نے ان کے متعلق یوں لکھا ہے کہ میاں صاحبؒ کے دل میں ایک ہی خواہش تھی کہ قبلہ مدینہ منورہ میں پہنچادو یہی عشق یہی شوق وذوق ہے بات بات پر مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے اور شہرِ محبوب میں دفن ہونے کی خواہش کا اظہار کرتے میاں صاحب کو اللہ تعالیٰ نے لحن داؤدی عطا کیا تھا۔ خوش الحانی اور دل کش آواز۔ ان کی اذان اذانِ بلالیؓ ہوتی تھی۔ جب ذکر جہر کرتے جو سنتا سوائے خاموشی کے اور کوئی چارہ نہ ہوتا صرف دل آویز آواز وجود میں لطف اور سرور پیدا کرتی۔ حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کے وصال کے تقریباً 3 سال کے بعد بیت اللہ شریف جانے کا عزم بالجزم کیا تو حضرت مولانا حافظ فیض رسول صاحبؒ نے فرمایا میاں صاحب اگرچہ میرا دل آپ کی مفارقت نہیں چاہتا مگر ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہوتا

marfat.com

ہے۔ جاؤ جا کر سفر کی تیاری کرو پھر میاں صاحبؒ جس شخص کو بھی ملتے وہ کہتا کہ خدا آپ کو خیریت سے واپس لائے میاں صاحبؒ فرماتے یہ بات مت کرو بلکہ پروردگار حقیقی سے میرے تعلق یہ دعا کرو کہ میری قبر سرزمین عرب میں ہو جو کہ محمد عربی ﷺ کا مسکن ہے یہ کہہ کر زار و زار روتے جب سفر شروع کرنے سے پہلے حضرت خواجہ حافظ فیض رسول صاحبؒ کو ملنے کے لیے آئے تو آپ نے ان کو الوداع کہتے وقت آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ خواجہ محمد امین صاحب کا عاشق صادق ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہوتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی قبلہ دعا فرمائیں کہ مناسک حج ادا کرنے کے بعد میاں صاحب بخیریت واپس تشریف لے آئیں۔ خواجہ حافظ فیض الرسول صاحب نے فرمایا کہ میری دعا کیا کر سکتی ہے جبکہ انکے حق میں حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ خود دعا فرما گئے ہیں کہ یہ عرب شریف میں رہیں گئے اور وہاں کی سرزمین میں پیوند خاک ہوں گے اس کے بعد آپ نے فرمایا اچھا جاؤ اور میری طرف سے بھی محمد عربی ﷺ کے دربار گہربار میں جا کر قدم بوسی کرنا اور فقیر کا سلام بھی عرض کرنا یہ کہہ کر آپ نے میاں صاحبؒ کو گلے لگا کر رخصت کیا جب وہ ٹھٹھہ پوڑ کے پاس سے گزرے تو وہاں بھی لوگوں سے ملے تو وہاں کے لوگوں نے کہا ہم نے میاں صاحبؒ کو نہیں پہچانا ہمیں تو حضرت خواجہ محمد امین صاحب کی شکل بعینہٖ نظر آئی تھی۔ سبحان اللہ کیا حضرت صاحب دوبارہ اس عالم میں ظہور پذیر ہو گئے ہیں۔ میاں محمد انور صاحبؒ کو بھی فنافی الشیخ کا مقام حاصل ہو گیا تھا۔ الغرض آپ نے حج بیت اللہ کے بعد محبوب انبیا جناب محمد مصطفٰے ﷺ کے

marfat.com

حضور حاضر ہو کر قدم بوسی کا شرف حاصل کیا اور اپنی دلی مراد پوری ہونے پر مسرت کا اظہار کیا بڑے اطمینان اور تسلی کے ساتھ دل کے ارمان نکالتے رہے۔ چند روز وہیں قیام فرما کر واصل بحق ہوئے کفن وغیرہ ساتھ تھا جنت البقیع میں دفن کیے گئے اور یوں ان کے دل کی حسرت پوری ہوئی ۔ صاحبزادہ فیض الامین صاحب فاروقی مونیاں شریف نے ''فلک مرتبہ میاں محمد انور صاحب'' سے آپ کی تاریخ وفات

۱۳۲۸

نکالی ہے۔ جب حافظ فیض رسول صاحب کو اطلاع دی گئی تو آپ نے فرمایا میاں صاحبؒ کی دلی خواہش پوری ہوئی وہ عجیب مخلص آدمی تھا۔ اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے (آمین ثمہ آمین)

جناب حافظ نور احمد صاحب کٹاریہؒ

چکوڑی شریف کے رہنے والے تھے۔ اور کٹاریہ برادری کے ساتھ تعلق رکھتے تھے ان کا شمار اپنے خاندان کے نہایت ہی سرکردہ افراد میں سے ہوتا تھا۔ اس زمانہ میں جب بھی کسی مسکین غریب اور حاجت مند کو کسی بھی چیز کو ضرورت پڑتی تو لوگ کہتے چلو حافظ نور احمد صاحب کے گھر چلتے ہیں وہاں سے وہ چیز مل جائے گی۔ واقعی حافظ صاحب کے گھر سے وہ چیز مل جاتی تھی۔ (اب بھی اللہ کے فضل و کرم سے حافظ صاحبؒ کے خاندان میں کسی بھی چیز کی کوئی کمی نہیں) حافظ نور احمد صاحب نے

marfat.com

حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب فاروقی نقشبندیؒ کے زیر سایہ قرآن مجید حفظ کیا اور آپ ہی کے دستِ اقدس پر بیعت کر نیکی سعادت حاصل کی حضرت مولانا حاجی محمد شفیق صاحبؒ آف مونیاں شریف نے اپنی قلمی کتاب ''فیض الامین من ضیائے شمس العارفین'' میں حافظ صاحب کے متعلق یوں لکھا ہے کہ حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ کے شاگردوں میں سے ایک حافظ نور احمد صاحب کٹاریہ تھے جو کہ حضرت کے خاص الخاص شاگرد اور راز دان تھے آپ ان پر بڑی شفقت اور مہربانی فرماتے تھے اور سب سے بڑی بات یہ تھی کہ حافظ نور احمد صاحب کاشت کاری کا کام اپنے ہاتھوں سے کرتے تھے۔ قرآن مجید کے زبردست حافظ تھے اور نماز پنجگانہ ہمیشہ اپنے شیخ کامل حضرت خواجہ حافظ نور الدین کی اقتداء میں ادا کرتے تھے حافظ نور احمد صاحبؒ نے اپنی زندگی کا کچھ عرصہ اپنے شیخ کامل کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کے ساتھ بھی گزارا۔ چکوڑی شریف ہی میں وفات پائی اور حضرت صاحب والے قبرستان میں حافظ نور احمد صاحبؒ کو سپرد خاک کیا گیا۔ (اللہ تعالی مرحوم کی قبر انور پر ہزار ہا رحمتیں نازل فرمائے) حافظ صاحب کا خاندان اب باوٴ برادران کے نام سے پکارا جاتا ہے میری دعا ہے کہ اللہ تعالی اس خاندان کے لوگوں کو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

marfat.com

جناب حافظ سلطان محمود صاحبؒ

چکوڑی شریف کے رہنے والے تھے اور ان کا تعلق لکھن برادری سے تھا۔ انہوں نے بھی حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ کے زیر سایہ قرآن مجید حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی اور بیعت بھی آپ کے ہی دستِ اقدس پر کی یہ بھی حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ کے شاگرد خاص تھے لیکن انہوں نے اپنی زندگی کا زیادہ عرصہ اپنے شیخ کامل کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کے ساتھ اس طرح گزارا جس کی آج کل کوئی مثال نہیں ملتی زندگی بھر کبھی کوئی نماز قضاء نہ ہوئی بلکہ ہمیشہ نماز پنجگانہ وقت پر ادا کی اور کھیتی باڑی کا کام بھی اپنے ہاتھوں سے کیا اور حضرت خواجہ محمد امین صاحب کی بارگاہ عالیہ میں بھی حاضر رہتے تھے ان کو آپ سے بڑی محبت تھی۔ یہی وجہ تھی کہ کبھی کبھی حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ حافظ صاحب کی زمینوں پر تشریف لے جاتے تھے۔ یہ ایک ایسے مرد درویش تھے کہ اگر کسی شخص نے خیال کیا کہ چلو آج حافظ صاحب کے درختوں سے لکڑیاں کاٹ کر ایندھن بناتے ہیں ان سے پوچھنے کی ضرورت نہیں حافظ صاحب تو گھر میں موجود ہیں۔ ابھی کلہاڑی درخت پر چلی نہیں سامنے جو دیکھا تو حافظ صاحب موجود ہیں۔ یہ تو کئی لوگوں نے بار بار آزما کر دیکھا ماننا پڑے گا کہ حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ نے ان کو بھی کامل بنا دیا تھا بقول شاعر ؎

marfat.com

بنایا اس کو کامل جس کو دیکھا نظر بھر کے
کرامت وہ کرامت ہے امین الدین چشتی کی

حافظ صاحبؒ کا ایک مشہور و معروف واقعہ جو کہ اس خاندان کے بزرگ اب بھی سناتے ہیں کہ ایک مرتبہ حافظ سلطان محمود صاحبؒ حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی قبلہ جانور بہت بیمار ہو جاتے ہیں بہت علاج وغیرہ کیا لیکن ان کی بیماری نہیں جاتی اگر ایک ٹھیک ہو جائے تو دوسرا فوراً بیمار ہو جاتا ہے یہ سن کر حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ نے حافظ صاحب کو ایک گھنٹی دی (جسے ہم پنجابی میں ٹلی کہتے ہیں) اور فرمایا حافظ صاحب اِسے بیل کے گلے میں باندھ دیں جہاں تک اس گھنٹی کی آواز جاتی رہے گی بفضل اللہ تعالی جانوروں میں کوئی بیماری نہیں آئے گی۔ وہ گھنٹی اس خاندان کے پاس چالیس سال تک موجود رہی اور کبھی بھی جانوروں میں بیماری نہیں آئی (اب یہ گھنٹی گم ہوگئی ہے) حافظ صاحبؒ نے چکوڑی شریف میں وفات پائی۔ ان کو چکوڑی شریف کے قدیمی قبرستان میں سپردِ خاک کیا گیا یہ چکوڑی شریف کے مغرب کی طرف واقع ہے اس کو لوگ لکھیاں والا قبرستان کے نام سے پکارتے ہیں حافظ صاحبؒ کی اولاد ماشاء اللہ اس گاؤں میں آباد ہے۔ میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالی اس خاندان کے افراد کے اپنے آباؤ اجداد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

marfat.com

جناب چوہدری ملکھو مہر صاحبؒ

چکوڑی شریف کے رہنے والے تھے۔ اوران کا شمار اس گاؤں کے نہایت ہی سرکردہ افراد میں سے ہوتا تھا یہ گاؤں کی بڑی مشہور ومعروف برادری ''بھلووال'' کے ساتھ تعلق رکھتے تھے نہایت ہی بہادر نڈر اور بے باک تھے انہوں نے حضرت خواجہ حافظ محمد نورالدین صاحبؒ کے دست اقدس پر بیعت کی اور اپنے شیخ کامل کی وفات کے بعد اپنی زندگی کا زیادہ عرصہ اپنے پیر کامل کے صاجزادے حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کے ساتھ گزارا یہ حضرت خواجہ صاحبؒ کے نہایت ہی سچے مخلص عقیدت مند تھے یہ آپ کے نہایت ہی محب اور جانثار تھے۔ یہ بھی آپ کے راز داں تھے اکثر خواجہ محمد امین صاحبؒ اس سے راز و نیاز کی باتیں کرتے تھے ہمیشہ آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر رہتے جب حضرت خواجہ حافظ محمد امین صاحبؒ نے اس جہانِ فانی سے کوچ کیا تو یہ اس وقت بھی آپ کے پاس موجود تھے۔ حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ بھی ان سے بڑا پیار کرتے تھے۔ کسی بھی مشکل میں کبھی بھی ساتھ نہ چھوڑا اس بات کا اندازہ آپ اس واقعہ سے لگالیں کہ یہ واقعہ جناب چوہدری سلطان علی صاحب بھلووالیہ آف چکوڑی شریف نے بیان کیا کہ ہم سے ایک آدمی قتل ہوگیا تو پولیس نے دفعہ ۳۰۲ کے تحت ہم چار آدمیوں کا چالان کر دیا جن میں میرا بڑا بھائی ملکھو مہر بھی شامل تھا جو کہ حضرت خواجہ صاجب کا محبؒ ہونے کے علاوہ جانثار بھی تھا۔ آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا جب تمہیں پولیس پکڑنے کے لئے آئے تو مجھے مل کر جانا۔

marfat.com

چوہدری سلطان بھلووالیہ کا بیان ہے کہ جب پولیس نے ہم کو پکڑ لیا تو ہم اس راستہ سے گزرے جہاں پر آپ اپنے بنگلہ خاص میں تشریف فرماتے تھے۔ آپ ہماری طرف ہی متوجہ تھے ہم نے سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا اچھا جاؤ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ الغرض ہم جیل چلے گئے اور بہت جلد ہمارا مقدمہ شروع ہو گیا جب ہمارے مقدمہ کی تاریخ نزدیک آئی اور اسی دن فیصلہ سنایا جانا تھا تو رات کو جیل میں ایک شخص نے (جو کہ آپ کا واقف نہ تھا) خواب دیکھا کہ ایک فرشتہ سیرت بزرگ ہیں جن کے روئے انور کے گرد چاند ہالہ کئے ہوئے ہے۔ باہر سے اندر داخل ہوئے اور ان کے ہمراہ ایک سادہ مزاج بزرگ جن کے چہرہ انور سے جلال ٹپک رہا ہے ان کے ہاتھ میں عصا ہے وہ تشریف لاتے ہیں اور ملکھو مہر اور فضل داد کا نام لیکر پکارتے ہیں تو جیل کی چارون طرف کی دیواریں دھڑام سے نیچے گر پڑتی ہیں اور وہ بزرگ ان دونوں کو ساتھ لے کر باہر نکل جاتے ہیں اور دوسرے دو آدمیوں کو بھی تشفی و تسلی دیتے ہیں کہ تم گھبراؤ نہیں انشاء اللہ تمہیں بھی عنقریب جیل سے رہائی حاصل ہو گی جب صبح ہوئی تو اس آدمی نے ہم سے خواب بیان کیا اور کہا یہ دونوں تو صاف بری ہو جائیں گے اور تم کو تھوڑی سی سزا ہو گی۔ چوہدری سلطان علی بیان کرتے ہیں اس آدمی سے ان مقدس بزرگوں کے حلیئے پوچھے گئے تو صاف پتہ چلتا تھا کہ ایک تو خواجہ محمد امین صاحبؒ اور دوسرے انکے والد ماجد حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ ہیں۔ اس کے بعد جب ہم سیشن جج کی عدالت میں پیش ہوئے تو جج صاحب نے ملکھو مہر اور

marfat.com

فضل داد کو صاف بری کر دیا اور دوسروں کو تھوڑی سی سزا سنائی بعد میں وہ بھی بری ہو گئے۔ ملکھو مہر صاحبؒ نے ساری زندگی دینی و دنیاوی کاموں میں ہمیشہ آپ سے مشورہ کیا اور تمام عمر آپ کے مشوروں پر کاربند رہے۔ جناب حاجی محمد شفیق صاحبؒ آف مونیاں شریف نے اپنی قلمی کتاب ''فیض الامین من ضیائے شمس العارفین'' میں اور جناب پیر ظفر علی صاحب عباسیؒ نے اپنی کتاب ''الامین'' کے صفحہ نمبر 28 پر اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے۔ کہ جناب ملکھو مہر صاحب حضرت خواجہ حافظ نور الدین صاحبؒ اور خواجہ محمد امین صاحبؒ کے بے تکلف مرید تھے آپ کی دعا و برکت سے عزت کے ساتھ زندگی بسر کی اور چکوڑی شریف ہی میں فوت ہوئے اور حضرت صاحب والے قبرستان میں ان کو سپرد خاک کیا گیا اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

marfat.com

بدرگاہِ مجیب الدعوات

خدایا بدہِ شوق ذاتِ رسول
بدردِ محمد ﷺ مرا کن قبول
شب و روز در عشق حضرت بدار
ہمہ وقت در وصل احمد گزار
حیاتی مماتی ہمہ وقت ما
عطا کن وصالِ مرا مصطفےٰ ﷺ
چو بلبل برآں گل فدائیم بکن
چو پروانہ جلوہ نمائم بکن

marfat.com

بدرگاہِ سرورکائنات فخرموجودات حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم

غریبم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غریبم
ندارم در جہاں جز تو حبیبم
ترحم یا نبی اللہ ترحم
زمہجوری بر آید جانِ عالم
نہ آخر رحمۃ للعالمینی
زمہجوراں چرا فارغ نشینی
تو ابرِ رحمتی آں بہ کہ گاہے
کنی بر حال لب خشکاں نگاہے

marfat.com

در مدح خواجگان نقشبند رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

از

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب جامیؒ

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار اند
کہ برند از راہ پنہاں بحرم قافلہ را
از دل سالک رہ جاذبہ صحبت شاں
می برد وسوسۂ خلوت و فکر چلہ را
قاصرے گر کند ایں طائفہ را طعن و قصور
حاشا اللہ کہ بر آرم بزباں ایں گلہ را
ہمہ شیراں جہاں بستۂ ایں سلسلہ اند
روبہ از حیلہ چساں بگسلد ایں سلسلہ را

خوشتر آں باشد کہ سرِ دلبراں
گفتہ آید در حدیث دیگراں!
باز گو اسرار و رمز مرسلین
آشکارا بہ کہ پنہاں سر دیں

(رومیؒ)

marfat.com

مونیاں شریف

ضلع گجرات کے مشہور شہر کنجاہ سے ایک سڑک ڈنگہ روڈ نکلتی ہے اس سڑک پر مغرب کی طرف تقریباً 10 کلومیٹر کا فاصلہ طے کریں تو آپ کو موضع بانیاں[1] سے آگے جنوب کی طرف مغرب والی سائیڈ پر ایک گاؤں نظر آئے گا جس کا نام مونیاں شریف ہے۔

اس گاؤں کی خاک نے ایسے ایسے جوہر تابدار پیدا کیے ہیں جو کہ آسمان معرف پر بدر کامل بن کر چمکے اسی گاؤں کو حضرت مولانا علامہ حافظ غلام رسول صاحب فاروقیؒ آف ٹھیکریاں شریف کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا حافظ محمد علم دین صاحبؒ فاروقی نقشبندی جو کہ میدان شریعت وطریقت کے شہوار تھے۔ انہوں نے اپنا مستقل ٹھکانا بنایا۔ اسی گاؤں میں ایسے ولی کامل پیدا ہوئے جنہوں نے اپنی روحانی طاقت سے چکوڑی شریف[2] کی جامع مسجد میں وضو والی جگہ پر بیٹھ کر اپنے عقیدت مند حضرات کو سنگاپور جیل کی سیر کرادی۔ بظاہر تو یہ ایک چھوٹا سا گاؤں نظر آتا ہے لیکن روحانیت کے اعتبار سے اسے دوسرے تمام دیہات پر برتری حاصل ہے۔ محمد عربی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ''عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ'' جب خدا کے نیک لوگوں کا ذکر کیا جائے تو اس وقت اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

ا۔ یہ حضرت خواجہ حافظ محمد امین صاحب فاروقی چشتی سیالویؒ آف چکوڑی شریف کے ایک نامور خلیفہ حضرت مولانا میاں غلام محی الدین صاحب کے گاؤں کا نام ہے۔ میاں صاحب کی قبر انور اسی گاؤں سے متصل شمال کی طرف قبرستان کے مشرق میں واقع ہے اور اس بات کا ذکر ''تذکرہ اولیائے چشت'' کے مصنف حضرت مولانا علامہ سلطان احمد صاحب آف لاہور نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔

۲۔ سنگاپور جیل میں ایک قیدی کو دکھانے والے حضرت خواجہ حافظ فیض رسول صاحبؒ کی ذات بابرکات تھی

marfat.com

ہر کجا ذکر صالحاں باشد

رحمت حق بر و نزول کنند

یہ بات بالکل سچ ہے کہ جہاں بھی خدا کے نیک لوگوں کا ذکر ہوگا وہاں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوگی اور جس بستی مین خدا کے کئی نیک لوگ اور ولی کامل دفن ہوں تو اس بستی کی کیا شان ہوگی۔ قرآن مجید سے بھی یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی انبیاء کرام علیہ السلام دنیا میں بھیجے ہر نبی کے زمانے میں خدا کے نیک لوگوں کا ذکر ہوتا رہا ہے اور قیامت تک ہوتا رہے گا۔ چاہے وہ خدا کے ولی مرد ہوں یا پھر اس کی صالحہ ولیہ ہوں۔

اسی گاؤں کے قبرستان میں سلسلہ نقشبندیہ و قادریہ کی دو جلیل القدر ہستیاں (جن کا ذکر اگلے صفحات پر آئے گا) اپنی اخری آرام گاہوں میں ابدی نیند سو رہی ہیں اور سلسلہ چشتیہ نظامیہ سیالویہ کی تین ہستیوں کے علاوہ بھی اس قبرستان میں حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کے مرید خاص قاضی محمد حیات صاحبؒ[1] بھی محو خواب ہیں۔ ان کا تھوڑا ذکر خیر کرتے ہیں۔ ان میں ایک ہستی تو حضرت خواجہ حافظ محمد علم دین صاحب فاروقی نقشبندیؒ کی ذات بابرکت تھی جنہوں نے سلسلہ نقشبندیہ کے مشہور و معروف

۱۔ قاضی محمد حیات صاحب: یہ موہنیاں شریف کے رہنے والے تھے ان کا شمار نہایت ہی سرکردہ افراد میں سے ہوتا تھا۔ یہ وہاں کے مشہور و معروف قاضی خاندان کے سربراہ تھے۔ یہ حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کے مرید اور عاشق صادق تھے۔ اس خاندان کے اکثر بزرگوں قاضی جلال دین صاحب، قاضی محمد امیر صاحبؒ کا ذکر خیر حضرت خواجہ محمد امین صاحب کے حالاتِ زندگی میں آتا ہے۔ اس خاندان میں سے قاضی فضل کریم صاحب جو کہ بڑے عبادت گذار اور اوراد و وظائف کے بڑے شائق تھے میں نے خود (مؤلف) انہیں اکثر حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کے مزار پر انوار پر وظائف کرتے ہوئے کئی بار دیکھا تھا۔ قاضی صاحب ساری ساری رات وظائف ہی میں گذار دیتے تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خاندان کے سب بزرگوں کی قبور پر ہزارہا رحمتیں نازل کرے۔ آمین۔

marfat.com

روحانی پیشوا حضرت خواجہ پیر سید غلام محی الدین دائم الحضوری آف قصور شریف کے دست اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور حافظ محمد علم دین صاحبؒ کو کامل پا کر قبلہ شاہ صاحبؒ نے آپ کو سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی خلافت سے نوازا اور دوسری ہستی حضرت مولانا علامہ حافظ محمد علم دین صاحب کے اکلوتے صاحبزادے حضرت مولانا حافظ محمد عبدالرشید صاحبؒ کی ذات بابرکت تھی حافظ صاحبؒ نے اپنے والد محترم کے سلسلہ نقشبندیہ وقادریہ کو پسند کیا اور حضرت خواجہ حافظ سید عبدالرسول شاہ صاحبؒ آف قصور شریف کے دست اقدس پر بیعت کی فضیلت حاصل کی اور خواجہ عبدالرسول شاہ صاحب نے آپکو بھی خلافت سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ نے حافظ عبدالرشید صاحب کو تین صاحبزادوں سے نوازا۔ ان میں آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت خواجہ حافظ فیض رسول صاحب کو حضرت خواجہ محمد امین صاحب فاروقی چشتی سیالویؒ آف چکوڑی شریف اوائل عمر ہی میں اپنے ساتھ چکوڑی شریف لے گئے اور اپنی زیر نگرانی ان کی علمی واخلاقی اور روحانی تربیت مکمل کی اور اپنی دختر نیک اختر سے حافظ صاحب کا نکاح کیا یہی حضرت خواجہ محمد امین صاحب کی وفات کے بعد آپ کے جانشین مقرر کیے گئے۔ حافظ عبدالرشید صاحبؒ کے دوسرے دونوں صاحبزادوں حضرت مولانا حاجی محمد شفیق صاحب فاروقی اور حضرت مولانا محمد صدیق صاحب المعروف میاں کاکو صاحب نے سلسلہ چشتیہ نظامیہ سیالویہ امینیہ میں حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ آف چکوڑی شریف کے دستِ اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور خواجہ چکوڑویؒ نے

marfat.com

دونوں صاجزادوں کو خلافت سے نوازا حضرت مولانا علامہ حافظ محمد عبدالرشید صاحبؒ کے پوتے اور حضرت مولانا محمد صدیق صاحب فاروقیؒ کے بڑے صاجزادے حضرت مولانا علامہ حافظ محمد مشتاق احمد صاحب فاروقی چشتی سیالویؒ نے سلسلہ چشتیہ سیالویہ کے مشہور و معروف روحانی پیشوا مجاہد ملت حضرت خواجہ ضیاء الدین صاحب چشتی سیالویؒ آف سیال شریف کے دست اقدس پر بیعت کی اور خواجہ سیالویؒ نے آپ کو خلافت سے نوازا۔ مونیاں شریف کے قبرستان میں ان مقدس ہستیوں کی قبور پر کوئی تاریخ وفات وغیرہ درج نہیں اور نہ ہی کوئی تختی وغیر لکھ کر لگائی گئی ہے۔

اس وقت مونیاں شریف میں حضرت خواجہ حافظ محمد مشتاق احمد چشتی سیالویؒ کے جانشین آپ کے اکلوتے صاجزادے حضرت مولانا علامہ صاجزادہ فیض الامین فاروقی چشتی سیالوی مدظلہٗ العالی جو کہ اپنے اکابر کی سچی تصویر ہیں آپ دن رات دین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ میں مصروف رہتے ہیں۔ اس علاقے کے لوگ اپنے علمی و روحانی مسائل کے لئے ان سے رجوع کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اور ان بزرگ ہستیوں کے طفیل اس گاؤں کے تمام مکینوں پر اپنی رحمت حق کی بارشیں نازل کرے آمین ثم آمین۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرِ اہل کرمؒ

بے خبر مت کہہ وہ کیا دیتے ہیں
قطب چوروں کو پناہ دیتے ہیں

شمع الفت کی جگا دیتے ہیں
لو خدا سے وہ لگا دیتے ہیں

در پہ آ جائے گدا کوئی اگر
اس کو حاجت سے سوا دیتے ہیں

اگر کوئی پہنچائے ایذا ان کو
عیش و عشرت کی دعا دیتے ہیں

صدق دل سے جو پکارے ان کو
قسمت اس کی یہ جگا دیتے ہیں

موج میں آ جائیں جب اہل کرم
غم کے ماروں کو ہنسا دیتے ہیں

موت کے عفریت سے ڈرتے نہیں
سر رہِ حق میں کٹا دیتے ہیں

قم باذن اللہ کہہ کر حامد
غوث مردوں کو جلا دیتے ہیں

(علامہ حامد الوارثی فیصل آباد)

marfat.com

حضرت مولانا علامہ حافظ محمد علم دین صاحب فاروقی نقشبندیؒ

آف مونیاں شریف

آپ حضرت مولانا علامہ غلام رسول صاحبؒ کے بڑے صاجزادے تھے بڑے خوبصورت بلند و بالا قامت گورا رنگ الغرض بڑے وجیہہ جوان، علوم ظاہری و باطنی سے مالا مال تھے۔

آپ نے اپنے والد ماجد صاحبؒ کے زیر سایہ قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد آپ ہی سے درس نظامی کی مکمل کتب پڑھیں۔ علم فقہ واحادیث وتفاسیر معانی منطق و غیرہ علوم متداولہ پر مکمل عبور حاصل کیا اور اس کے بعد اپنے والد ماجد حضرت مولانا علامہ غلام رسول صاحبؒ کے ہمراہ اس وقت سلسلہ نقشبندیہ کے مشہور ومعروف روحانی پیشوا حضرت خواجہ پیر سید غلام محی الدین قصوری دائم الحضوریؒ کی بارگاہ عالیہ میں بیعت کے لئے حاضر ہوئے اور آپ کے دست اقدس پر بیعت کی۔ حضرت خواجہ دائم الحضوری کی عقابی نگاہوں نے اس مرد درویش کے اندر چھپے ہوئے جوہر یکتا کو پہچان لیا اور اپنے پاس رکھ لیا۔ آپ نے کچھ عرصہ خواجہ دائم الحضوریؒ کی بارگاہ عالیہ میں گزارا اور آپ کی راہنمائی میں سلوک کی منازل طے کیں حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوریؒ نے آپ کو خلافت سے نوازا اور رشد و ہدایت کی اجازت دی اور ساتھ یہ تاکید بھی کہ گاؤں واپس جا کر دین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے رہنا۔ چنانچہ آپ اپنے شیخ کامل کے فرمان کے مطابق واپس اپنے گاؤں ٹھیکریاں

marfat.com

شریف میں تشریف لے آئے اور درس وتدریس کے کاموں میں اپنے والد ماجد کا ہاتھ بٹانے لگے۔

مونیاں شریف میں آمد:

حضرت مولانا علامہ حافظ علم دین صاحبؒ اپنے بزرگوں کے کچھ عقیدت مندوں کے اصرار پر قریبی گاؤں مونیاں شریف میں تشریف لے آئے اور وہیں پر سکونت اختیار کی۔

مونیاں شریف میں سلسلہ درس وتدریس:

''فیض الامین من ضیائے شمس العارفین'' کے مؤلف جناب حاجی محمد شفیق صاحبؒ نے اپنی کتاب کے صفحہ نمبر 9 پر یوں تحریر کیا ہے۔

کہ جب حضرت مولانا علامہ حافظ علم دین صاحبؒ ٹھیکریاں سے مونیاں شریف میں تشریف لے آئے تو آپ نے اس چھوٹی سے بستی میں درس وتدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ بے شمار لوگ آپ کے حلقہ درس میں حاضر ہوتے تھے۔ ہزار ہا لوگوں نے آپ کے حلقہ درس سے فیض حاصل کیا۔ آپ بڑے خوش آواز اور زبان بڑی پر تاثیر تھی۔

آپ نے اپنے اوقات کو چار حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا اور بڑی سختی سے اس پر کار بند رہتے تھے۔ روزانہ سحری کے وقت بیدار ہو جاتے نماز تہجد ادا کرتے وظائف

marfat.com

میں مشغول ہو جاتے فجر کی نماز خود پڑھاتے پھر نماز کے بعد وہیں مسجد میں بیٹھ کر تلاوت کلامِ پاک اور دیگر اوراد میں محو ہو جاتے۔ نماز اشراق پڑھ کر باہر آتے اور تلامذہ کو درس دیتے۔ دس بجے کے بعد کتابت فرماتے چونکہ اس زمانہ میں چھاپے خانے بہت کم ہی تھے اس لئے کتب فقہ و احادیث کی کتابت میں مصرف رہے۔ الحمد للہ راقم الحروف (مؤلف) نے آپ کے ہاتھ مبارک سے لکھی ہوئی کئی قلمی کتب کی زیارت کی ہے جو کہ اب بھی مونیاں شریف میں حضرت صاحبزادہ فیض الامین فاروقی چشتی سیالوی مدظلہ العالی کے پاس محفوظ ہیں۔ پھر کھانا کھانے کے بعد سنت قیلولہ ادا فرماتے بعد از نماز ظہر حفاظ سے قرآن سنتے اور دوسرے طلباء کو درس دیتے۔ آپ کے حلقہ درس سے بے شمار لوگ حافظ و قاری بن کر نکلے۔ حضرت مولانا حاجی محمد شفیق صاحبؒ نے تحریر کیا ہے کہ میں نے بھی آپ سے عربی و فارسی کی کتب پڑھیں اور قران مجید بھی ان سے پڑھنے کا فخر حاصل ہوا۔ بڑھاپے کے باوجود آپ کے وجود مبارک میں تساہل نام کو نہ تھا آپ بڑے بردبار حلیم الطبع اور صاحب کرامت تھے۔ آپ کی وفات بھی ایک کرامت تھی جس کے راوی خود جناب حاجی صاحب ہیں بیان کرتے تھے۔

کہ ایک دفعہ میں موسم برسات میں سخت بیمار ہو گیا۔ غشی طاری ہوئی اور ساتھ ہی طاقت گویائی سلب ہوگئی۔ باتیں سن تو لیتا تھا مگر جواب دینے کی طاقت نہ تھی۔ اس وقت حافظ علم دین صاحبؒ مریدین کے ہاں کسی اور گاؤں میں تشریف لے گئے تھے۔

marfat.com

پانچ دن کے بعد جب آپ واپس آئے تو مجھے بڑی محبت سے ملے۔ اس حالت میں دیکھا تو دم کیا اور اس کے بعد دعا فرمائی۔ دعا کا یہ اثر ہوا کہ میں دن بدن صحت یاب ہونے لگا اور آپ بیمار ہوتے چلے گئے۔ چند دنوں کے بعد میں چلنے پھرنے کے قابل ہو گیا مگر آپ سخت علیل ہو گئے۔ ایک ہفتہ تک آپ سخت بیمار رہے مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس روز بہت بارش ہوئی تو آپ نے بارش کا پانی اور مسواک طلب کی۔ بندہ نے دونوں اشیاء فوراً پیش کر دیں۔ آپ بڑے خوش ہوئے اور میرے حق میں دعا کی۔ مسواک کر کے وضو کیا پھر نماز اشراق پڑھ کر چارپائی پر لیٹ گئے اور میرے والد محترم حضرت مولانا حافظ عبدالرشید صاحبؒ نے جب آپ کے چہرہ انور پر نزع کی حالت طاری دیکھی تو آپ آب دیدہ ہو گئے اور نبض دیکھنے لگے اس وقت حضرت مولانا علامہ حافظ محمد علم دین صاحبؒ نے فرمایا کہ سورہ یٰسین کی تلاوت کرو۔ والد صاحب نے سورہ یٰسین کی تلاوت شروع کر دی تو آپ نے میرے والد محترم اور ان کی اولاد کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔ اس کے بعد خود بھی سورہ یٰسین کی تلاوت کرنی شروع کی۔ تلاوت کرتے کرتے اپنی جان جان آفریں کے حوالے کی۔

ان للہ وانا الیہ راجعون

آپ کی وفات حسرت آیات پر بہت سے اصحاب نے قطعہ تاریخ لکھے ہیں مگر یہاں پر صرف وہ قطعہ درج کرتے ہیں جو حضرت مولانا علامہ شیخ محمد عبداللہ صاحبؒ آف عمر چک نے لکھا ہے۔

marfat.com

حافظ فرقان باوجہ کمال
عالم دین علم دین بے قیل و قال
از سہ تاریخ او ہاتف گفت
پاک اصل و پاک نسل و خوش خصال

آپ کو مونیاں شریف کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔آپ کی قبر انور کے اوپر کوئی کتبہ وغیرہ لکھا ہوا نہیں ہے۔لیکن قبر انور قبرستان کے درمیان میں پختہ اینٹوں کی بنی ہوئی واقع ہے۔

اولاد پاک:

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک صاحبزادے اور ۲ صاحبزادیوں سے نواز۔آپ صاحبزادہ صاحب کا نام نامی حافظ محمد عبدالرشید صاحب فاروقی تھا۔

marfat.com

تاریخ وفات

حضرت مولانا علامہ حافظ محمد علم دین صاحب فاروقی نقشبندیؒ مونیاں شریف

از: مولانا علامہ غلام رسول صاحبؒ عادل گڑھ ضلع گوجرانوالہ

حضرت مولوی علم الدین
عالم علم دین بصدق و سداد

حافظ گنج علم القرآن
صاحب حلم و زہد و مجدد ورشاد

متقی زماں و صالح دہر
احسن الخلق از میان عباد

اصل و فرعش کہ در اصول و فروغ
ماہر اند و تمام پاک نہاد

ہست ایں فیض یمن انفائش
ہر چہ وادش خود از خوبی داد

در بزرگی شدع است خرب مثل
ہمچو شیخ جنید در بغداد

آنچناں کرد ترک نفس و ہوا
کہ بتاں و پاز بعصر شاد

در صفائی قناعش بودہ است
از وجودش شد آں بہشت آباد

گر فرشتہ نہ دیدہ است کسے
صورت خوبش آورد در یاد

میل طبعش چو بود سوئے بقا
رخت بست از جہاں بے بنیاد

بالغاں را ہمیں نشانہا است
کاملاں را ہمیں است صحن و مراد

ایں سعادت نصیب باہم باد
بجمہ و آلہ الامجاد

بہر تاریخ نقل اور سحری
مددی جستم از دل اسعاد

ہمہ بامن چنیں بفرمودند
کالی فقیر سعالت و ارشاد

گوکہ چوں قطع کرد از سرآر
روح پاکش بہ صدر جنت باد

marfat.com

حضرت مولانا علامہ حافظ محمد عبدالرشید صاحب فاورقی

آف مونیاں شریف

آپ حضرت خواجہ حافظ علم دین صاحبؒ کے اکلوتے صاحبزادے تھے۔ باپ کی طرح بڑے زاہد نیک و پرہیزگار تھے۔ عموماً لوگ پیار سے حافظ جی کے لقب سے پکارتے تھے۔ صوفی فضل دین صاحب چشتی مرحوم آف کنگ سہالی نے آپ کی شان میں کچھ اشعار لکھے جو کہ آپ کی زندگی کی صحیح عکاسی کرتے ہیں۔

اک فرزند چمک دا روشن پیا اونہاندی چھولی
اسم محمد رشید جہاندا حافظ مٹھی بولی
مونیاں دے وچ خاص ٹھکانا حافظ جی اکھواون
شب بیدار عبادت اندر ساری رات لنگاون

آپ کی ولادت باسعادت **1263**ھ میں ہوئی۔ (آپ حضرت خواجہ محمد امین صاحب آف چکوڑی شریف جو کے آپ کے چچا مولانا علامہ حافظ محمد نور دین صاحبؒ کے فرزندار جمند تھے ان سے عمر میں صرف ایک دن بڑے تھے) ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی اور قرآن مجید اپنے والد محترم کی نگرانی میں مکمل حفظ کیا اور اس کے بعد درس نظامی کی مکمل کتب اپنے چچا حضرت مولانا علامہ حافظ نور الدین صاحب نقشبندی چکوڑویؒ سے پڑھیں اور دستار فضیلت حاصل کی حافظ صاحب کی شخصیت بڑی پُر رعب تھی۔ آپ بڑے منتظم فہم العقل، بڑے عالم باعمل شب بیدار تہجد گزار

marfat.com

تھے۔ آپ نے اپنے والد محترم کے طریقہ نقشبندیہ کو پسند کیا اور حضرت خواجہ عبدالرسول قصوریؒ کے دست حق پر بیعت کی بعد ازاں خواجہ عبدالرسول قصوریؒ نے آپ کو خلافت سے نوازا۔ آپ طب وحکمت کے علم سے اچھی طرح واقف تھے اور لوگوں کا علاج اکثر مفت کرتے۔ آپ کے دست مبارک میں شفائے کاملہ تھی۔ عوام کی خدمت ان کا شعار تھا۔ آپ اکل حلال کھاتے اور خود اپنے ہاتھوں سے کاشت کاری کرتے یہی وجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ہر کام میں برکت دیتا۔ اس وقت کے لوگ بڑے متعجب ہوتے تھے کہ ہم لوگ تو دو دو تین تین جوگوں سے زمین کاشت کرتے ہیں اور بڑی محنت کرتے ہیں مگر حافظ جی صاحب صرف ایک جوگ سے اتنا غلہ پیدا کر لیتے ہیں جتنی ہماری تین جوگیں بھی نہیں کر سکتیں۔ لوگ اس چیز کے قائل ہو چکے تھے کہ آپ کی امداد غیب کے رزق سے ہوتی ہے۔

آپ نے ۱۳۲۸ھ **1910**ء میں مونیاں شریف مں وفات پائی اور وہیں قبرستان میں آپ کو دفن کیا گیا۔

اولادِ مبارک:

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین صاحبزادوں سے نوازا ان میں سے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا علامہ حافظ فیض رسول صاحبؒ آف چکوڑی شریف تھے۔ جن کا ذکر حضرت خواجہ محمد امین صاحب کے ذکر پاک کے ساتھ آتا ہے۔ دوسرے صاحبزادے حضرت مولانا حاجی محمد شفیق صاحبؒ اور تیسرے صاحبزادے حضرت مولانا محمد صدیق صاحبؒ تھے۔

marfat.com

شریعت مصطفےٰ ﷺ وطریقت حقیقت ومعرفت کے بارے میں

سب سے پہلے طالب مولیٰ کو معلوم ہونا چاہیے کہ شریعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طریقت اور حقیقت ومعرفت کیا ہیں۔ اس دور میں راقم الحروف نے کئی پیران عظام اوران کے مریدین حضرات کو کئی مرتبہ یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارے شیخ تو طریقت کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہیں۔ ان کا شریعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تعلق ہے۔

یہ بات بالکل غلط ہے بلکہ تمام پیران عظام اور مریدین حضرات کو علم ہونا چاہیے کہ سب سے پہلے شریعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اگر یہ نہیں تو کچھ بھی نہیں اس کے بعد طریقت ہے اس کے متعلق راقم الحروف نے کئی بار اپنے والد محترم الحاج پیر محمد یوسف صاحب چشتی سیالوی مدظلہ العالی کی زبان مبارک سے سنا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ طالب مولیٰ کو معلوم ہونا چاہیے کہ شریعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور طریقت حقیقت میں دو پر ہیں جن کے ذریعے انسان اپنی روحانی پرواز کرتا ہے۔ آپ اس کی مثال اس طرح بیان کرتے ہیں کہ جیسے پرندے کے دو پر ہوتے ہیں اور وہ ان کے ذریعے پرواز کرتا ہے۔ اگر اس کا ایک پر کمزور ہو تو وہ اتنی قوتِ پرواز نہیں رکھتا جتنی کہ تندرست پر رکھنے والا پرندہ۔ اسی طرح اگر طالب مولیٰ کا ایک پر کمزور ہوگا اور دوسرا مضبوط یعنی اگر شریعت والا مضبوط ہے اور طریقت والا کمزور یا طریقت والا مضبوط ہے اور شریعت والا کمزور تو وہ اپنی پرواز نہیں کر سکے گا۔ بلکہ

marfat.com

طالب مولیٰ کے دونوں پر مضبوط ہونے چاہییں۔ شریعت والا بھی اور طریقت والا بھی جس طالب کے یہ دونوں پر مضبوط ہوں وہ اپنے شیخ کامل کی راہنمائی میں بڑی آسانی کے ساتھ روحانی منازل طے کرلیتا ہے۔ شریعت اور طریقت کے متعلق حضرت مولانا علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "مالا بدمنہ" کے صفحہ نمبر ۱۲۱ پر یوں تحریر کیا ہے کہ آدمی کو یہ وہم نہیں ہونا چاہیے کہ حقیقت اور طریقت شریعت کے خلاف ہیں بلکہ یہ خیال اور کلمہ کہنا بھی جہالت اور کفر ہے بلکہ شریعت کی اصل حقیقت یہی ہے کہ درویشوں کی خدمت کرے جب دل علم کے اس تعلق سے جو خدا تعالیٰ سے غافل کرنے والا ہے پاک ہو جائے اور نفس رزائل اور برائی سے کنارہ کر کے نفس مطمئنہ بن جائے اور اخلاص حاصل کرلے تو اس کے حق میں شریعت ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی نماز کا تعلق بدل جائے گا۔ یعنی ظاہری ارکان اور حرکات میں محصور ہو کر نہ رہ جائے گی بلکہ اللہ کے قرب کا حقیقی سبب بن جائے گی۔ الصلوٰۃ معراج المومنین کا مطلب اور مفہوم بھی یہی ہے کہ اس کی دو رکعتیں دوسروں کی لاکھوں رکعتوں سے بہتر ہو جائینگی یہی حال اسکے روزے اور صدقات کا ہوگا۔ اکبر الہ آبادی فرماتے ہیں۔

سنو دو ہی لفظوں میں مجھ سے یہ راز
شریعت وضو ہے اور طریقت نماز

جس طرح وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی اسی طرح شریعت کی پابندی کے بغیر

marfat.com

طریقت بے معنی ہے وضو نماز کی شرط ہے اور شریعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پابندی طریقت کی شرط ہے۔ اسی طرح حضرت خواجہ محمد امین صاحب فاروقی چشتی سیالویؒ آف چکوڑی شریف کے ایک خلیفہ جناب قاضی سید ممتاز احمد صاحبؒ آف لدھیانہ نے لاہور کے رہنے والے ایک کاتب جناب مولوی عبدالعزیزؒ سے اپنے وظائف والی قلمی کتاب میں یوں لکھوایا ہے۔

کہ شریعت مثل دودھ کے ہے اور طریقت مثل دہی کے اور حقیقت مثل مسکہ اور معرفت مثل گھی ہے اگر دودھ نہ ہو تو یہ تین چیزیں کہاں سے پیدا ہوں۔ دوسری مثال میں لکھتے ہیں کہ شریعت بمثل درخت، طریقت بمثل شاخ، حقیت بمثل برگ، معرفت بمثل میوہ ہے اور اگر درخت نہ ہو تو یہ تینوں چیزیں کہاں سے پیدا ہوں او رتیسری مثال بیان کرتے ہیں کہ شریعت بمثل پوست، طریقت بمثل گوشت، حقیت بمثل استخوان، معرفت بمثل مغز ہے اور اگر پوست نہ ہو تو باقی تین چیزوں کی حفاظت کیوں کر ممکن ہوگی؟

الغرض طالب مولیٰ کو چاہیے کہ سب سے پہلے شریعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرے اور اس کے بعد طریقت پر پھر جب سب چیزوں پر عمل کرے گا تو انشاء اللہ آگے کی منازل آسانی کے ساتھ طے کرلے گا!

marfat.com

سلسلہ نقشبندیہ کے بارے میں

اس سلسلہ کی چند خصوصیات ہیں جو کہ بہت ہی عالی شان ہیں اور اکابرین سلسلہ نقشبندیہ نے تحریر کی ہیں تا کہ اس سلسلہ میں قدم رکھنے والے طالب کو معلوم ہو جائے کہ اس سلسلہ نقشبندیہ کے اصول کیا ہیں جن کے ذریعے طالب مولیٰ مشاہدہ ذاتی اور دوام حضور تک پہنچتا ہے اور طریقہ نقشبندیہ کی بنا انہی کلمات پر ہے یہ کل گیارہ کلمات ہیں اور وہ یہ ہیں۔

۱۔ہوش دردم ۲۔نظر برقدم ۳۔خلوت درانجمن ۴۔سفر در وطن

۵۔یادکرد ۶۔بازگشت ۷۔نگہداشت ۸۔یاداشت

یہ آٹھ کلمہ مذکور حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہیں اور یہ تین جو آگے ذکر ہوئے ہیں یہ حضرت امام الطریقت خواجہ شاہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہیں۔

۱۔وقوف زمانی ۲۔وقوف قلبی ۳۔وقوف عددی

اسی سلسلہ سے متعلق حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔

اول ما آخر ہر منتہی است

یعنی جہاں دوسرے سلسلوں کی انتہا ہوتی ہے وہاں سے سلسلہ نقشبندیہ کی ابتداء ہوتی ہے اور سلسلہ نقشبندیہ کے طالب کا پہلا قدم ہوتا ہے۔ یہ بات بالکل درست ہے دوسرے سلسلوں کی نسبت سلسلہ نقشبندیہ بہت ہی مشکل ہے۔ راقم الحروف (مؤلف)

maktabah.org

اگرچہ سلسلہ چشتیہ سیالویہ میں حضرت خواجہ غلام فخرالدین چشتی سیالویؒ آف سیال شریف سے بیعت کا تعلق رکھتا ہے لیکن اپنے بزرگوں کے آبائی سلسلہ یعنی نقشبندیہ و قادریہ کو بھی بہت پسند کرتا ہے۔اس فقیر کے خیال میں اگر اس سلسلہ نقشبندیہ کا کوئی طالب ان گیارہ کلمات کے بجائے پہلے تین کلمات پر بھی عمل کرے تو انشاء اللہ اس کے دل کی دنیا بھی بدل جائے گی اور آخرت بھی سنور جائے گی!

ا۔ ہوش در دم:

ہوش در دم سے مراد یہ ہے کہ جو سانس اندر سے باہر نکلے چاہیے کہ حضوری اور آگاہی سے ہو اور اس میں مطلق کوئی غفلت نہ ہو یعنی کوئی سانس بھی حق تعالیٰ کی یاد سے خالی اور غفلت سے نہ نکلے اور نسبت حضور مع اللہ میں کوئی فتور واقعہ نہ ہو۔ حضرت خواجہ عبید اللہ احرارؒ نے فرمایا کہ اس طریقہ میں دم کی نگہبانی کرنی بہت ضروری ہے جو شخص دم کی نگہبانی نہیں کرتا کہتے ہیں کہ فلاں شخص طریقہ بھول گیا۔ صوفیائے کرام اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں کہ دن اور رات کے چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں اور انسان ہر گھنٹے میں ایک سو اسی بار سانس لیتا ہے۔ پس دن اور رات میں چار ہزار تین سو بیس بار، ہر سانس میں دو سوال کیے جائیں گے ایک بدن سے سانس نکلتے وقت اور دوسرا سانس اندر داخل ہوتے وقت۔ یعنی نکلتے وقت اور اندر آتے وقت تو نے کیا عمل کیا تھا اسی لیے طالب مولیٰ کا کوئی سانس بھی اس کی یاد کے بغیر نہ ہی اندر جائے اور نہ ہی اندر سے باہر نکلے۔

marfat.com

۲۔ نظر بر قدم:

نظر بر قدم سے مراد ہے کہ چلتے پھرتے اٹھتے اور بیٹھتے اپنی نظروں کو پاؤں کی طرف رکھے اور کسی غیر محرم کی طرف بری نظر سے نہ دیکھے اور چلتے ہوئے راستے کا حق ادا کرے۔ یہی وہ سبق ہے جو ہمارے آقا و مولیٰ جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام اور قیامت تک آنے والے اپنے امتیوں کے لیے ارشاد فرمایا۔ اے میرے صحابہ جب تم راستے سے گزرو تو اس کا حق ادا کیا کرو۔ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راستے کا حق کون سا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنی نظروں کو نیچے جھکا کر چلنا یہی راستے کا حق ہے۔

الحمد للہ چکوڑی شریف کے رہنے والے بزرگ لوگوں سے راقم الحروف نے یہی سنا ہے کہ حضرت خواجہ حافظ نور الدین صاحبؒ اور آپ کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ اور آپ کے جانشین حضرت حافظ فیض رسول صاحبؒ جب بھی اپنے گھر سے ڈیرہ پر جانے کے لیے گلیوں میں چلتے تو آپ اپنی نگاہوں کو زمین پر جھکا کر چلتے تھے۔ اس وقت کسی عورت کی مجال نہ تھی کہ گلی میں نظر آئے بلکہ جب بھی عورتیں گلی میں آپ حضرات کو آتے دیکھ لیتیں تو فوراً گلی ہی میں قریبی گھر میں گھس جاتی تھیں۔ افسوس آج ہم اس سبق کو بھی بھول گئے۔

قرآن مجید میں بھی اللہ رب العزت نے سورہ نور میں اپنے پیارے محبوب جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یوں ارشاد فرمایا ہے۔

marfat.com

قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم ويحفظوا فروجهم ذالک اذکی لهم ان الله خبیر بما یصنعون

طالب مولیٰ کو چاہیے کہ اپنی نظر کو ہرگز ضائع نہ کرے۔ اگر اچانک کسی پر نظر پڑ جائے تو اس وقت توبہ کرے اگر دوبارہ دیکھا تو پھر مواخذہ ہوگا اور کیا پتا وہ کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے راقم الحروف (مؤلف) نے کئی ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو اپنی آنکھوں کو چاروں طرف گھما پھرا کر نظریں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہیں اور بعض اوقات اسی وجہ سے وہ کسی نہ کسی بڑے فساد میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اکیلے نہیں بلکہ خاندان کے لوگوں کو بھی تباہی و بربادی کی طرف لے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سوچنا چاہیے کہ ہمارے بعض سلف صالحین نے خدا تعالیٰ سے شرم کی وجہ سے کبھی بھی اپنی نظروں کو اٹھا کر آسمان کی طرف نہیں دیکھا بلکہ اپنی نظروں کو زمین کے اوپر جھکا کر چلتے رہے۔

نقل ہے کہ تابعینؒ میں سے ایک بزرگ ربیع بن خشیم اپنی آنکھوں کو نیچے اور سر کو جھکائے رکھتے تھے کہ بعض لوگ خیال کرتے کہ یہ اندھا ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر میں متواتر بیس سال تک آنا جانا تھا جب آپ کی خادمہ ان کو دیکھتی تو اندر جا کر حضرت عبداللہ بن مسعود سے عرض کرتی کہ آپ کا اندھا دوست آیا ہے آپ خادمہ کی بات سن کر تبسم فرماتے اور کہتے کہ وہ اندھا نہیں ہے بلکہ اس کی آنکھوں کی بینائی بالکل ٹھیک ہے۔ بس وہ قرآن مجید اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پر عمل کرتا ہے اور انہیں کہتے کہ اے ربیع بخدا اگر تم کو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

دیکھتے تو بہت ہی خوش ہوتے اسی لئے طالب مولیٰ کو چاہیے کہ اپنی نظر کو ضائع نہ کرے اگر نظر کرے تو عبرت کے ساتھ کرے "فاعتبروا یا اولی الابصار"

۴۔ خلوت در انجمن:

خلوت در انجمن سے مراد یہ ہے کہ ظاہر طور پر آدمی کی توجہ مخلوق کی طرف اور باطن میں اللہ رب العزت کیطرف ہو یعنی دل تو اس کا یادالٰہی میں مشغول ہو اور ہاتھ اس کے کام کی طرف لگے رہیں اور اگر ذاکر بازار میں آتے جاتے غیر آوازیں سنے تو بھی اس کو سوائے اللہ کے ذکر کے اور کچھ سنائی نہ دے۔ ذکر کا ایسا غلبہ دل کی حقیقت پر ہو جاتا ہے۔ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار نے فرمایا کہ اگر طالب صادق ذکر میں کوشش کرے تو پانچ چھ روز میں حاصل ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر کسی درخت کا پتہ کھڑکے یا کوئی آواز اس کے کان میں آئے اس کو یہ سب ذکر ہی معلوم ہوتا ہے اور آپ نے فرمایا ابتداء میں ہمارا ایسا ہی حال تھا اور جو شخص اپنی کم ہمتی سے ذکر قلیل کرتا ہو اس کو چاہیے کہ ہمت کرے وہ کمالات ذات تک پہنچنا محال ہے اور فرمایا کہ ہمارا طریقہ صحبت ہی ہے اور خلوت شہرت ہے اور شہرت یہی آفت ہے اور فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کلام پاک میں ارشاد فرمایا ہے" **رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله** " وہ اسی مقام کی طرف اشارہ ہے۔

تواریخ میں مذکور ہے کہ ایک شہزادے نے اپنے باپ سے کہا میں چاہتا ہوں کہ مجھے آخرت میں کامیابی نصیب ہو۔ باپ نے ہدایت کی تم فلاں بادشاہ کے پاس

marfat.com

جاؤ۔ چونکہ طالب صادق تھا منازل طے کر کے بادشاہ کے دروازے پر پہنچ گیا اور دربانوں سے کہا کہ بادشاہ کو میرے آنے کی اطلاع دے دو کہ فلاں بادشاہ کا لڑکا آیا ہے۔ ایک دربان نے اطلاع دی تو بادشاہ نے کہا اچھا کھڑا رہنے دو اور تین دن کے بعد پھر اطلاع کی تو کہا اچھا دوسرے دروازے پر لاؤ وہاں بھی تین دن کھڑا رہا تیسری بار اطلاع دی تو کہا آنے دو وہ اندر گیا تو دیکھا کہ دنیاداری کا تمام سامان موجود ہے۔ دل میں خیال کیا یہ خود دنیادار ہے مجھ کو کیا تعلیم دے گا۔ بادشاہ اس کے دل کی حالت جان گیا بقول شاعر۔

بندگانِ خاص از علام الغیوب

وحذرو ھم جواسیس القلوب

اور اس کو اپنے ہاں ٹھہرایا پھر دوسرے دن شہر کے تمام اطراف میں ناچ گانے اور جگہ جگہ کھیل تماشے کا اہتمام کیا اور شہزادے کو طلب کرنے کے بعد ایک برتن دودھ سے بھرا ہوا اس کے سر پر رکھا اور کہا جاؤ اس شہر کی پوری سیر کرو مگر خبردار اس برتن سے دودھ نہ گرنے پائے اور ساتھ ہی دو سپاہیوں کو تلوار دیکر اس کے ہمراہ روانہ کیا اور سپاہیوں کو حکم دیا کہ اگر ایک قطرہ بھی اس برتن میں سے دودھ گرے تو تلوار کے ساتھ شہزادے کے پرزے اڑا دو۔ دونوں سپاہی شہزادے کے پورے شہر کی سیر کرا کر لے آئے بادشاہ نے پوچھا دودھ تو نہیں گرا سپاہیوں نے عرض کیا کہ اے بادشاہ اگر ایسا ہوتا تو پھر یہ شہزادہ آپ کے پاس سلامت کیسے پہنچتا۔ قتل نہ کر دیا جاتا۔ پھر بادشاہ

marfat.com

شہزادے کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے پوچھا کہ آج تم نے خوب تماشا دیکھا ہو گا۔ اس شہر میں جگہ جگہ تماشے کی دھوم دھام تھی۔ شہزادے نے جواب دیا کہ جناب مجھ کو اس برتن کی حفاظت بلائے جان ہو رہی تھی ہر وقت یہی خوف لاحق تھا کہ اگر دودھ کا ایک قطرہ بھی گرا تو فوراً مارا جاؤں گا اس حالت میں میں تماشا کیا دیکھتا۔ مجھ کو تو سوائے دودھ کے اور کوئی شے نظر نہیں آئی اس وقت بادشاہ نے کہا کہ جس طرح تم پر یہ ایک دن گذرا ہمارا ہر وقت یہی حال رہتا ہے۔ یہ بادشاہت مال و دولت سب کچھ ہماری نظر میں ہیچ ہے۔ ہماری توجہ کسی طرف نہیں تم نے تو ظاہری سلطنت وحکومت اور دولت وثروت دیکھ کر ہماری حالت کو اس پر قیاس کیا۔ اے شہزادے اس واقعہ سے جو تم پر گذرا ہے سمجھ لو کہ سپاہی ملک الموت ہے اور تن من دودھ کا برتن اور راگ رنگ جو راہ میں ہو رہا تھا وہ اس دنیائے فانی کا سیر و تماشا ہے۔ اسی طرح ہم نے بھی دنیا کے دھندے کو دل میں نہیں لگایا کہ ایسا نہ ہو دودھ گر جائے اور دل یاد الٰہی سے خالی ہو اور مارا جائے۔ اس کے بعد بادشاہ نے شہزادے کو اس کے حوصلے کے مطابق کافی عرصہ تعلیم دینے کے بعد رخصت کیا۔

پس طالب مولیٰ کو چاہیے کہ اپنے دل کو اللہ کے ذکر میں مشغول کر کے جمیع معاملات یعنی پڑھنے کلام کرنے اور کھانے پینے چلنے پھرنے اٹھنے بیٹھنے سونے جاگنے میں ذاکر رہے اللہ کی یاد سے غافل نہ ہو ایسا ملکہ پختہ ہو جائے کہ یاد سے بالکل غفلت نہ ہو خواہ کیسے ہی مجالس اور ہجوم ہوں۔ دل مولا کی یاد میں رہے سوائے مولا کے دل کو

marfat.com

سی کی خبر نہ ہو اسی واسطے خواجہ رامتینی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

از درون شو آشنا و از بروں بیگانہ وش

ایں چنیں زیبا روش کم می بود اندر جہاں

اندر سے آشنا رہے اور باہر سے بیگانوں کی طرح۔ ایسی خوبصورت چال جہاں کے اندر کم ہے۔

۴۔ سفر در وطن:

سفر در وطن سے مراد یہ ہے کہ اپنے وطن میں رہ کر سفر کرتا رہے یعنی حالت اقامت کے اندر سفر میں ہو حالانکہ ضدوں کا جمع ہونا ہے تو اس کے معنے اکابر نے یہ لکھے ہیں کہ ملکات رزیلہ یعنی بری خصلتیں چھوڑ کر نیک خصلتیں حاصل کرتا رہے۔ جیسا کہ مسافر اپنے اصلی وطن کو چھوڑ کر دوسرے وطن میں چلا جاتا ہے۔ ایسے ہی سالک ایک خصلت رزیلہ کو ترک کر کے اچھی خصلت کی طرف چل پڑا تو مسافر کی طرح خصلت حمیدہ تک جا پہنچتا ہے اور بعض اکابر نقشبندیہ نے اس سفر کی بھی دو قسمیں بیان کی ہیں۔ ایک ظاہر بدن کا سفر اور دوسرا باطن کا سفر

ا۔ ظاہر کا سفر:

ا۔ ظاہر بدن کے سفر سے مراد یہ ہے کہ آدمی ہر ایک ملک اور جنگل کی سیر کرے اور اللہ کی زمین میں اس کی بنائی ہوئی نشانیاں او رعجائبات دیکھے یا کعبہ شریف

marfat.com

اور مدینہ شریف کی زیارت کرے یا اولیاء عظام اور علمائے کرام کی زیارت کے لیے سفر کرے یا پھر زیارت قبور کرے یا پھر اپنے والدین اور شیخ کامل کی زیارت کے لیے سفر کرے کیونکہ ان سب چیزوں کی زیارات میں بہت ہی برکتیں اور فائدے ہیں۔

۲۔ باطن کا سفر:

اس سے مراد ہے کہ آدمی زمین پر بیٹھا ہو اور اس کی نگاہ خدا کے عرش کا طواف کر رہی ہو۔ یہ وہ سفر ہے جو بغیر کسی مرشد کامل کے طے نہیں ہوتا۔ اس کے لیے کوئی نہ کوئی رہبر اور رفیق ہونا چاہیے۔ یہی وہ سفر ہے جس کے لیے حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ اور حضرت خواجہ حافظ علم دین صاحبؒ اپنے گاؤں سے چل کر حضرت خواجہ پیر سید غلام محی الدین دائم الحضوری قصوریؒ کی بارگاہ میں پہنچے اور حضرت خواجہ دائم الحضوریؒ نے دونوں بھائیوں پر نہایت ہی خصوصی توجہ فرمائی اور اپنی نگرانی میں بہت جلد منزل مقصود تک پہنچایا اور دونوں بھائیوں نے یہ سفر آپ کی معیت میں طے کیا اور کامیابی حاصل کی بقول شاعر ۔

لوح محفوظ است پیش اولیا
تا بہ بنی ابتدا و انتہاء

اسی سفر کی وجہ سے ان محبوبان خدا کی نگاہ وہاں پڑتی ہے جہاں پر عام آدمی کی نگاہ کام نہیں کرتی۔ عام آدمیوں کے متعلق صوفیائے کرام اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں۔

کہ ہر آدمی چاہے وہ کسی بھی مذہب سے ساتھ تعلق رکھتا ہو وہ اپنی نظروں کے

marfat.com

ساتھ سورج کو طلوع ہوتے استواء پر اور پھر غروب ہوتے ہوئے دیکھتا رہتا ہے۔ حالانکہ سورج چوتھے آسمان پر چمک رہا ہوتا ہے۔اس کے متعلق محمد عربی ﷺ کی بارگاہ اقدس میں ایک صحابی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین سے لے کر آسمان اول تک کتنے سال کا فاصلہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ **500** سال کا راستہ ہے۔ الغرض سوچنے والی بات یہ ہے کہ ایک عام آدمی کی نگاہ ایک آن کی آن میں بیس سو سال کا فاصلہ طے کر کے چوتھے آسمان پر چمکنے والے سورج کو دیکھ لیتی ہے۔تو خدا کے ولیوں کی نگاہ کا کیا کمال ہوگا اور جس خوش نصیب کو یہ سفر نصیب ہو جائے تو اس کو زمین اور جنگلوں میں پھرنے سے کیا کام اس کے واسطے آسمان کے اسرار اور ستارے اور چاند سورج دیکھنے سے کام نکل سکتا ہے۔ اور وہ شخص طواف کعبہ کرے اور وہ کسی مسجد کے طواف کو جائے تو تعجب سے خالی نہ ہوگا۔ بلکہ وہ لوگ تو اپنے وطن اور اپنی عبادات کرنے والی جگہ پر بیٹھے رہتے ہیں اور باطن میں عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک سیر کرتے رہتے ہیں اور ان دونوں سفروں میں سے باطن کا سفر افضل ہے مگر اس سفر میں پڑھنا نہایت ہی دشوار ہے۔

پس طالب مولیٰ کو چاہیے کہ وہ بغیر وسیلہ مرشد کے اس سفر پر نہ چلے اگر اکیلا چلا تو سوائے تباہی و بربادی کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

۵۔ یاد کرو:

یاد کرو سے مراد ہے ذکر چاہے زبانی ہو یا دلی نفی ، اثبات ہو یا فقط اسم اللہ یا

marfat.com

جیسے مرشد کامل بتائے۔ ذکر کی تعلیم اور طریقہ نقشبندی خاندان میں یہ ہے کہ اول مرید اپنا دل غیر خیالوں سے پاک کر کے اپنے شیخ کامل کے مقابلہ میں رکھے منہ اور آنکھیں بند کرے اور زبان کو تالو سے لگائے اور سانس کو ذکر کے ساتھ اٹھائے جو محاذ دل بائیں طرف پستان کے نیچے ہے اس کو ہر سانس کے ساتھ تھوڑی سی حرکت دے جو سانس آئے ذکر کے ساتھ آئے اور جائے تاکہ ذکر کی حلاوت کا اثر دل میں پیدا ہو اگر اس سے اثر پیدا نہ ہو تو ایک سانس میں تین یا پانچ یا سات مرتبہ ذکر کرے اور حضورِ دل سے اللہ اللہ کہتا رہے اور یقین جانے کہ میں اس کو یاد کرتا ہوں اور پاک ذات مجھ کو یاد کرتا ہے۔

جیسا کہ ارشاد ہے ''فاذکرونی اذکرکم'' حتی کہ دل سے صورت لفظ محو ہو جائے صرف اسم پاک کے معنٰے رہ جائیں اس حد تک پہنچنے اور مداومت رکھنے میں انسان کو اختیار ہے لیکن رحمت الٰہی کی کشش کا اختیار نہیں ہاں اس طرح کرنے سے جذب رحمت کی لیاقت ہو جاتی ہے۔ اور جس وقت سالک اس درجے کو پہنچے تو اسے چاہیے کہ فتوحات غیبی کا منتظر رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء پر اور بالخصوص اپنے پیارے محبوب جناب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد آپ کی امت کے اولیاء پر امور حقہ مفتوح فرمائے اس پر بھی منکشف فرماتا ہے۔

اس صورت میں اگر سالک کا ارادہ سچا ہوگا اور ہمت بھی درست ہو گی اور مواظبت بھی خوب کرے گا اور دنیا کی باتیں دل میں نہ آنے دے گا تو بے شک اس کے دل میں

marfat.com

نور مثل ستاروں کے چمکیں گے اور ابتدائی حالت میں وہ ستارے مثل بجلی کے گزر جائیں گے پھر کبھی نہ ٹھہریں گے اور کبھی پے در پے ہونگے اور کبھی ایک حالت پر بھی ٹھہر رہیں گے اور کبھی دل میں نور کا شعاع مثل آفتاب نظر آئے گا اور بعض اوقات حجاب اٹھائے جاتے ہیں اور پردہ غیب سے بڑی عجیب باتیں علوم کی کھلتی ہیں اور کبھی نسیم الطاف یزدانی قلب پر چلتی ہے۔

بعض چیزیں جو لوح محفوظ پر لکھی ہوتی ہیں نظر آتی ہیں اور سینہ کھل جاتا ہے اور سر ملکوت اس پر ظاہر ہو جاتا ہے۔ فرشتے اور روحین اور اچھی صورتیں خدا تعالیٰ کے صالحین کی نظر آنے لگتی ہیں۔ لیکن ابتداء میں مجاہدے اور ریاضتیں درکار ہیں چنانچہ خود اللہ رب العزت قران مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ واذکر اسم ربک وتبتل الیه تبتیلا اس میں بھی اشارہ ہے کہ اے طالب کسی چیز سے تعلق مت رکھ اور ہر کام اسی کے حوالے کر اور اسی کا ہو جا وہ فرماتا ہے

"یا ایها الانسان انک کادح الی ربک کدحا فملقیه"

"والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا"

اور اس راستہ میں کوشش اور محبت کرنا بہت ضروریات سے ہے اور آدمی کو جد وجہد چھوڑنی نہیں چاہیے اگرچہ دیر سے نظر آئے جس شخص نے سچے دل سے محنت کی اور خدا کا طالب ہوا اللہ تعالیٰ خود اس کو اپنے راستے دکھاتا ہے۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے سچ کہا۔

marfat.com

غافل از وے یک زماں صد مرگ داں
زندگی یاد است نزد عارفاں
بلکہ بدتر موت سے یہ زندگی
کیونکہ حاصل اس سے ہے شرمندگی
ورنہ ذاکر ہیں زمین و آسمان
دمبدم ہیں ذکر سے یہ تر زباں
یاداو سرمایۂ ایمان بود
ہر گدا از یاد او سلطان بود
یاد کر تو یاد کر تو یاد کر
غفلت اپنی یاد سے آزاد کر

جب طالب مولیٰ کو یہ نور حاصل ہو جاتا ہے تو مستی اور بے خودی اور اس کے وجود میں اس قدر محو ہو جاتا ہے کہ سوائے ذات واحد یعنی اللہ رب العزت کے سوا اور کسی کی طرف نہیں دیکھتا تو ایسے شخص کو صوفیائے کرام فانی در توحید کہتے ہیں۔ بقول مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ ۔

اتصالے بے تکیف بے قیاس
ہست رب الناس را با جان ناس
کار ناداں کو تہ اندیش ہست
یاد کردے کسے کہ درپیش است

marfat.com

تو ایسا شخص ایک وقت میں کئی ایک رنگ دیکھتا ہے۔ جن کا بیان کرنا اس کے لئے محال ہوتا ہے اور ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ اپنی معیت ذات وصفاتی تجلی فرماتا ہے۔

واللہ بکل شی محیط نظر آتا ہے اور صوفیائے کرام ایسے شخصوں کو بالغوں میں گنتے ہیں وہ ناقصوں کو کامل کرنے والا اور صاحب موزوں ہوتا ہے۔ اور اس مقام میں اگر تمکین حاصل ہو تو ہر وقت خوش رہتا ہے اللہ رب العزت کے ساتھ وہ اس وقت دونوں جہاں کو رائی کے دانے کے برابر ہی نہیں دیکھتا سوائے اس ذات باری تعالیٰ کے اور اگر تمکین حاصل نہ ہو تو اضطراب اور اشتیاق میں رہتا ہے اور کبھی کبھی اشتیاق میں آ کر یوں بول اٹھتا ہے۔ بقول شاعر ؎

شمع رو جلوہ کناں تھا مجھے معلوم نہ تھا
صاف پردے میں عیاں تھا مجھے معلوم نہ تھا
گل میں بلبل میں ہر اک شاخ ہر پتے میں
جابجا اس کا نشان تھا مجھے معلوم نہ تھا
ایک مدت حرم و دیر میں ڈھونڈا ناحق
سیمبر سر میں نہاں تھا مجھے معلوم نہ تھا
بغلط ہستی موہوم کو سمجھے تھے گھر
اور وطن اپنا جہاں تھا مجھے معلوم نہ تھا
سچ تو یہ ہے کہ سوا یار کے جو کچھ تھا حیات
وہم تھا شک تھا گماں تھا مجھے معلوم نہ تھا

marfat.com

۶۔ بازگشت:

بازگشت سے مراد یہ ہے کہ جب ذکر کرنے والا دل سے کلمہ طیبہ یا اسم اللہ نو یا پندرہ یا پھر اکیس مرتبہ کہے یعنی طاق عدد کی رعایت رکھے اور ہر طاق عدد پر ذکر کے بعد زبان سے مناجات کرے اور اللہ رب العزت کی بارگاہ میں حضور قلب کے ساتھ اس طرح دعا کرے کہ الٰہی مقصود میرا تو ہے میں نے دنیا و آخرت کو تیرے واسطے چھوڑا تو اپنا پورا وصل اور اپنی محبت و معرفت میرے دل میں ڈال تا کہ مجھے تیری محبت و معرفت نصیب ہو بعض اکابر اولیاء اللہ نے فرمایا ہے کہ ذکر طاق کے بعد یہ دعا مانگنی شرط اعظم ہے۔ سالک کے لیے ہرگز یہ جائز نہیں کہ وہ اس دعا کو چھوڑے۔ ہم نے جو کچھ پایا اس کی برکت سے پایا کیونکہ اس سے اخلاص حاصل ہوتا ہے۔ اس لیے کہ اگر ذاکر کے دل میں وسوسہ غرور فخر کا آ جائے تو اس دعا کی برکت سے وہ دفع ہو کر اخلاص اور محبت و معرفت حاصل ہو جاتے ہیں۔ اگر شروع میں کلمہ بازگشت کے اندر صدق نیت حاصل نہ ہو تو اس کو چھوڑ نہ دے بلکہ اس کا ذکر کرتا رہے انشاء اللہ آہستہ آہستہ سب کچھ حاصل ہو جائے گا اور اگر اپنے شیخ کامل کی صورت کا تصور کر کے اس کے طفیل سے دعا مانگے تو بہت جلد تاثیر ہو گی اور وہ اپنے شیخ کامل کے وسیلہ سے اپنی منزل مقصود تک پہنچ جائے گا۔

marfat.com

۷۔ نگاہِ داشت:

نگاہ داشت سے مراد یہ ہے کہ سالک نفس کی باتوں اور وسوسوں کو اپنے دل سے دور کرے اور اس پر لازم ہے کہ جب دل میں وسوسہ ظاہر ہو تو فوراً اس کو دور کر دے تا کہ وہ آگے بڑھنے نہ پائے اگر بڑھ گیا تو نفس اس کی طرف مائل ہو جائے گا۔ اور پھر اس کا زائل کرنا مشکل ہوگا۔ بعض اکابر صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ جس چیز کی طرف نفس مائل ہو سب سے پہلے اس چیز کو اپنے آپ سے دور کرے اور پھر ذکر میں مشغول ہو جائے۔ جیسا کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باغ میں نماز پڑھی اور درختوں میں سے ایک جانور اڑا اس کا رنگ بہت ہی خوبصورت تھا ان کو وہ اچھا لگا اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اس کی طرف دیکھتے رہے اور یہ یاد نہ رہا کہ کتنی رکعتیں نماز کی پڑھی ہیں بہت پچھتائے اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج مجھ پر یہ واقعہ گذرا لہذا اب وہ باغ آپ کی ملک ہے۔ للہ جہاں چاہیں وہاں اس کو صرف فرمائیں ایک اور صحابی کا ذکر ہے انہوں نے اپنے باغ میں نماز پڑھی اور کھجوروں کے درخت پھلوں کے بوجھ سے جھک رہے تھے ان کو دیکھا تو بہت ہی اچھے معلوم ہوئے یاد نہ رہا کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں یہ ماجرا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا اور کہا کہ وہ باغ صدقہ ہے اس کو اللہ کے راہ میں خرچ کیجئے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس باغ کو پچاس ہزار میں بیچا الغرض طالب مولیٰ کو چاہے کہ

marfat.com

وسوسہ دور کرنے کے بعد پھر جلد ہی ذکر میں مشغول ہو جائے اور کلمہ طیبہ کا ذکر کرنا اس کو حبس دم کے ساتھ مفید ہے۔

۸۔ یاداشت:

یاداشت سے مراد یہ ہے کہ حق تعالیٰ سے مدام آگاہ رہے جیسے کہ وہ خود فرماتا ہے۔ "وھو معکم اینما کنتم" اور اہل تحقیق کے نزدیک مشاہدہ حق ہے کیونکہ دل پر حب ذاتی کا ایسا غلبہ ہوتا ہے کہ سوائے اللہ رب العزت کے کچھ نظر نہیں آتا۔

نحن اقرب کو نہیں سمجھا مگر
اس لیے اس بھید سے ہے بے خبر
عقل ظاہر بیں کو کر تو دل سے دور
دیکھ تو پھر ہر طرف اس کا ظہور
عشق حق سے دل جلے جیسے کباب
یا کہ جیسے برف پیش آفتاب
یعنی ہستی نیست کرتے ہیں عزیز
ماسوا حق کے نہیں رکھتے تمیز

اور یہ بات بعد از فنا کامل بقا کے حاصل ہو جاتی ہے۔

marfat.com

۹۔ وقوف زمانی

وقوف زمانی سے مراد یہ ہے کہ سالک ہر وقت اپنے حال کا واقف رہے۔ اکابر صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ سالک کا معاملہ وقوف زمانی ہی پر ہے تاکہ سالک یہ جانے کیا حال اور صفت ہے۔

اگر اس کا کوئی عمل اللہ رب العزت کی بارگاہ میں قبول ہو تو اور ذوق و شوق کے ساتھ شکر ادا کرے۔ اور اگر اپنا کوئی عمل محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے خلاف دیکھے تو اسی وقت اللہ رب العزت کی بارگاہ میں اپنے سر کو سجدہ میں جھکا کر معافی مانگے اور توبہ کرے اور کوئی زمانہ بھی غفلت کے ساتھ نہ گزارے بلکہ ہر زمانے کو اللہ کی اطاعت کے مطابق گزارے اللہ رب العزت کی عبادت کرنے والے خدا کے بعض نیک بندے گذشتہ زمانے کا بھی حساب کرتے ہیں اور یہ بھی نگاہ میں رکھتے ہیں کہ ان سے کوئی کام خلاف سنت تو سرزد نہیں ہوا اور اگر ہو تو بازگشت کرتے ہیں اور پھر نئے سرے سے دوبارہ عمل کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

۱۰۔ وقوف عددی:

وقوف عددی سے مراد یہ ہے کہ عدد وتر کا نگاہ رکھنا اور عدد طاق کی حفاظت کرنا کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے۔ ''ان اللہ وتر و یحب الوتر'' بے شک اللہ ایک ہے اور طاق کو دوست رکھتا ہے۔ پس ذکر کرنے والے کو چاہیے کہ ایک سانس میں

marfat.com

تین یا پانچ یا سات یا اکیس مرتبہ ذکر کرلے بعض اکابر نقشبندیہ فرماتے ہیں کہ جب ذکر قلبی اکیس مرتبہ تک پہنچے اور اثر ظاہر نہ ہو تو ذکر کو پھر نئے سرے سے شروع کرے۔ اور ذکر کے اثر کا نشان یہ ہے کہ نفی کے وقت وجود بشریت نفی ہو اور اثبات کے وقت جذبات اولوہیت کا تصرف ثابت ہو۔

۱۱۔ وقوف قلبی:

وقوف قلبی سے مراد یہ ہے کہ سالک اپنے دل کو اللہ رب العزت کی بارگاہ میں حاضر رکھے یعنی جس ذات بابرکات کی وہ عبادت کرنے والا ہے اس سے آگاہ ہونا شرط ہے کہ سوائے حق تعالیٰ کے کچھ نہ رہے اور اس آگاہ ہونے کو شہود اور وصول اور وجود کو وقوف قلبی کہتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ ذاکروں سے واقف ہو یعنی ذکر کرنے کے وقت گوشت صنوبری شکل جو بائیں طرف پستان کے نیچے ہے جس کو مجاز کے طور پر دل کہتے ہیں متوجہ رہے جس طرح ہو سکے اس کو مشغول ذکر کر کے مذکور سے غافل نہ ہونے دے اسلئے کہ ذکر سے جو کچھ حاصل ہے وہ سب کچھ وقوف قلبی میں ہے۔ اکابرین نقشبندیہ فرماتے ہیں کہ تو اپنے دل پر اللہ تعالیٰ کا ذکر اس طرح بٹھا جیسا کہ پرندہ اپنے انڈوں پر بیٹھتا ہے پھر جیسا کہ پرندے کے بیٹھنے سے انڈوں سے بچے نکلتے ہیں ایسے ہی تیرے دل پر اللہ تعالیٰ کا نام بیٹھ جانے سے تیرے اندر بڑے عجیب وغریب حالات پیدا ہوں گے۔

marfat.com

بارہ کلموں کے فائدے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بارہ کلمے توریت وانجیل و زبور وفرقان سے چنے ہیں جو ایماندار ایک ورق پر لکھے اور ہر روز اس کو دیکھے اور اس پر عمل کرے خدا تعالیٰ کے مقبولوں میں سے ہو جاے گا۔

پہلا کلمہ

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرزند آدم! روزی کا غم نہ کھا جب تک میرا خزانہ بھرا ہوا ہے اور میرا خزانہ کبھی خالی نہ ہوگا۔

دوسرا کلمہ

اے فرزند آدم! بادشاہ ظالم اور امیر کبیر سے مت ڈر جب تک میری سلطنت ہے اور میری سلطنت ہمیشہ کیلئے ہے۔

تیسرا کلمہ

اے فرزند آدم! کسی سے محبت مت کر اور کسی سے کچھ مت مانگ۔ جب تک تو مجھے پائے اور مجھے جب چاہے گا پائے گا۔

marfat.com

چوتھا کلمہ

اے ابن آدم! میں نے سب چیزیں تیرے لیے بنائی ہیں اور تجھ کو اپنے لئے بس تو اپنے آپ کو دوسروں کے دروازے پر ذلیل مت کر۔

پانچواں کلمہ

اے فرزند آدم! میں جس طرح تجھ سے کل کا عمل نہیں چاہتا اسی طرح تو بھی مجھ سے کل کی روزی مت مانگ

چھٹا کلمہ

اے آدم کے بیٹے! جس طرح میں سات آسمان اور عرش و کرسی اور سات زمینوں کے پیدا کرنے سے عاجز نہیں ہوا۔ اسی طرح تیرے پیدا کرنے اور روزی دینے سے عاجز نہیں ہوں گا بے شک روزی پہنچاؤں۔

ساتواں کلمہ

اے آدم کے بیٹے! جس طرح میں تیری روزی نہیں کھوتا اسی طرح تو بھی میری عبادت مت چھوڑ اور میرے حکم کے خلاف مت کر۔

آٹھواں کلمہ

اے ابن آدم! جس قدر میں نے تیری قسمت میں رکھ دیا ہے۔ اس پر راضی

marfat.com

رہ اور نفس وشیطان کی خواہشوں سے دل کومت بہلا۔

نواں کلمہ

اے فرزند آدم! میں تیرا دوست ہوں تو بھی میرا دوست رہ اور میری محبت و عشق وغم سے کبھی خالی نہ ہو۔

دسواں کلمہ

اے ابن آدم! میرے غصے سے نڈر مت ہو جب تک تو پل صراط سے گزر کر بہشت میں داخل نہ ہو جائے۔

گیارھواں کلمہ

اے فرزند آدم! تو مجھ پر اپنے نفس کی مصلحت کے باعث غصہ ہوتا ہے اور اپنے نفس پر میری رضامندی کیلئے غصہ نہیں ہوتا۔

بارھواں کلمہ

اے فرزند آدم! اگر تو میری تقسیم پر راضی ہو جائے تو اپنے آپ کو میرے عذاب سے چھڑا لے گا اور اگر تو اس پر راضی نہ ہو تو نفس کو تجھ پر مقرر کردوں تاکہ جانوروں کی طرح تجھ کو جنگلوں میں دوڑائے پھرائے، قسم ہے مجھے اپنی ذات کی کہ کچھ حاصل نہ ہو مگر اس قدر جو میں نے مقدر میں کیا ہے۔

marfat.com

ذکرِ دوامی

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بھلا میں تم کو وہ بات نہ بتاؤں جو

۱۔ تمہارے اعمال میں بہتر ہو۔

۲۔ تمہارے مالک کے نزدیک بہت ستھری ہو

۳۔ تمہارے درجات میں سب سے اونچی ہو

۴۔ تمہارح حق میں سونا چاندی دینے میں بہتر ہو

۵۔ تمہارے لئے اس امر سے بہتر کہ تم اپنے دشمنوں سے دو چار ہو ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں کاٹیں۔

صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرنا۔

اور فرمایا جس کسی کو میرا ذکر مجھ سے مانگنے سے روک دے اس کو وہ چیز دوں گا جو مانگنے والوں کو دیتا ہوں اور اس سے بہتر

marfat.com

کلمہ طیبہ کے چند فضائل

۱۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ ایک روز جناب رسالت مآب ﷺ منبر پر بیٹھے وعظ فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی حاضر ہوا اور آپ کے پاس آ کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گنہگار ہوں اور گناہ بہت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعظ سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس اعرابی کو یاد فرمایا وہ حاضر ہوا اور عرض حال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تیرے گناہ آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ ہیں؟ اس نے کہا ہاں! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تیرے گناہ درختوں کے پتوں سے بھی زیادہ ہیں؟ اس نے کہا ہاں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تیرے گناہ بارش کے قطروں سے بھی زیادہ ہیں؟ اس نے کہا ہاں! پھر آپ نے فرمایا کیا تیرے گناہ خدا کی رحمتوں سے بھی زیادہ ہیں وہ اعرابی اس کے جواب میں چپ رہا اور رونے لگا۔ آپ نے فرمایا کچھ غم نہ کر! یہ کلمہ پڑھ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا تعالیٰ تیرے سب گناہ بخش دے گا اگرچہ کتنے ہی تیرے گناہ کیوں نہ ہوں۔

۲۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کلمہ طیبہ پڑھتا ہے حق تعالیٰ اس کے سارے گناہ بخش دیتا ہے اور فرمایا جو کوئی رات دن یہ کلمہ پڑھتا ہے اور لآ کی مد کو کھینچتا ہے حق تعالیٰ اس کے چار ہزار کبیرہ گناہ معاف کر دیتا ہے۔

marfat.com

۳۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن ایک شخص میزان کے پاس کھڑا کیا جائے گا اس کی برائیوں کے ننانوے صندوق میزان میں رکھے جائیں گے کہ ہر ایک کی درازی منتہائے بصر تک ہوگی اور ایک طرف ایک ذرا سا پرچہ رکھا جائے گا جس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا ہوگا۔ اس کے رکھتے ہی یہ پلہ گراں تر ہو جائے گا اور خدا تعالیٰ اس کو بخش دے گا۔

تذکرہ الواعظین میں مذکور ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کا انعام بارہ جگہ فرمائے گا۔

۱۔ قبض روح ایمان کے ساتھ ہوگا۔
۲۔ سکرات موت اس پر آسان ہوگا۔
۳۔ اس کی قبر منور ہوگی۔
۴۔ منکر نکیر عمدہ صورت میں آئیں گے۔
۵۔ زمرہ شہداء میں اس کو کتاب دی جائے گی۔
۶۔ نیکی کا پلہ بھاری ہوگا۔
۷۔ پل صراط سے چمکنے والی بجلی کی طرح گزرے گا۔
۸۔ اس کے جسم کو خدا تعالیٰ دوزخ پر حرام کرے گا۔
۹۔ اس کو شراب محمود پلائیں گے۔
۱۰۔ ستر حوریں جنت میں اس کا کام کریں گی۔
۱۱۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔
۱۲۔ اللہ تعالیٰ اپنا دیدار کرائیں گے۔

marfat.com

استغفار:

محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: میرے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی استغفار لوگوں کو عذاب سے بچاتا رہے گا۔

فرمایا: شیطان نے کہا اے خدا تیری عزت کی قسم جب تک تیرے بندوں کے جسموں میں روحیں باقی ہیں (جان ہے) میں انہیں بہکاتا رہوں گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے میری عزت کی قسم جب تک وہ استغفار کرتے رہیں گے مین بھی انہیں بخشتا رہوں گا۔ (سورۃ انفال 9)

قرض سے نجات:

جس شخص پر بہت زیادہ قرض ہوگیا ہو اور اس کے ادا کرنے کی کوئی صورت نظر نہ آتی ہو۔ اس کو چاہیے کہ نمازِ وتر کے بعد ۲ رکعت نفل کھڑے ہو کر پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قل اللّٰھم مالک الملک۔۔۔ بغیر حساب تک پانچ بار پڑھا کرے انشاء اللہ اس کا قرض بہت جلد ادا ہو جائے گا۔ (اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی وسیلہ بنادے گا)

marfat.com

اپنے گناہوں کو یاد کرتے ہوئے رونا اور بے حساب جنت میں جانا

محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رشاد فرمایا جس مسلمان کی آنکھ سے آنسو بہے اگرچہ وہ مکھی کے سر کے برابر ہو اور بہہ کر اس کے منہ پر آگئے اس کے منہ پر آتش دوزخ حرام ہو جائے گی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب خدا کے خوف سے بندہ کے بدن پر روئیں کھڑے ہو جائیں۔ (یعنی خوف خدا سے اس کے بدن کے تمام بال کھڑے ہو جائیں) اور وہ خوف خدا سے رویا ہو وہ آتش دوزخ میں نہ جلایا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان سن کر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی شخص آپ کی امت میں سے بے حساب جنت میں بھی جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں جو شخص اپنے گناہوں کو یاد کر کے روئے گا وہ بے حساب جنت میں جائے گا۔ (اسی لیے صوفیائے کرام فرماتے ہیں جب آدمی خوف خدا سے روئے اسے چاہیے کہ آنسو اپنے منہ پر مل لے)

marfat.com

حرفِ آخر

قارئین محترم! بندہ ناچیز آخر میں اپنے تمام دوستوں اور پیر بھائیوں کا بے حد شکر گزار ہے جنہوں نے اس کتاب ''ذکر نور'' کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں میرے ساتھ ہر ممکن تعاون کیا ان میں بالخصوص جناب چوہدری محمد افضل صاحب چکوڑی شریف (حال مقیم سپین) برادر محترم جناب چوہدری محمد اعجاز صاحب چکوڑی شریف (حال مقیم اٹلی) جو کہ حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب فاروقی نقشبندیؒ کے مُحبّوں میں سے ہیں ان سب کے لئے اور اپنے لئے بھی اللہ رب العزت کی بارگاہ عالیہ میں دعا کرتا ہوں کہ مولا کریم جس طرح تو نے اس حقیر کو یہ اوراق مرتب کرنے کی توفیق بخشی ہے اسی طرح اپنے حبیب پاک صاحب لولاک جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میری اور میرے تمام دوستوں اور پیر بھائیوں کی تمام دینی و دنیاوی مشکلات آسان فرما اور میرے لئے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو میری شفاعت کا ذریعہ بنا۔ آمین ثم آمین۔

marfat.com

اس کتاب کی تیاری میں مندرجہ ذیل کتب سے مدد لی گئی

۱۔ تذکرہ علماء پنجاب — علامہ اختر راہی صاحب

۲۔ ادبی مجلہ شاہین — گورنمنٹ زمیدار ڈگری کالج بھمبر روڈ گجرات

۳۔ گلشن چکوڑی — اللہ دتہ مرحوم قومی شاعر گجرات

۴۔ شجرہ پنجابی — صوفی فضل دین صاحب چشتیؒ آف کنگ سہالی گجرات

۵۔ جندل پریتی — جاوید گھنجرا۔ پاکستان پنجابی ادبی بورڈ لاہور

۶۔ قلمی نسخہ فیض الامین من ضیائے شمس العارفین (جناب حاجی محمد شفیق صاحب فاروقی آف مونیاں شریف)

۷۔ الآمین ۱۳۵۷ھ — پیر ظفر علی صاحب قریشی عباسیؒ چکوڑی شریف

۸۔ سہ ماہی شمارہ (دانش ۱۳۶۵) — سفارت خانہ اسلامی جمہوریہ ایران اسلام آباد

۹۔ ہدایت الانسان الی سبیل العرفان (حضرت مولانا حافظ عبدالکریم صاحب نقشبندی ساکن راولپنڈی)

۱۰۔ انوار محی الدین — (مکتبہ حضوریہ آستانہ عالیہ بنگلہ دھول شریف کمالیہ)

اس کے علاوہ بعض سینہ در سینہ آنے والی روایات سے بھی استفادہ کیا گیا!

marfat.com

قریہ رفعت و عظمت ہے چکوڑی آج بھی
جائے برکت اور سعادت ہے چکوڑی آج بھی
جس پہ آئے تھے قدم سرکار نور الدینؒ کے
دافع رنج و مصیبت ہے چکوڑی آج بھی

استاذ العلماء برہان الاصفیاء سند العاشقین دلیل العارفین

حضرت مولانا علامہ
حافظ محمد نور الدین صاحب
فاروقی نقشبندیؒ

سالانہ عرس مبارک

ہر سال
۲۱، ۲۲ چیت کو
چکوڑی شریف
میں

پیر طریقت، فیض درجت، زیب بساط چشتیت، ترجمان مسلک حنفیت

حضرت جناب
الحاج صاحبزادہ
پیر محمد یوسف صاحب
فاروقی چشتی سیالوی
مدظلہ العالی

آف چکوڑی شریف کی زیر سرپرستی منعقد ہوتا ہے

عرس پاک کی محفل میں نعت خوانی اور تقاریر کے ساتھ ساتھ لنگر شریف کا وسیع انتظام ہوتا ہے

KALLIER PRINTING PRESS First Floor Rehman Plaza Timble Chowk Gujrat - Mob: 0300-6240775